جو ہو ذوقِ یقیں پیدا

اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات

کے مطالب

— بمعہ —

مقدّمہ

از

غلام حسین

سابق پروفیسر اکنامکس۔ ہسٹری۔ پولیٹیکل سائنس۔ پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور

اساتذہ کرام مفت حاصل کریں

جو ہو ذوقِ یقیں پیدا

اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات

کے مطالب

— بمعہ —

مقدّمہ

از

غلام حسین

سابق پروفیسر اکنامکس، ہسٹری، پولیٹیکل سائنس، پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور

اساتذہ کرام مفت حاصل کریں

اظہارِ تشکر

قرآن حکیم کے بہت سے تراجم ہیں۔ میں نے زبان ترا استفادہ مندرجہ ذیل سے کیا ہے:

معالب القرآن فی ترجمۃ القرآن۔ مطبوعہ پیکو لمیٹڈ لاہور۔

ترجمۃ القرآن۔ شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔

قرآن مجید مترجم۔ شاہ عبد القادر

اس طرح قرآن پاک کے مطالعہ سے جو احکام محکم و ہدایات مجھے نصیب ہوئی ہیں۔ وہ صرف اردو میں لکھی گئی ہیں۔ تاکہ عام لوگ ان کو سمجھیں۔ کچھ غلطیاں سہواً یا میرے علم کی کمی کے باعث ہو گئی ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

غلام حسین۔ پروفیسر
سی۔ 95 میو روڈ۔ لاہور
جنوری ۱۹۶۸ء

مقدمہ

رفتارِ زمانہ

میرے لئے پس منظر بنی نوع انسان کی تہذیب و تمدن کا ارتقا ہے کہ کس طرح انہوں نے جہالت۔ بے بسی۔ تاریکی سے نجات حاصل کی اور اب وہ اصلاح و ترقی کی منازل کس طرح طے کر رہے ہیں۔

تین بڑی نسلیں:۔ بنی نوع انسان کیسے پیدا ہوئے۔ کیسے لاکھوں برسوں کے دوران انہوں نے پرورش پائی۔ اور رفتہ رفتہ ان کی شکل و صورت رنگ اور خصوصیات میں تبدیلی ہوتی گئی۔ اس کے متعلق مختلف نظریات ہیں۔ بہر کیف محققین کے خیال کے مطابق بنی نوعِ انسان کی تین بڑی نسلیں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ سیاہ فام لوگ جن کے پسماندگان آسٹریلیا کے حبشی۔ قدیم جاوا کے باشندے۔ ہندوستان کے کول اور دراوڑ وغیرہ اور افریقہ کے سیاہ فام باشندے ہیں۔

۲۔ زرد رنگ کے لوگ جو بیشتر منگولیا۔ چین۔ جاپان اور برما میں رہتے ہیں۔

۳۔ سفید رنگ کے لوگ جو پہلے وسط ایشیا میں آباد تھے۔ اور آج کل ترکستان۔ تاجکستان۔ یورپ امریکہ۔ شمالی ہندوستان۔ پاکستان۔ افغانستان۔ ایران۔ مشرقِ وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے ساحلی علاقوں میں رہتے ہیں۔

انسان کی قوت حافظہ:۔ تمام مخلوق میں انسان کی قوت حافظہ (یعنی یاد رکھنے کی طاقت) بدرجہ اتم تھی۔ اور ہے۔ لہٰذا انسان اپنی آواز یا سُر کو یاد رکھتا اور مختلف الفاظ گھڑتا گیا۔ مختلف طبعی ماحول میں ہزاروں لاکھوں سال رہنے سے مختلف لوگوں کی بولیاں مختلف ہوتی گئیں۔

ایجاد و اختراع:۔ انسان اپنی یادداشت کے باعث سکھ اور دوسروں کے کاموں کے نتائج سے

خبردار ہوتا گیا اور تکلیف سے بچنے اور آرام پانے کے لئے اس نے ایسی چیزیں بنانا شروع کیں۔ جن کے استعمال سے اس کی روزانہ مشقت میں کمی ہو۔ مثلاً پتھر کے اوزار۔ تیر کمان۔ بعض جانوروں کو سدھا لیا۔ اور ان سے بھی کچھ کام لینے لگا۔

اس نے لیور دااڑ بس یا ئی) کو پہچانا۔ کہ کس طرح لیور کے استعمال سے بڑے بڑے پتھروں کو ہٹایا جاسکتا ہے۔ آگ بنانا سیکھا۔ چقماق ایک پتھر ہے۔ جس کے ٹکڑوں کو آپس میں رگڑنے سے آگ کی چنگاری پیدا ہوتی ہے۔ گول پہیا بنایا۔ اور باہم مل جل کر رہنا سیکھا۔ پھر ادھر ادھر اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے گھومنا۔ پھرنا شروع کیا۔ خاندانوں کے قبیلے بن گئے۔ قبیلوں سے بڑے بڑے گروہ۔ پھر قومیں۔

تہذیب کا آغاز :- چنانچہ اب ان قبیلوں نے ادھر ادھر نقل مکانی کی۔ اور مختلف قبائل کا آپس میں اختلاط بھی شروع ہوا۔ اس اختلاط اور اکٹھے رہنے سے تہذیب کا آغاز ہوتا ہے۔ سیاہ فام لوگوں نے بعض علاقوں میں کچھ مہذب زندگی بسر کرنا شروع کی۔ گاؤں قائم کئے۔ ہندوستان میں دراوڑ قبائل نے کئی شہر بھی بنائے۔ یہ لوگ سورج کو پوجتے تھے۔ ان کا مذہب توہم پرستی وغیرہ تھا۔ موہن جداڑو اور ہڑپا کے آثار قدیمہ ان قبائل کی تہذیب و تمدن کا پتہ دیتے ہیں۔ یہ تہذیب پاکستان میں ہزاروں سال قبل از مسیح موجود تھی۔

افریقہ: جاوا سماٹرا۔ آسٹریلیا میں بھی چھوٹی چھوٹی بستیاں قائم ہوگئیں۔ ان کا مذہب وحشیانہ اعتقادات رسم و رواج تھا۔ دشمن ہاتھ آتا۔ اس کو بھون کر کھاتے اور رقص کرتے۔

زرد رنگ کے لوگ اپنی اپنی جگہ تھوڑی بہت ترقی کرتے گئے۔ انھوں نے ابتدائی قسم کی کئی ایجادیں اور اختراعیں کیں۔ اوزار بنائے۔

آریا نسل :- یہ سفید رنگت کے لوگ تھے یہ زیادہ محنتی اور ترقی پذیر ثابت ہوئے۔ ان کی آبادی بہت ہی زیادہ تیزی سے بڑھی تو ان کے بڑے بڑے گروہوں نے وسط ایشیا سے نکل کر جنوب اور مغرب کی طرف رخ کیا۔ نقل مکانی کا یہ سلسلہ ہزارہا برس جاری رہا۔ یہ لوگ افغانستان۔ ایران اور کوہ قاف کی وادیوں میں آباد ہوئے۔ وہاں سے بھی آگے نکل گئے۔ بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کے ساحلوں پر آباد ہوگئے

پیچھے پیچھے اور گروہ آرہے تھے وہ یونان اور یورپ کے دوسرے ممالک میں آگھسے۔ اور وہاں جو پہلے تھوڑی بہت کالی آبادی تھی۔ ان کو تہ تیغ کر دیا۔ یا ان کو غلام بنا لیا۔

ان سفید رنگت کے لوگوں کی جنوب و مغرب کی طرف نقل مکانی کا سلسلہ پانچویں چھٹی صدی قبل از مسیح تک چلتا رہا۔ اور بعد میں بھی کم و بیش حد تک ان آریا لوگوں کی ہندوستان میں آمد مسیح سے ہزاروں برس قبل شروع ہوئی پہلے وادی سندھ میں آباد ہوئے۔ پھر ان گروہوں نے جنوب کی طرف رخ کیا۔ ان کے رشی ان کو رگ وید کے اشلوک سناتے تھے۔ توحید کا تصور اسی وید (علم) کے ایک اشلوک میں پایا جاتا ہے۔ یہ کہ "لوگ اس کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں وہ ایک دھند میں پھنسے ہوئے ہیں۔ لوگوں کی نگاہیں اس ایک کو نہیں پا سکتیں مگر وہ ایک بغیر سانس لینے کے ہمیشہ سے زندہ ہے" وہی ایک سب سے بڑا دیوتا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ توحید کے اس تصور کی بجائے توہم پرستی رائج ہو گئی۔ صرف رشی یا پروہت رگ وید کے اشلوک از بر یاد رکھتے تھے بعد ازاں انہوں نے تینتیس کروڑ بڑے بڑے دیوتا بنائے۔ تین اور وید بعد میں بنے۔ لوگوں کے اعتقادات رسم و رواج بھی بہت بدل گئے۔ آریا لوگوں نے ہندوستان کے پہلے باشندوں یعنی کول اور دراوڑوں کو جنوب کی طرف دھکیل دیا۔ یہ دراوڑ اوڑیسہ۔ آسام کی پہاڑیوں اور دکن میں چلے گئے اور ان علاقوں کی بیشتر آبادی کول و دراوڑ نسل سے ہے۔ چھٹی صدی قبل از مسیح آریا اقوام پورے شمالی ہندوستان پر مسلط ہو گئی تھیں۔ اور اس دوران ان کے سینکڑوں معبود بن چکے تھے۔ (یورپ کے لوگ پندرہویں سولہویں صدی عیسوی میں امریکہ جا کر آباد ہونا شروع ہوئے۔ اور وہاں کے اصلی باشندوں پر بہت جلد حاوی ہو گئے۔)

تہذیب و تمدن کا نشوونما:۔...... یوں تو دنیا بھر کے سب لوگوں میں جاری تھا مگر سفید اقوام میں بہت سرعت سے ہوا اس سلسلہ میں خصوصاً قدیم یونان۔ مصر۔ عراق۔ ایران۔ شام۔ فلسطین اور قدیم روما نے حیرت انگیز ترقی کی۔ پانچ سو برس قبل از مسیح ایرانیوں نے اہل یونان کو متعدد بار شکست دی اور اپنی ہیبت کا سکہ جمایا۔ مصریوں۔ یونانیوں۔ قبطیوں۔ سامیوں۔ ایرانیوں نے (اور اسی طرح زرد رنگ کے چینیوں و جاپانیوں نے) الفاظ لکھنے کے طریق پہلے پہل تصاویر کے ذریعے بنائے۔ پھر انہی تصاویر کو حروف کی شکل دے دی۔ مگر انگلیوں کی حرکت جدا جدا تھی۔ مختلف رسم الخط پیدا ہو گئے۔ ان

وگوں نے اپنے کارناموں کو لکھنا شروع کیا۔ پہلے پتھروں پر کندہ کرتے۔ پھر مٹی کی کچی اینٹوں پر ان اینٹوں کو پکا لیتے۔ یہ دس بارہ ہزار برس پہلے کی بات ہے۔ ان میں سے کچھ کتبے آج تک موجود ہیں۔ اور یورپ کے عجائب گھروں میں رکھے ہیں۔ ان لوگوں نے معاشرہ بنایا۔ انواع و اقسام کے عقیدے اور مذاہب قائم کئے۔ نظام حکومت بنایا۔

نظام حکومت:۔ جمہوریت کا مفہوم جو ہم سمجھتے ہیں۔ پہلے قدیم یونان کی شہری ریاستوں میں قائم ہوا اور رومائی شہری ریاستوں میں بھی مگر یونان کی شہری ریاستیں نظام حکومت کے اعتبار سے افضل ترین تھیں۔ باقی ممالک میں بادشاہ راجہ۔ مہاراجہ اور ملوک برسر اقتدار ہو گئے۔

وقت کے گزرنے سے یونان کی شہری ریاستیں مٹ گئیں تقریباً ساڑھے تین سو سال قبل از مسیح سکندر اعظم یونان کا بادشاہ بن گیا۔

قدیم یونان کے علوم:۔ بہرحال قدیم یونان کی تہذیب و تمدن دنیا بھر میں سب سے اعلیٰ و عمدہ تھا اور اس کے مفکرین بقراط۔ سقراط۔ افلاطون۔ ارسطو وغیرہ کی مختلف علوم پر کتابیں آج کل بھی شوق سے پڑھی جاتی ہیں۔ ان علوم میں حکایات۔ طب۔ علم منطق۔ فلسفہ۔ سیاسیات۔ نجوم۔ ریاضی مصوری۔ موسیقی۔ خوبصورت بت تراشی خاص طور پر قابل ذکر ہیں

دیگر اقوام کے علوم:۔ اسی طرح ہندوستان میں ریاضی۔ نجوم۔ فلسفہ۔ حکایات۔ موسیقی کی ترویج ہو رہی تھی۔ وید۔ رامائن۔ مہابھارت ڈیڑھ دو ہزار قبل از مسیح اور چار سو سال بعد از مسیح پرانوں کی تشکیل ہوئی۔ کالیداس نے ناٹک شکنتلا، نالا، دمینتی لکھے جو آج کل بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور قدیم چین نے بھی علوم و فنون میں ترقی کی۔

اسی طرح پر عراق عرب میں قوم عاد ثمود اخاد نے جو تش۔ نجوم۔ فال۔ رمل۔ وغیرہ کے جنتر منتر وضع کئے۔ جو ممکن ہے۔ انہوں نے اہل بابل سے لئے ہوں۔

انہوں نے بت تراشی میں کچھ حد تک ترقی کی۔ اہل عرب کی عمدہ شاعری اور افسانہ نگاری وجود میں آئی۔

مذہب کا ارتقاء۔ زمانہ قدیم میں انسان کی سمجھ تصوری سی تھی جس چیز کو وہ نہ سمجھتا۔ یا اس کو خوفناک خیال کرتا۔ اس کو دیوتا بنالیتا۔ اس کا بت بناتا۔ اس کی پوجا پاٹ شروع کر دیتا۔ آگ۔ بادل۔ بجلی کی کڑک۔ سورج۔ چاند۔ ستارے۔ بڑے دریا۔ درخت۔ خوفناک سانپ۔ مگرمچھ۔ ہاتھی وغیرہ ان سب کو دیوتا۔ یا دیوی گردانتا۔ اور پھر یا کسی دھات سے اس کا بت بنالیتا یعنی جتنے کنکر۔ اتنے شنکر

بادشاہ۔ بڑے بڑے امرا۔ اپنی اپنی جگہ دیوتا بن گئے۔ مثلاً مصر کے فرعون۔ لوگ دیوتاؤں یا قدرتی طاقتوں کو مختلف شکلوں میں یا بتوں میں ظاہر کرنے اور بتانے لگے، ان کو جدا جدا نام دے دیئے گئے اکثر جگہ ان دیوتاؤں کے بت یا مورتیاں رکھ دی گئیں۔ ان بڑے بڑے دیوتاؤں کی داسیاں۔ یعنی خادمائیں یا لونڈیاں بھی قائم ہو گئیں۔ جو لوگ پروہتوں کے ایماء ترغیب پر اکثر اوقات ان کے بچپن میں ہی دیوتاؤں کی نذر کر دیتے۔ یہ پروہت لوگ دیوتاؤں کے پجاری ہوتے تھے۔ لوگوں کے راہنما اور دیوتاؤں کے بھی راہنما

عراق میں :۔ عراق (بابل)، مدائن میں کچھ ڈیڑھ ہزار برس قبل از مسیح میں قوم عاد و ثمود کے سب سے سب سے بڑے بادشاہ کا نام حام رہی تھا۔ اس نے بعل مزوک کو سب سے بڑا دیوتا ٹھہرایا۔ اسی نام یا قسم کا ایک بڑا دیوتا یا اس کے بت شام (فلسطین) پر چھا گئے۔ جہاں ان کی پوجا پاٹ ہوتی تھی۔ لوگ بتوں کے سامنے عجز۔ کا اظہار کرتے۔ جھکتے اور ماتھے ٹیکتے۔

دیگر ممالک میں :۔ قدیم یونان اور روم کے بھی بہت دیوتا تھے۔ ہر ایک دیوتا کا کام اور حکمرانی

صہ۱ دیوتا کے پروہت کا مطلب وہ شخص ہے جو خدا یا دیوتا اور اس کے سائل بندے کے درمیان قائم ہو کر بندے کی التجا دیوتا کے سامنے پیش کرے اور دیوتا کا فیصلہ سائل کو سنائے۔ اور ایسے شخص یعنی پروہت کے بغیر دیوتا کی عبادت نہ ہو سکے۔ نہ ہی کسی غیر پروہت کی دعا یا پکار کو پروہت کی وساطت کے بغیر دیوتا سن سکے۔ اور نہ ہی اس پروہت کے جنتر منتر کے بغیر کسی دکھ درد سے نجات ہو یا موت کے بعد مکتی یا نجات حاصل ہو۔ تمام مذہبی رسومات یہ پروہت ہی ادا کر سکتا ہے عام ہندوؤں یا عام عیسائیوں میں اب بھی پروہت یا پادری کو بڑا اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ یہ اس لیئے بھی ہے کہ ان لوگوں کو مذہبی کتب کو پڑھنا۔ سمجھنا صرف انہی پروہتوں کا کام ہے۔ کوئی دوسرا یہ کام نہیں کر سکتا۔ ہندوؤں میں صرف برہمن ہی پروہت بن سکتے ہیں عام عیسائیوں میں وہی شخص پادری بن سکتا ہے جس کو ایک بڑا لاٹ پادری اس کے سر پر مسح کرنے کے بعد مقرر فرمائے۔

پھر مختلف قسم کی تھی۔ ہر قبیلہ۔ ہر قریہ۔ ہر شہر کا علیحدہ علیحدہ خدا ہوتا تھا۔ ہزار دو ہزار برس قبل از مسیح ہندوستان ایران چین وغیرہ میں بھی یہی دستور رائج تھا۔ یا رائج ہو رہا تھا۔

یونان اور روم میں بھی ان دیوتاؤں کی داسیاں دیالونڈیاں۔ پردھتنیاں) اور پروہت ہوتے تھے۔ یونان میں ایسی دیوا داسیوں کو سبل کہتے تھے۔ یہ داسیاں یا پروہت کچھ موسیقی۔ کچھ ناچ رنگ۔ کچھ جنتر منتر سے اپنے اوپر ایک ہولناک قسم کی مجذوبیت کا عالم طاری کرتے۔ ٹونے۔ ٹوٹکے مبہم کلام سے لوگوں پر سحر یا جادو کا اثر پیدا ہوتا۔ پھر یہ سبل یا پروہت دیوتا کی خوشنودی یا بیزاری کا لفظوں میں اظہار کرتے۔ امراء اور عوام کو الو بناتے اور اپنا الو سیدھا کرتے۔

کچھ صدیوں کے دوران ایسے قصے۔ بیان منتر جنتر۔ ٹونہ ٹوٹکا۔ سحر اور جادو ہی مذہبی کتب مثلاً اتھروید اور پران کی شکل اختیار کر گئے۔

انبیاء کی آمد:۔ اسی دوران اللہ کے نبی وقتاً فوقتاً دنیا بھر کے قصبہ قصبہ پہنچتے رہے۔ لوگوں کو ان کی زبان میں تنبیہ فرماتے۔ راہ ہدایت دکھاتے رہے۔ لوگ بھول جانے والے تھے۔ پھر شرک اور پہلے کفر میں مبتلا ہو جاتے اور لازماً تباہی کے گڑھے میں ڈوب جاتے۔

پیغمبران عظام:۔ حضرت ابراہیمؑ آئے انہوں نے بھی اللہ کے ایک لاشریک ہونے کی تعلیم دی اور بت توڑ ڈالے۔ حضرت ابراہیمؑ کے پوتے حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے یہ سب بالآخر مصر چلے گئے ان سے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے پیدا ہوئے۔ جن کو (حضرت یعقوبؑ کے بیٹے) یہوداؑ کے نام پر یہودی کہاجاتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے پہلے فرزند حضرت اسماعیلؑ نے حجاز کو اپنا وطن بنایا۔ اور انہی کی اولاد سے اس دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۵۷۱ عیسوی میں جلوہ افروز ہوئے۔

حضرت موسیٰؑ کی پیدائش مصر میں ہوئی۔ فرعون نے انہیں ان کے بارہ قبیلوں سمیت مصر سے جلاوطن کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل ہوئی جو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت اور روشنی تھی۔ عام لوگ تورایت کو بھول گئے۔ حضرت داؤدؑ پر زبور نازل ہوئی۔ اس نے بھی خدائے واحد کی عبادت و عبودیت کا پیغام دیا۔

یہود اپنے آپ کو بہترین امت سمجھتے تھے۔ ان کے سب سے بڑے بادشاہ حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت

سلیمانؑ تھے۔ جو آج کل بھی بہت لوگوں کے نزدیک عقل مند ترین بادشاہ اور نبی گذرے ہیں۔ ان کے مقولے زبان زد خلائق ہیں۔ حضرت سلیمان نے ہیکل سلیمانی تعمیر کیا جس کو مسجد اقصیٰ کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

بنی اسرائیل نبوی تعلیم سے بھی غافل ہو گئے۔ انھوں نے یہ عقیدہ بھی اپنا لیا کہ عزیرؑ خدا کا بیٹا ہے اور خدا کی شان رکھتا ہے۔ انھوں نے انبیا اور مشائخ اور علما کو اپنا رب بنا لیا۔

حضرت مسیح کی آمد:۔ پھر حضرت عیسےٰ ابن مریم آئے۔ ان پر انجیل مقدس نازل ہوئی جو سراسر نور، روشنی اور ہدایت تھی مگر حضرت مسیح کے حواریوں نے بہت سے غلط باتوں کو مسیح علیہ السلام سے منسوب کیا۔ اس زمانہ میں فلسطین (بیت المقدس) پر اہل روم کی حکومت تھی۔ یہودیوں نے روم (یا روما) کے عمال سے شکایت کی۔ کہ حضرت مسیح قیصر روما کی بجائے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتے ہوئے اپنی بادشاہت قائم کر رہے ہیں۔ لہٰذا حضرت مسیح کو ایک رومی حاکم اعلیٰ سے موت کا حکم صادر ہوا۔

حضرت مسیح کے کچھ بڑے بڑے حواری اناطولیہ۔ یونان (یورپ) کے دیگر حصوں میں جا پہنچے۔ اہل یونان کو عیسائی بنایا۔ یونان سے سینٹ پال روما گیا اور وہاں عیسائیت کی تبلیغ شروع کی اور مارا گیا۔ بت پرست شہنشاہوں نے ان عیسائیوں کو بہت اذیت دی۔ تیسری صدی عیسوی میں اہل روم کو یقین ہو گیا کہ عیسائی لوگ ہی ان کے سیاسی انتشار کا باعث ہیں۔ چنانچہ عیسائیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی رومی دیوتاؤں کی پوجا کریں۔ ان پر مظالم ڈھائے گئے حتیٰ کہ کانسٹائن نے جو سلطنت روم کے مشرقی حصہ کا مالک تھا عیسائیت قبول کر لی اور اس کو ملک کا سرکاری مذہب ٹھہرایا۔ اب اٹلی میں بھی بہت تیزی سے عیسائیت کی ترویج ہوئی اور مغربی روم کا شہنشاہ بھی عیسائی ہو گیا۔ روما (جس کو روم کہتے ہیں) کے بڑے پادری نے پاپائے روم (یعنی روم کا باپ) یا پوپ کا لقب پایا۔ اس کے بہت سے جانشین گذرے ہیں۔ آج کل بھی اس بڑے لاٹ پادری کو پوپ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ پہلے پوپ نے یہ عقیدہ بنایا۔ کہ یسوع مسیح نے بہشت کی کنجیاں سینٹ پیٹر کو جو حضرت مسیح کا سب سے بڑا مصاحب تھا۔ عطا کی تھیں اور یہ کنجیاں پوپ کے پاس ہیں جو یکے بعد دیگرے پوپ کو ملتی رہتی ہیں۔ عیسائیت کے مبلغین نے یہ عقیدہ بھی قائم کیا۔ کہ عیسےٰ مسیح خدا کا بیٹا ہے اور رب خلائق (خدا)، اس کے بیٹے عیسےٰ مسیح (۲) اور روح القدس (۳) کے

ہاتھ میں ہے۔ تینوں خدا ہیں اور تینوں مشترک طور پر ایک خدا ہیں۔

دیگر عقائد :۔ پاپائے روم عیسیٰ مسیح کا نائب ہے اور بہشت کی کنجیوں کا مالک ہے۔ وہ اپنی طاقت اپنے نائبوں کو بھی دے دیتا ہے اور یہ طاقت عطا کرتے وقت وہ اپنے ہاتھ سے اپنے خلیفوں اور اس کے خلیفے ماتحت مذہبی افسروں کو عطا کرتے ہیں۔ اس ادائیگی میں اور ان اختیارات کو عطا کرنے میں مذہبی افسروں کے سروں پر مسح کیا جاتا ہے۔ ایک اور بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ مسیح خدا کے بیٹے (نعوذ باللہ) نے اپنے خون سے بنی نوع انسان کے فطری گناہوں کا کفارہ ادا کیا ہے۔ پس جس نے بیٹے کو خدا کا بیٹا مان لیا اس کے گناہ دھل گئے۔ اس کے اعمال کچھ بھی ہوں وہ سیدھا بہشت میں جائے گا۔ اس لئے کہ اسے عیسیٰ مسیح کی شفاعت مل جائے گی۔

چنانچہ مرتے وقت ایک عیسائی کے سامنے صلیب کا نشان پیش کیا جاتا ہے۔ اس وقت ایک پادری کا ہونا ضروری ہے جو کہ مرنے والے سے توبہ وصول کرے۔ یا اسے گناہوں سے معافی کا سرٹیفکیٹ عطا کرے۔ قطع نظر ان اعتقادات کے انجیل ایک الہامی کتاب ہے اور اس کی تعلیم روح پرور ہے۔

انجیل عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ اس کا یونانی زبان میں ترجمہ یونان میں رائج ہوا۔ اس ترجمہ میں یونانیوں کی کچھ پرانی رسمیں اور عقیدے بھی لکھ دیئے گئے۔ اور وہاں سے یہ ترجمہ یونان کے ہمسایہ ملکوں میں اور پھر روس میں پہنچا۔ اس انجیل کو ماننے والے یونانی طریقہ کے عیسائی (گریک چرچ) یعنی یونانی کلیسا یا نظام مذہب کے پیرو کہلائے۔ اسی طرح دوسرا ترجمہ لاطینی زبان میں تیار ہوا۔ جو قدیم رومائی زبان تھی اس طرح جو نظام مذہب قائم ہوا۔ وہ لاطینی (چرچ) کلیسا (نظام مذہب) کہلایا۔ اور اس کے پیرو مقلد کو لاطینی عیسائی کہنے لگے۔ اس نظام مذہب کا دوسرا نام رومن کیتھولک چرچ ہے جو اب بھی اٹلی۔ فرانس اور چند اور یورپی ممالک میں قائم ہے۔

پہلے پہل تقریباً سارے یورپ میں یہی نظام مذہب تھا۔ یعنی پاپائے روم یا پوپ مسیح کا خلیفہ اس کے ماتحت کارڈینل۔ پھر بڑے لاٹ پادری اور بڑے بڑے راہب جنکو ایبٹ۔ فرائر۔ مانک۔ (تارک الدنیا مرد) ننز یا تارک الدنیا عورتیں۔ یہ سب پروہت، پادری تھے۔ چھوٹے یا بڑے۔ بڑی

بڑی خانقاہیں قائم ہوئیں اور لوگ (امراء و عوام) انجیل کی صحیح تعلیم سے کوسوں دور ہو گئے۔

ان پروہتوں یا پادریوں کے علاوہ کسی کا انجیل کو پڑھنا۔ یا خود سمجھنا کفر یقین کیا جاتا تھا۔ جو بھی لاطینی انجیل یا اسکی تعاسیر (جو ان راہبوں اور لاٹ پادریوں نے بنا رکھی تھیں) ذرا بھی اختلاف کرتا۔ اس کو زندہ جلا دیا جاتا۔ انجیل کا پڑھنا۔ پڑھانا صرف پادریوں کا کام تھا۔ اور ان پادریوں کے علوم صرف انجیل بعد کچھ غلط عقائد کے اور ان کی تفاسیر ہوتی تھیں۔ چھٹی صدی عیسوی میں یہ نظام مذہب ایشیا کوچک۔ اور سب یورپی ممالک میں کم و بیش مکمل ہو گیا تھا۔

لہٰذا یورپ کے لوگ مکمل اندھیرے میں تھے۔ پادری یا راہب جو جنتر منتر سناتا اور ٹونے ٹوٹکے سے سحر کا اثر پیدا کرتا۔ اسی پر چلتے۔ پادریوں کے علاوہ کوئی انجیل کا علم حاصل نہ کر سکتا۔ نہ انجیل سنا سکتا۔ اس طرح لوگوں کے لئے علم و فضیلت حاصل کرنے کی تمام راہیں مسدود ہو گئیں۔ اس زمانہ کو یورپ کی تاریخ میں تاریکی کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ یہ نظام ہدایت و تعلیم چھٹی عیسوی میسح تک مکمل ہو گیا۔ اور مکمل طور پر پندرھویں صدی کے وسط تک قائم رہا۔

ہندوستان کے لوگوں کا مذہب :۔ اوائل میں اسی طرح ہندوستان کے لوگوں نے سینکڑوں۔ ہزاروں دیوتا بنا رکھے ہیں۔ کئی آسمانوں کے۔ کئی زمینوں کے۔ کئی آسمانوں سے پرے کے۔ اگنی آگ کا بڑا دیوتا تھا۔ اندرا بادلوں کا۔ سورج۔ چاند۔ ستارے۔ ہاتھی۔ سانپ بچھو قسم سب دیوتا تھے۔ ان سب دیوتاؤں نے اپنے مقام سنبھال رکھے ہیں۔ کئی مرتبہ خدا انسان کی شکل میں نمودار ہوا۔ رام چندرجی اور کرشن مہاراج خدا کے اوتار سمجھے جاتے تھے۔ ان کے بت بنائے گئے۔ انہی کی پرستش اور پوجا پاٹ ہوتی تھی جو عجیب و غریب قسم کی رسموں اور ٹوٹکوں پر مشتمل تھی۔

بعد ازاں تین بڑے بڑے دیوتا قائم ہوئے۔ ۱۔ برہما خلقت کا پیدا کرنے والا۔ ۲۔ وشنو پرورش کرنے والا اور ۳۔ شوجی۔ خلقت کو مارنے والا اور بڑی شکتی والا اور تخلیق کرنے والا۔

اعتقاد یہ تھا۔ کہ برہمن جاتیاں برہما کے سر (دماغ) سے پیدا ہوئی ہیں۔ یہ پیوست بن گئے علم یا ودیا حاصل کرنا صرف برہمنوں کا اجارہ ہے۔ برہمن نئے دیوتا بنا سکتے ہیں۔ اور سب دیوتاؤں کی

زبان سمجھتے ہیں اور مرنے کے بعد خود بھی دیوتا بن جاتے ہیں (منو سمرتی) ۲۔ کھشتری برہما کے بازوؤں سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا فریضہ برہمنوں۔ گئووں۔ اور خلقت کی حفاظت کرنا ہے۔ ۳۔ تیسری جاتی ویش برہما کے پیٹ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ جاتی خورونوش کا سامان مہیا کرے۔ اور چوتھی جاتی شودر کہلائی۔ یہ برہما کے پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ حقیر ترین جاتی ہے ان کا کام محض اونچ جاتیوں کی خدمت کرنا ہے۔ بعد میں سینکڑوں اور جاتیاں پیدا ہوگئیں۔ کچھ اونچ۔ کچھ نیچ۔ یہ دستور حیات چھٹی ساتویں صدی تک پورے ہندوستان میں رائج ہوگیا تھا۔ یہ لوگوں کے کرموں کا چکر یا دستور خیال کیا جاتا ہے ہندوستان میں دھوساؤکن میں؛ آج بھی سات آٹھ کروڑ انسان شودر کہلاتے ہیں۔ اور جات پات کا یہ دستور آج بھی عام ہندوؤں میں رائج ہے۔

اعتقاد اب بھی یہ ہے۔ کہ یہ دستور انسانوں کے اپنے کرموں یعنی اعمال کا پھل ہے۔ جو وہ ورثہ میں پاتے ہیں۔

بدھ مت:۔ چھٹی صدی قبل از مسیح ساکیہ منی گئوتم رشی (مہاتما بدھ) پیدا ہوئے۔ انہوں نے برہمنوں کے مذہب کے خلاف احتجاج کیا۔ گئوتم بہت جستجو کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ انسان کے دکھ سب اس کے اپنے گناہوں کے باعث ہیں۔ یا طمع اور لالچ انسان کو گناہ میں دھکیل دیتا ہے جس نے طمع اور حرص سے اپنے آپ کو پاک کیا۔ وہ نجات پا گیا۔ کسی انسان کیا حیوان کو بھی دکھ دینا بڑا گناہ ہے۔ خدا جز ا سزا کے متعلق اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

اس کے حواریوں نے بدھ مت کو پھیلایا۔ تیسری صدی قبل از مسیح تک بدھ مت ہندوستان پر حاوی ہوگیا۔ اور افغانستان وسط ایشیا، چین۔ جاپان۔ سیلون۔ برما۔ جاوا۔ ملایا میں بھی پھیل گیا۔

بدھ مذہب کے لوگوں نے گئوتم بدھ کو ہی خدا سمجھ لیا۔ اور اس کے پیروؤں کو بدھ کے اولیا۔ بودھی ستو وے اور بدھ کے مصاحب، پس مہاتما بدھ اور اس کی مقربین کی پرستش اور پوجا پاٹ شروع ہوگئی پہلی اور دوسری صدی بعد از مسیح مہاتما بدھ اور اس کے حواریں کے خوبصورت بت تراشے گئے۔ ان بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ ایسے بہت سے بت پاکستان کے عجائب گھروں میں رکھے ہیں۔

مگر ہندوستان میں برہمنوں نے آہستہ آہستہ لوگوں کو پھر اپنے اعتقادات پر مائل کر لیا اور تیسری چوتھی صدی میں کئی قسم کی مذہبی کتابیں مرتب کیں اور ہزاروں دیوتا خصوصاً برہما۔ ویشنو۔ شوجی۔ اور ان کی بیگمات کی مورتیاں یا بتوں کی پرستش زوروں پر ہونے لگی۔ اور چار پانچ سو سالوں میں بت پرستی اور لوگوں کے عجیب وغریب اعتقادات۔ رسوم۔ جنتر۔ منتر پھر پورے زور شور سے قائم ہو گئے۔ لوگ بتوں اور ان کے پروہتوں کے سامنے عجز ونیاز کا اظہار کرتے اور سجدہ ریز ہوتے

ترکستان۔ چین وجاپان :۔ ان ممالک کے لوگ بت پرستی پر قائم رہے۔ چند صدیوں بعد چین میں کنفیوسس نے بدھ مذہب میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ وہاں بت پرستی کے علاوہ قبروں کی پوجا بھی شروع ہو گئی۔ یہ سلسلہ کم وبیش حد تک اب بھی قائم ہے۔

ایران :۔ ایران کے لوگ آتش پرست یعنی (اگنی دیوتا) کو پوجتے تھے۔ پھر ان کے رشی زرتشت نے یہ تعلیم دی، کہ ایک سب سے بڑا خدا ہے جس کو اس نے حورمزدہ کا نام دیا کہ وہ ہی تمام روشنی اور تمام مخلوق کو بنانے والا ہے اہرمن اس بڑے خدا کا حریف ہے۔ البتہ یہ اہرمن بالآخر تباہ ہو جائیگا بعد میں ایران کے لوگ سورج کو حورمزدہ کا سب سے بڑا مظہر سمجھنے لگے۔ برصغیر کے پارسی جو ایران سے بھاگ آئے تھے۔ اسی مذہب پر قائم ہیں۔ ان اعتقادات کے علاوہ اچھی زندگی بسر کرنے کے لئے زند اوستہ میں بہت سی ہدایات ہیں۔ قدیم ایران کے لوگ بہت روادار تھے۔ انہوں نے یہودی قیدیوں اور ان کے اہل وعیال کو کنعان (فلسطین) جانے کی اجازت دے دی۔ یروشلم میں یہودیوں کے لئے ان کا پرانا ہیکل از سر نو تعمیر کر دیا اور وہاں کی حکومت بھی یہود کے ایک مذہبی یعنی پروہت کے سپرد کر دی یہ تقریباً چھ سو سال قبل از مسیح کا واقعہ ہے۔

ظہورِ اسلام :۔ ——— ساتویں صدی کے اوائل میں قرآن مجید نازل ہوا۔ ہزاروں۔ لاکھوں درود وسلام ہوں اللہ کے اس بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے یہ کلام پاک سنایا جو سراسر نور روشنی اور ہدایت ہے۔ یہ بنی نوع انسان کی نجات اور فلاح پانے کے لئے پیغام ہے۔ جس نے سنا اور ایمان لایا۔ اس نے دنیا وآخرت میں فلاح وبہبود پائی۔ قرآن پاک کے

احکامات اور ہدایات کا اُردو میں ترجمہ (یعنی مطالب)، اس چھوٹی سی کتاب کا متن ہیں۔

مسلمان کا کردار: ۔ ۶۳۲ء تک عرب کے سب لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ قرآن کی تعلیم نے عربوں میں ایسا مجاہدانہ ولولہ پیدا کیا کہ وہ تیس چالیس برس میں عراق۔ ایران۔ توران اور شمالی افریقہ پر چھا گئے۔ پہلے خلافت راشدہ کا وقت تھا۔ پھر بنو امیہ برسر اقتدار ہوئے اور پھر بنو عباس۔ بنو امیہ کے زمانہ میں مسلمانوں نے ہسپانیہ فتح کیا۔ اور فرانس کے جنوب مغربی حصہ کو بھی۔ اور محمد بن قاسم نے سندھ اور ملتان میں مسلمانوں کا راج قائم کیا۔

بنی امیہ۔ بنو عباس: ۔ بنو امیہ نے دمشق کو دارالسلطنت بنایا تھا۔ ان کے بعد جب حکومت بنو عباس کے ہاتھ آئی تو انہوں نے بغداد کو دارالخلافہ بنایا۔ ان میں بہت نامور امیر المومنین گزرے ہیں۔ ہارون رشید۔ المامون کے نام سب لوگ جانتے ہیں۔ انھوں نے دارالتراجم قائم کئے۔ اہل یونان روما اور ہند کے علوم و فنون سے بھی استفادہ کیا۔ علم کے ذوق سے سرشار مسلمانوں نے نئے علوم و فنون پیدا کئے۔ مثلاً کیمسٹری (الکیمیا) میں جابر بن حیان۔ فزکس کے علوم کی حکیم الحسن نے بنیادیں استوار کیں۔ عرب سائنس دانوں نے روشنی۔ حرارت۔ آواز پر کتابیں لکھیں۔ علم ہندسہ ریاضی اور علم الجبرہ بنایا۔ علم طب و جراحت کو ایک درجہ کمال تک پہنچایا۔ اس سلسلہ میں رازی اور بو علی سینا نے خاص طور پر شہرت حاصل کی۔ جو تحقیق و تجسس ان مسلمانوں نے کیمسٹری۔ فزکس۔ علم ہندسہ۔ الجبرہ علم طب و جراحت میں کیا۔ اور اس کو تحریر میں لائے۔ ان کو اہل یورپ نے تیرہویں۔ چودھویں صدی سے لے کر اٹھارہویں صدی تک اپنے ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے علوم کی بنیادیں قرار دیا جن علما اسلام کی کتابوں سے اہل فرنگ نے استفادہ کیا ہے۔ ان کے نام وہ اب بھی بہت عزت سے اپنی درسی کتب میں لیتے ہیں۔

ملایا اور انڈونیشیا: ۔ اسی زمانہ میں عرب جہازراں اور تاجر مالابار۔ ملایا۔ جاوا۔ سماٹرا بالی۔ بورنیو اور جنوبی چین جا پہنچے۔ انہوں نے قطب نما بنا لیا تھا۔ ان جہازرانوں اور تاجروں نے دنیا کے اس علاقہ میں اسلام کی اشاعت کی۔ چنانچہ ملائشیا اور انڈونیشیا کے بیشتر لوگ مسلمان

ہو گئے اور کچھ جنوبی چین کے بھی۔

اسی دوران افغانستان۔ ترکستان اور توران کے لوگوں نے بھی علمائے اسلام کی کوشش سے اسلام قبول کر لیا۔

ہندوستان پر قبضہ:۔ بنو امیہ کا ایک نوجوان جرنیل محمد بن قاسم والی سندھ کو بدعہدی اور مظالم کی سزا دینے کے لئے آیا۔ وادی سندھ کا بہت سا حصہ فتح کیا۔ سندھ کے لوگوں کو خوشی نصیب ہوئی۔ اور عام لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ یہ لوگ پہلے بدھ مت کے پیرو تھے۔

ترک مسلمان ہوئے تو انھوں نے بھی لازماً ایک جوش و خروش اور نیا انداز فکر و عمل اختیار کیا۔ محمود غزنوی کی قیادت میں پہلے پنجاب پر قابض ہوئے۔ پھر شہاب الدین غوری کے زیر کمان انہوں نے دہلی۔ اجمیر۔ قنوج پر قبضہ کیا۔ بعد ازاں تھوڑے ہی عرصہ میں سارے ہندوستان کو فتح کر لیا اور چودھویں صدی کے وسط تک ان کا راج راس کماری تک قائم ہو گیا۔

گرو بابا نانک:۔ پندرھویں صدی کے اواخر میں گرو بابا نانک نے مغربی پاکستان کے ایک گاؤں ننکانہ میں جنم لیا۔ ان کا باپ کالو کھتری تھا۔ گرو بابا نانک بچپن سے ہی صوفی منش تھے اور اس کے بعد بھی اس عارف صوفی نے وحدت کا گیت گایا۔ بابا نانک کے عقائد اور اعمال میں اسلام کو بہت زیادہ دخل تھا اور ہندو مت کو بہت کم۔ لہٰذا مسلمان ان کو مسلمان سمجھتے تھے۔ اور بعض ہندو ان کو ہندو کہتے تھے۔ بابا نانک کا کلام ادھی گرنتھ صاحب میں ہے جو سکھوں کی مذہبی کتاب گرو گرنتھ صاحب کا پہلا نصف حصہ ہے۔ جن لوگوں نے بابا نانک کا کلام سیکھا وہ سکھ کہلائے۔ مغل شہنشاہ جہانگیر کے وقت سکھوں کے ایک گروہ ارجن صاحب نے ملکی سیاسیات میں کچھ حصہ لینا شروع کیا لہٰذا مغلوں سے سکھوں کو کچھ کدورت پیدا ہونا شروع ہوئی۔ جو ڈیڑھ سو سال میں مغلوں کے زوال کے وقت سکھوں کی مار دھاڑ۔ پھر پنجاب میں سکھوں کے راج کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ یہ انیسویں صدی کا واقعہ ہے۔

ترکی دور حکومت:۔ ترکوں کا دور حکومت جو ہندوستان میں اٹھارہویں صدی کے وسط

تک قائم رہا۔ نئی شاندار روایات کا زمانہ بن گیا۔ ترکی دور میں سلاطین یا حکمرانوں نے ہندوستان بھر میں دارالعلوم قائم کئے۔ مالیہ زمین کا موجودہ نظام بنایا۔ عدالت گستری کی ایک ایسی مثال پیش کی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ جلال الدین اکبر اعظم کے زمانہ (1558-1603) میں ہندوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ ساتھ مساوی حقوق دے دیئے گئے۔

ہند میں اشاعت اسلام:۔ ان سلاطین نے اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کوئی مدد نہیں کی۔ اسلام زیادہ سرعت سے ان علاقوں میں پھیلا جو سلاطین کے دارالسلطنت سے بہت دور تھے۔ مثلاً مشرقی بنگال۔ آسام۔ مالابار۔ اس برصغیر ہند میں اشاعت اسلام صرف علمائے دین اور صوفیائے کرام مثلاً شاہ اسمٰعیل بخاری۔ داتا گنج بخش علی ہجویری۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ بابا فرید شکر گنجؒ۔ سلطان باہوؒ کی مساعی جمیلہ کے باعث ہوئی۔ ان صوفیائے کرام اور فقراء نے اپنا تن من۔ ساری زندگی پیغام حق سنانے میں صرف کر دی۔ یہ بزرگ لوگ دنیا کی نعمتوں سے بے نیاز انتہائی سادگی سے رہتے تھے اور خدمت خلق کرتے تھے۔ اسی طرح دکن کے بعض علاقوں میں عرب علما اور تاجروں کی کوششوں سے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔

سلجوقی اور عثمانی ترک:۔ مغربی ایشیا میں پہلے سلجوقی اور بعد ازاں عثمانی ترکوں نے ایک نہایت شاندار اور مضبوط سلطنت قائم کی۔ مغربی یورپ میں قرطبہ اور غرناطہ کے مسلمان فرمانروا اپنی عیاشی اور دولت پرستی کا شکار ہونا شروع ہوئے مگر ان کی اسلامی درسگاہوں نے علم طب۔ علم تاریخ۔ تحقیق و تجسس کا جو سلسلہ قائم کیا تھا۔ وہ موجودہ سائنسی انداز فکر کی بنیاد بن گیا۔ ابن رشد اور ابن خلدون کی تعلیم و فلسفہ سے یورپی ممالک کے جو لوگ قرطبہ اور غرناطہ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پاتے تھے۔ انہوں نے اپنے ممالک میں ہسپانوی مسلمانوں کی کتابوں کے تراجم بھیجے ایک ایسی ہی کتاب کا ترجمہ راجر بیکن نے انگلستان میں پیش کیا تو لوگ راجر بیکن کو سائنس (علم) کا باپ کہنے لگے۔

عثمانی ترکوں نے مشرقی یورپ کے اہم حصے پر قبضہ کر لیا۔ یونان۔ بلگریا۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ

ی جنوبی روس ۔ کوہ قاف ۔ سب ان کے زیر نگین تھے ۔ ہندوستان میں مغل ترک سلاطین کا
غا ۔ ان سب ممالک میں صدیوں مسلمانوں کی برتری کا ڈنکا بجتا رہا ۔ یورپ کی تمام قومیں ان
مسلمانوں سے خوف کھاتی تھیں ۔ اور بعض تو ان سے سرپرستی کی درخواست کرتی رہیں ۔

سترھویں صدی کے اوائل سے ہر ملک میں مسلمانوں کی قوت فکر وعمل اور سیاسی طاقت
کا زوال شروع ہو گیا ۔

سلطنت مشرقی روم (قسطنطنیہ) کے خلاف مسلمانوں نے بارود کا استعمال کیا تھا جس طرح
بابر نے پانی پت کی پہلی لڑائی میں کیا ۔ یہ بارود چینیوں کی ایجاد تھی ۔ اب یہی بارود یورپی قوموں کے
ہاتھ پڑ گیا ۔

یورپی قوموں کا عروج :۔ پندرھویں صدی عیسوی کے وسط سے یورپ والوں نے
ا۔ نیا انداز فکر وعمل اختیار کرنا شروع کیا جو قدیم یونان اور عربوں کے طریق پر مبنی تھا ۔ ہر امر میں یہ
جستجو کی کہ یہ امر کیوں ہے ۔ کیسے ہے ۔ مشاہدہ سے کام لینا شروع کیا ۔ تجربات کئے ۔

یورپ میں احیائے العلوم :۔ جب ترکوں نے قسطنطنیہ پر قبضہ کیا تو وہاں سے قدیم
یونان کے علوم کے ماہر بھاگ اٹھے ۔ انہوں نے یورپ کے مختلف ممالک میں پناہ لی ۔ انہوں نے
اہل فرنگ) یورپ کو پرانے یونان کے فلسفہ حیات سے آگاہ کیا ۔ کہ انسان کیا ہے ۔ وہ کیا کر سکتا
ہے ۔ اس کے حقوق کیا ہیں ۔ وہ کیا کچھ حاصل کر سکتا ہے ۔ انہی دنوں یورپ والوں کو امریکہ کا پتہ ملا ۔
پہلے تو یورپ میں آقا اور غلامی کا دستور رائج تھا ۔ امراء صرف بڑے بڑے زمیندار ہی تھے
امراء ڈیوک ۔ ارل ۔ کاؤنٹ ۔ لارڈ ۔ بیرن ۔ نائٹ کہلاتے تھے ۔ انہی امراء میں لاٹ پادریوں کا
شمار ہوتا تھا ۔ انہی امراء کو بادشاہ وقت سے زمین ۔ یا خانقاہوں کو زمین جاگیر میں ملتی تھی ۔ جو
یا خانقاہوں کی میراث ہوتی تھی ۔ باقی عام لوگ مفلسی ۔ تنگدستی اور نیم غلامی کی حالت میں تھے ۔
ان کی قیمت بھیڑ بکریوں سے زیادہ نہیں تھی ۔ وہ محض امراء کے رحم وکرم پر زندگی کے دن
کاٹتے تھے ۔

اب جو لوگ احیائے العلوم کے باعث قدیم یونان اور عربوں کے کارناموں سے واقف ہوئے تو ان میں ایک نیا شعور پیدا ہوا اور انہوں نے شدت سے محسوس کیا کہ انسانی حقوق پر بندشیں کلیسا اور بادشاہوں کے اپنے مفاد کے لئے بنائی ہوئی ہیں۔ وہ مصنوعی ہیں۔ خدا کی طرف سے نہیں۔ انجیل میں ان کا کوئی جواز نہیں۔ وہ کم از کم اپنے خیالات اور تصورات میں بہت جلد آزاد ہو گئے۔ ان کو یقین ہو گیا کہ بادشاہ ظل اللہ نہیں۔ نہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہو ظل اللہ ہو سکتا ہے۔ سب لوگوں کے بنیادی حقوق مساوی ہوں۔ غلامی یا نیم غلامی کا سلسلہ ختم ہو۔ بادشاہ یا امراء کے اختیارات محدود ہوں اور عوام کی ضروریات کو پیش پیش رکھا جائے۔

نئے انداز فکر سے انہوں نے محسوس کیا کہ وہ ایک سرنگ سے گزر رہے ہیں جس کے دوسرے کنارے روشنی نظر آتی ہے۔ لوگ اپنے آپ کو پہچان گئے کہ ان کے حقوق کیا ہیں اور ذمہ داریاں کیا۔ سب سے پہلے اس نئے ولولہ اور جستجو و عمل کا وار کلیسا پر ہوا۔

پاپائے روم سے بغاوت :- سب سے پہلے جرمنی کے لوگوں نے پاپائے روم اور اس کے لاٹ پادریوں کے بہشت یا دوزخ میں بھیجنے کے اختیارات اعلیٰ پر اعتراض کئے ان کا لیڈر پروفیسر مارٹن لیوتھر تھا۔ اس نے کہا پوپ یا اس کے لاٹ پادریوں کو گناہوں سے معافی کے سرٹیفکیٹ بخشنے یا بیچنے کا کوئی اختیار یا جواز نہیں۔ پوپ نے مارٹن لیوتھر پر مرتد ہو جانے کا فتویٰ صادر کیا۔ اور اسے عیسائی معاشرہ سے نکال دیا۔ لیوتھر نے احتجاج کیا۔ تو اس کے پیرؤں کو پروٹسٹنٹ کہنے لگے۔ اب یورپ کا کلیسا دو حصوں میں بٹ گیا۔ کچھ لوگ پروٹسٹنٹ کہلائے باقی لوگ رومن کیتھولک رہے۔ کلیساؤں کے طریقہ عبادت میں فرق ہو گیا۔ پروٹسٹنٹ لوگوں نے انجیل کا ترجمہ اپنی اپنی زبان میں کر لیا اور لاطینی زبان میں جو انجیل تھی اس کا پڑھنا بند کر دیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ انجیل میں نہ تو پوپ کا ذکر ہے۔ نہ اس کے لاٹ پادریوں کا اور نہ تمام درجات کے پروہتوں یعنی پادریوں کے اختیارات اعلیٰ کا۔ البتہ رومن کیتھولک اور گریک کلیسا (چرچ) کے پیرو اپنے پرانے طریقہ عبادت پر قائم ہے۔ آج کل یورپ میں کئی قسم کے کلیسا ہیں۔

نوٹ: سولھویں صدی میں اٹلی کے لیلیس اور فاسٹس نے تثلیث کو چھوڑ وحدت کی تبلیغ کی۔ اور لاکھوں لوگ ان کے پیرو ہو گئے۔

اس طرح بہت حد تک یورپ کے لوگوں نے پہلے اپنے پوپ علما - لاٹ پادریوں او
پروہتوں کے ظالمانہ تعصب اور تسلط سے نجات حاصل کی - پھر رفتہ رفتہ اپنے سماجی اور اور سیاسی
آقاؤں سے بھی - جو ہر ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں -

علوم وفنون میں ترقی :- جوں جوں لوگوں کے ذہن پرانے فرسودہ رسوم اور اعتقادا
سے آزاد ہوئے تو ہر طرف نئی طرز تعلیم (موجودہ نظام تعلیم) کا مطالعہ شروع ہوا۔ سکول کالج
یونیورسٹیاں بن گئیں - تجربگاہیں قائم ہوئیں -

ادب - سیاسیات - فلسفہ - جغرافیہ - حساب - اقلیدس - تاریخ - فزکس
کیمسٹری - علم المعیشت - علم حیوانات و نباتات - زبان دانی وغیرہ میں تحقیق شروع ہوگئی - ا
علوم پر نت نئی کتابیں لکھی جانے لگیں - پڑھنے - پڑھانے کا شوق عام ہوگیا - سماجی اور سیاسی
استحکام کو مدد ملی -

جدید قسم کی اختراعیں :- سامان حرب کی تیاری میں اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں
نہایت سرعت سے گرم مطالعہ شروع ہوا۔ مشینیں بنیں کارخانے بنے - نئی قسم کی بندوقیں - توپیں بنیں فوجوں کی
تنظیم نئے انداز میں ہوئی لوگوں کی انجمنیں قائم ہوگئیں -

اب یورپ کی اقوام ترقی اور فتوحات کی دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی جدوجہد
کرتیں - ہر قدم آگے بڑھتا -

یورپ اور امریکہ میں نیا دور :- اب یورپ خصوصاً روس اور شمالی امریکہ کے لوگ
سائنس اور ٹیکنالوجی اور اس کے استعمال سے حصول اقتدار اور مادی ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ گئے ہیں
انہوں نے پیچیدہ اور حیرت انگیز مشینیں بنائی ہیں - جن کے استعمال سے وہ بے اندازہ دولت پیدا
کرتے ہیں - ریڈیو - ٹیلیفون - تار و لا اور بے تار - اور ٹیلیویژن - ہمارے یہاں جہالت کا یہ عالم
ہے - کہ بعض "علما" ان کو شیطانی چرخے کہتے ہیں -

یورپ اور امریکہ کے لوگ اب مادہ کو ایٹم میں تبدیل کرتے ہیں - اس سے توانائی حاصل کرتے
اور اس توانائی کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں - بہت قسموں کے ہوائی جہاز جن کی پرواز

ہزار میل فی گھنٹہ تک پہنچ رہی ہے۔ موٹر کاریں۔ ہوور کرافٹ جو بہت زیادہ سبک رفتاری یعنی ڈیڑھ دو سو میل فی گھنٹہ کے حساب سے سڑک کے بغیر دوڑتے پھرتے ہیں اور پھر دریا یا سمندر میں بھی تیرنے لگتے ہیں۔ اس طرح نقل وحرکت۔ باربرداری میں بے حد آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

یہ لوگ چاند۔ سورج اور ستاروں کی تسخیر کی تدابیر کر رہے ہیں۔ زمین کے پیٹ کے اندر سے بے بہا دولت نکالتے ہیں اور روئے زمین کی تمام دیگر قوموں پر حاوی ہوتے جا رہے ہیں۔

ان کے ہاں بنایا ہوا کپڑا خوبصورت اور کارآمد۔ ان کے روزمرہ کے استعمال کی چیزیں بھی بہت دلآویز اور آرام دہ ہیں۔

دولت کی حرص :۔ البتہ دولت کی فراوانی نے بہت حد تک ان کی راحت قلبی کو چھین لیا ہے۔ وہ اور زیادہ دولت۔ اور زیادہ دولت کی حرص میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ عیاشی اور جنسی برہنگی بڑھ رہی ہے۔ اس بھاگ دوڑ سے ان کی روحانی اقدار بھی زوال پذیر ہونے کو ہیں۔ یعنی وہ روحانی تسکین کو چھوڑ کر دنیا کے لہو ولعب میں غرق ہو رہے ہیں۔ یہ ان کے بالآخر زوال کی پہلی زبردست علامت ہے۔ اسی لئے ان کے مذہبی پیشوا پاپائے روم نے انہی دنوں کہا ہے کہ موجودہ دور کا انسان حقیقی خوشی کے بنیادی مفہوم سے ناآشنا ہو گیا ہے۔ آج کل مختلف طبقات میں مادی خوشی اور خوش حالی حاصل کرنے کا جنون وخبط سوار ہے۔ آزادانہ بے راہ روی کے ذریعہ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کو خوشی کا سبب قرار دیا جاتا ہے۔ موجودہ دور کا انسان صرف مادی دنیا کی آسائشوں کے حصول اور انہیں اپنے قبضہ میں کرنے کے لئے ترقی کر رہا ہے لیکن اس نے زندگی کی وہ اقدار فراموش کر دی ہیں جو حقیقی روحانی خوشی کا مفہوم اور اس کا مقام متعین کرتی ہیں۔ حقیقی خوشی امن وآشتی میں ہے اور امن وآشتی دلوں کی باہمی یگانگت اور انسانیت کے درمیان بھائی چارہ اور خلوص نیت پر مبنی ہے :۔ آیات اللہ تعالیٰ (ان کے مطالب) تو چودہ سو سال سے اسی نظریہ بلکہ اس سے وسیع تر اور زیادہ روح پرور نظریہ کی وضاحت کرتی ہیں۔

اہم یورپ اور امریکہ کے جدید علوم وفنون کو حاصل کرنے کے لئے دنیا کے ہر کونہ کے طلباء وہاں جاتے

ہیں فیضیاب ہو کر اپنے وطن کو لوٹتے اور اپنے ملک کے طلبا کو تعلیم دیتے ہیں مگر اہل فرنگ اور امریکی اسی دوران میں مسلسل تحقیق و تفتیش میں مصروف ہیں اور چند ہی سالوں میں یہ بہرہ مند قومیں مادی ترقی کی دوڑ میں اور آگے نکل جاتی ہیں۔

آسمان سے باتیں :۔ امریکہ اور روس کے لوگ تو اب واقعی آسمان سے باتیں کرتے ہیں ان کے راکٹ چاند کے گرد چکر کاٹتے اور تصاویر بھیجتے ہیں۔ ان کی مادی ترقی کی دوڑ دن بدن تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ ان قوموں کے اثر و رسوخ کے باعث تمام دیگر قومیں اب اپنا معاشرہ بھی بدل رہی ہیں۔

قدرت کا ازل سے یہی دستور رہا ہے۔ صرف تغیر تبدیلی ہی کو ثبات حاصل ہے۔ سکوت و جمود عارضی طور پر ہو سکتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے ناممکن ہے

اقوام متحدہ :۔ امریکہ اور دیگر بڑی طاقتوں نے اپنی مطلب برآری کے لئے اقوام متحدہ کے نام سے ایک نظام قائم کر رکھا ہے۔ جو مسلمانوں جیسی یا ان سے زیادہ مستحق پسماندہ قوموں کی امداد کرتا ہے۔ یہ امداد قرضہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ البتہ اقوام متحدہ یا اس کی سیکیورٹی کونسل بین الاقوامی جھگڑوں کے طے کرنے یا انصاف کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ انصاف وہی ہے جو بڑی طاقتوں کے مفاد کے مطابق ہو۔ پسماندہ اقوام کو موثر شنوائی بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

اہل چین اور جاپان :۔ ایشیائی ممالک میں پہلے جاپانیوں نے اہل فرنگ کے علوم و فنون سے بہت استفادہ کیا ہے اور اب وہ اپنی مسلسل محنت و جفاکشی سے کچھ نمایاں حد تک اہل فرنگ کے ہم پلہ بن گئے ہیں یہ قوم دوسری جنگ عظیم میں پس کر راکھ ہو گئی تھی۔ لیکن محنت شاقہ، عمل پیہم اور حب الوطنی کے باعث دوبارہ ابھرائی ہے اور اس نے اپنا پہلا ترقی پذیر مقام حاصل کر لیا ہے

چین کے لوگ ۱۹۲۰-۳۰ تک افیون کا شکار تھے۔ بہت ہی پسماندہ تھے ان کو بہت حقیر سمجھا جاتا تھا۔ اہل فرنگ ان کی جہالت۔ پسماندگی اور بے بسی کا فائدہ اٹھاتے تھے اور ان کے عظیم ملک میں خانہ جنگی قائم رکھتے تھے۔ مگر پچھلے بیس تیس برس کی محنت و ایثار نے ان کی کایا پلٹ دی ہے۔

اب چین کے لوگ حب الوطنی۔ اپنی ہمت اور اپنے یقین پر اس قدر قائم ہیں اور اس قدر جدوجہد کر رہے ہیں کہ باید وشاید۔ اب وہ اپنی محنت شاقہ سے ایٹمی توانائی حاصل کر چکے ہیں۔ اب وہ دوسروں کے دست نگر نہیں رہے۔ ہوائی۔ جہاز۔ ٹینک۔ ہیز ایبلیس۔ ایٹم بم وغیرہ خود ہی بناتے ہیں۔ جب وہ کسی کام کے کرنے کا تہیہ کر لیتے ہیں تو اسے کر کے دم لیتے ہیں۔ زمانہ حال کے معاشرہ میں سب سے بڑا حیرت انگیز کارنامہ چینیوں کا موجودہ طرز عمل اور مسلسل والہانہ محنت ہے۔ آج سے بیس تیس سال پہلے یہ ایک مدہوش قوم تھی۔ اب تو وہ زندگی کے ہر شعبہ میں امریکہ سے بھی دو ہاتھ کرنے کو تیار نظر آتے ہیں

مسلمانوں کی حالت زار موجودہ دور میں :۔ سولہویں صدی میں اہل فرنگ نے ذہنی غلامی کا جوئے اتار پھینکا۔ اور علوم و فنون سے ہم کنار ہونا شروع کیا۔ مسلمانوں پر ایک جمود کی حالت طاری ہونا شروع ہوئی اور یہ رفتہ رفتہ غفلت کی گہری نیند میں تبدیل ہو گئی۔

ایرانی علوم مشرق وسطیٰ کے تمام مسلمانوں کے دل و دماغ پر حاوی تھے مگر ایرانی قوم ہی تاتاریوں کی یلغار کے باعث بہت مدت کے لئے تباہ ہو گئی۔ کچھ دار العلوم قائم رہے یا از سر نو قائم کر دیئے گئے مگر اس طرح (تیرھویں صدی۔ چودھویں صدی میں) ایران کے لوگوں میں ذہنی پستی نمودار ہوئی۔ اور ان کے بعض شعراء نے قوت فکر و عمل کو مفلوج کر کے رکھ دیا۔ رہبانیت کا ایک خاص سلسلہ وجود پذیر ہوا۔ اور قضا۔ تقدیر۔ قسمت و کرم کے مصنوعی تصورات نے قوت عمل کو فنا کر دیا۔ یعنی لوگوں کا فلسفہ حیات ہی بدل گیا۔ ایران کے حافظ نے ذہنی طور پر سمرقند اور بخارا کو ایک دل لبھانے والی زلف کو بخش دینے کی مثال پیش کی اور جب امیر تیمور کے سامنے پیش ہوا تو مان گیا۔ کہ یہی تو حافظ صاحب کی مفلسی اور تہی دستی کا باعث بنا تھا۔

چنانچہ مشرق وسطیٰ بعد میں سوڈان۔ نجد اور کئی اور جگہ اس طرح مسلمانوں میں کئی امرا شریعت و طریقت پیدا ہو گئے۔ صوفیائے کرام نے کئی لائحہ عمل وضع کئے۔ یہ بہت بزرگ ہستیاں تھیں مگر ان کے سجادہ نشینوں اور بہت سے دیگر لوگوں نے ان کی تعلیم کو عجیب اور اپنے ڈھب کے معانی دے دیئے یہ نہیں کہ ان کی مثال پر عمل اور تن من سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ اسلامی عقائد اور تصورات کو

کو کئی قسم کا رنگ دے دیا گیا اب مذہبی اعتبار سے مسلمانوں میں عجیب انتشار پیدا ہو گیا ہے
علمائے دین کی کئی جماعتیں بن گئیں ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے سر پھٹول کے لئے تیار۔
یہ سلسلہ بہت حد تک آج بھی رواں دواں ہے۔

ہندی مسلمان :۔ قرون وسطیٰ کے دوران ہمارا علم و ادب ایران۔ توران سے وابستہ
تھا۔ ہمارے علمائے کرام جیسے اکثر وہیں سے یا ترکستان سے تشریف لائے۔ اہل ہند کو اپنے علوم
و معرفت سے فیضیاب کرتے۔ اشاعت اسلام کرتے اور ہر لحاظ سے اسلام کی روشنی کو نمایاں کرتے
تھے۔

یوں تو بارھویں صدی سے لے کر اٹھارہویں صدی کے وسط تک سیاسی اعتبار سے
مسلمانوں کا بول بالا تھا۔ علم اور دولت ان کے پاؤں چومتی تھی مگر وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ
بہت سے امراء نے ہندو عورتوں سے شادی کی اور لوگ ہندو تہذیب و تمدن میں خلط ملط
ہو گئے۔ عام لوگوں نے ہندوانہ طرز فکر اختیار کی۔ مسلمان پہلے کیا تھے۔ اب کچھ اور ہی ہو گئے۔

پہلے تو نمازوں سے سطوت توحید قائم ہوتی تھی۔ اب ہند میں یہ نمازیں نذر برہمن ہو گئیں۔
(اقبال) نماز کا صحیح مفہوم ختم ہو گیا۔ صرف رکوع و سجود رہ گئے۔ ہم نے بھی جوتش۔ فال۔ رمل۔ دلیل
کے جنتر بنالئے۔ اسی طرح ہمارے رونیے برت بن گئے۔

رفتہ رفتہ ہندی مسلمان غفلت شعار اور عیاش ہوتے گئے۔ اور ہر سو ذاتی جاہ و جلال کے حصول و
استعمال میں مصروف۔ مسلمان امرا کی مثال ایک رنگیلا مغل شہنشاہ بن گیا جس کو یہ بھی خبر نہ ہوئی
کہ نادر شاہ والی ایران مغل سلاطین کے ایک صوبہ افغانستان کو فتح کر کے دریائے ستلج پار کر گیا ہے
مغل بادشاہی پارہ پارہ ہو گئی اور ہندی مسلمانوں نے نہایت سرعت سے تباہی کی طرف رخ کیا اور
دن بدن اسی سرعت سے تباہی میں ڈھلتے گئے۔

ادھر انگریز بتدریج اس برصغیر (ہندوستان) پر تسلط جما رہے تھے۔ سن ۱۸۴۹ء تک ان کا تسلط
مکمل ہو گیا۔ اس سنہ سے کچھ سال پہلے شاہ ولی اللہ کے پیروؤں اور شاہ اسماعیل شہید کے ساتھیوں

نے بھاناں اور ۱۸۵۷ء میں تمام مسلمانوں نے جنگ آزادی میں نمایاں حصہ لیا مگر ان مجاہدین کو کچل دیا گیا۔ ان کے پاس نہ تو سامان حرب تھا۔ نہ فوجی تنظیم۔ نہ اچھی فوجی راہنمائی۔ ۱۸۵۷ء سے سنہ ۱۹۳۰ء تک مسلمان ہر لحاظ سے پست سے پست تر ہوتے گئے اور ہندو جاتیاں انگریزوں کی سرپرستی اور اپنی تگ و دو سے ترقی کرتی گئیں۔

اب مسلمانوں پر حکومت فرنگ کے بوجھ کے علاوہ ہندو سرمایہ کاروں کے بوجھ کا اضافہ ہوا۔ ہندوؤں نے انگریزی علوم کو جلد حاصل کر لیا۔ اور مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت کو مٹانے کی کوشش کی یہاں تک کہ اردو زبان کو جو یہاں ہندوستان کی بنائی ہوئی زبان ہے۔ ہندو لیڈر اس کو کاٹنے اور اس کی جگہ ہندی سنسکرت کے احیا اور پرورش میں کوشاں ہو گئے۔

کروٹ ۱۸۸۵ء کے بعد:۔ اسی زمانہ میں سر سید احمد خاں۔ الطاف حسین حالی۔ عبداللہ سہروردی محمد علی جوہر۔ ابوالکلام آزاد۔ محمود الحسن۔ عبیداللہ سندھی۔ ظفر علی خان اور ایسے ہی کچھ اور فرض شناس علماء نے مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کی۔ خصوصاً علامہ محمد اقبالؒ نے جدید رنگ میں صحیح نظریہ حیات پیش کیا اور مسلمانوں نے خواب غفلت سے ذرا سی کروٹ لی۔

بہرحال ہندی نیشنل کانگرس زوروں پر تھی۔ اور سوراج۔ ہندی راج یا رام راج کو حاصل کرنے کے لئے سرگرم عمل تھی۔

کروٹ کے بعد:۔ سنہ ۱۹۳۵-۳۶ء تک عام طور پر ہندی مسلمان اسلامی طرز فکر و عمل سے کنارہ کش ہو چکے تھے۔ وہ فلاح و بہبود جو اسلام بخشتا ہے اس میں ان کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ ہمارا دینوی اور روحانی تنزل جاری تھا اس کے لئے ہم اپنے آپ کو نہیں انگریزوں کو اور ہندوؤں کو ذمہ دار گردانتے تھے۔ اپنا محاسبہ نہیں کرتے تھے۔ دوسروں کے سر الزام تھوپ دینا آسان ہے۔ ہم اسی آسانی میں مبتلا تھے۔ عام مسلمانوں نے عام طور پر گداگری۔ قرض خواہی۔ چوری چکاری۔ یا عام محنت مزدوری کو پیشہ بنا رکھا تھا۔ کچھ بڑے بڑے زمیندار اور نواب بھی تھے۔ مگر عموماً سب خواب غفلت اور عیاشی میں مدہوش۔

چند سال قبل ہندی نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں ہندوستان کی خودمختاری کا مطالبہ پیش کیا گیا۔ کانگرس کے پنڈال میں ایک نمائش اور آرٹ گیلری تھی وہ سوراجیہ سبھا کے نام سے بہت نمایاں تھی۔ اس میں مشاہیر ہند کی تصاویر لگی تھیں۔ مولانا آزاد کے سوا سب مشاہیر ہندو۔ البتہ دو تصاویر بہت عبرتناک تھیں۔ ایک تصویر پنجابی مسلمان سقہ کی جو اپنی پیٹھ پر پانی سے بھری مشک لادے ہوئے تھا اور دوسری ایک کشمیری مسلمان کی جس نے اپنے کندھے پر ایک موٹا چوڑا کلہاڑا رکھا تھا۔ وہی کلہاڑا جس سے لکڑیاں پھاڑتے ہیں۔

باقی نامی گرامی تصاویر ایک جن سنگھی گنگا دھر تلک۔ کانگرسی لجپت رائے۔ موتی لعل نہرو۔ سی آر داس۔ مہاتما گاندھی اور چند اور پنڈتوں کی تھیں۔

یہ آرٹ گیلری ہندوستان کے سوراجیہ سبھا میں ہمارے مقام کو واضح طور پر بیان کرتی تھی ہندوؤں کے بعض بڑے بڑے لیڈر صاف صاف کہتے تھے "کہ مسلمان لوگ یا تو اپنا وطیرہ درست کریں یا ہندوستان سے ہجرت کر جائیں۔" "تم ایک صحرا سے آئے ہو۔ صحرا کو ہی واپس چلے جاؤ"

ہندوستان میں :۔ سوراجیہ سبھا سے قطع نظر کریں۔ تو بھی ہندوستان کے سیاسی ارتقا میں ہماری پوزیشن ہماری اپنی طاقت کے بل پر نہیں تھی۔ نہ زیادہ تر انگریزوں کے رحم و کرم کے بل پر تھی۔ انگریز لوگ ہندوستان سے اس وقت نکل جاتے۔ تو جو مراعات خصوصی انہوں نے ملازمتوں یا قانون ساز اسمبلیوں میں ہمیں عنایت فرما رکھی تھیں۔ جمہوری ہندوستان میں فی الفور کالعدم ہو جاتیں۔

مسلمان زمیندار اور عوام ساہوکاروں کی ظالمانہ گرفت میں جکڑے ہوئے تھے۔ ان کی مفلسی اور گداگری زوروں پر تھی۔ ان کے ایک دو اسلامیہ کالج اور چند سکول۔ ان کا روحانی اور مادی تنزل انہیں تحت الثریٰ کی جانب کھینچے لئے جا رہا تھا۔ ہم حکومت سے عاجزانہ التجائیں کرتے۔ کہ ہمیں ملازمتوں۔ پنجاب یونیورسٹی کے اقتدار میں ہماری آبادی کے تناسب سے حصہ عنایت فرمایا جائے ہم میں خوبیاں ہوتیں۔ طاقت ہوتی ہم التجائیں نہ کرتے۔ اپنے حقوق لے لیتے۔ صرف اپنے آپ کو مسلم کہنے کہلانے سے نعمتیں نہیں ملتیں۔ نہ ہی اس لئے۔ کہ ہمارے آبا و اجداد کسی زمانہ میں ہندوستان

پر حکومت کرتے تھے۔ ایک جمہوری ہندوستان میں ہماری پوزیشن بالکل غلط اور جھوٹی تھی۔

قرآن مجید سے جس کو ہم اپنا راہنما کہتے ہیں، ہمارا تعلق بہت کم ہو چکا تھا ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ صرف ایک طریق وطرز قیام۔ رکوع و سجود کا نام اسلام ہے۔ قرآن جو فرائض ہم پر عائد کرتا ہے۔ اس سے قطعی غافل ہوتے جا رہے تھے۔ ہم صرف یہی چاہتے تھے کہ راتوں رات امیر کبیر بن جائیں۔ اور کسی مختصر ذریعہ سے دیگر امور میں کامیابی حاصل کریں۔

صنعت وتجارت میں ہمارا کوئی قابل ذکر حصہ نہیں تھا۔ نہ انشورنس میں۔ نہ بینکاری میں۔ تعلیم وتربیت حاصل کرنے کے ذرائع میں۔ البتہ ہندو دن بدن زیادہ زور پکڑ رہے تھے۔

دوسری جنگ عظیم میں جو ۱۹۴۲ء میں ختم ہوئی۔ جرمنی اور اس کے حلیفوں پر فتح حاصل کر لے کے باوجود انگریزوں کا کچومر نکل گیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ ہندوستان کو چھوڑنا ہی پڑے گا۔

قائد اعظم محمد علی جناح۔ محمد علی جناح پہلے انڈیپنڈنٹ پھر کانگرسی بنے۔ کانگرس کے صدر بھی رہ چکے تھے۔ مگر پھر ہندوؤں کی تعصب، تنگدلی اور پھر وعدہ خلافی کے باعث انہوں نے کانگرس سے علیحدگی اختیار کی۔ علامہ اقبال مرحوم کے نظریہ حیات کو اپنایا اور مسلمانوں کی تقویت کے لئے تدابیر پیش کیں۔

ہندی کانگرس سے سودا بازی میں یہ پتہ چل گیا۔ کہ کانگرس مخلص نہیں۔ معاہدے کرتی ہے اور انہیں توڑ دیتی ہے۔

۱۹۴۰ء۔ لہٰذا لاہور میں مسلم لیگ کے ایک اجلاس خصوصی میں یہ مطالبہ پیش کیا گیا۔ کہ مسلم اکثریت کے علاقوں کو بھارت سے جدا کر کے خود مختاری دی جائے۔ یہ نظریہ علامہ اقبال نے بہت سال پہلے واضح کیا تھا۔ اب وہی نظریہ پاکستان کو معرض وجود میں لانے کے لئے قائم ہوا۔

ہزار رحمت ہو۔ قائد اعظم کی روح پر جن کے مجاہدانہ عمل سے بہت کش مکش کے بعد ۱۹۴۷ء میں پاکستان ایک آزاد۔ خود مختار مملکت بن گیا۔ جموں وکشمیر کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ وہاں کے لوگ حق خود ارادیت کے ذریعہ پاکستان میں شامل ہوں۔ یا بھارت میں۔ مگر بھارت نے ساز باز اور چالبازی سے

کام لیتے ہوئے جموں و کشمیر پر قبضہ کر لیا ظاہرا کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو بھی تسلیم کیا تاہم ۱۹۴۸ء سے بھارت اب تک کشمیریوں کو ان کے حق کے استعمال سے محروم کئے ہوئے ہے۔ اور اسی بنا پر بھارت کے پاکستان سے تعلقات دوستانہ نہیں اور جموں و کشمیر کے متعلق تنازعہ اب بھی قائم ہے۔

ترقی کی راہ پر ایک دوڑ:۔ پاکستان بننے کے بعد ہم نے تجارت ، صنعت و حرفت زراعت اور تعلیم و تربیت کے میدان میں بہت ترقی کی ہے۔ پچھلے دس گیارہ سال سے جو سیاسی استحکام ہمیں نصیب ہوا ہے اس کی بدولت ہم کہیں آگے نکل گئے ہیں۔ ہم میں کچھ خود اعتمادی پیدا ہو رہی ہے ۱۹۶۵ء کی بھارت سے جنگ میں ہم نے اس خود اعتمادی کا بین ثبوت دیا ہے اور تعلیم زراعت و صنعت کی ترقی میں پسماندہ قوموں کے لئے ایک مثال بن رہے ہیں۔ اور یورپ ، امریکہ ، چین و جاپان بھی ہمیں اب قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے موجودہ صدر محمد ایوب خان کی مساعی جمیلہ کو بہت دخل ہے۔

ہماری پسماندگی:۔ مگر اس ترقی کے باوجود ابھی ہم پسماندہ ہیں۔ ہم امریکہ ، برطانیہ فرانس جرمنی ، جاپان ، چین وغیرہ کے دست نگر ہیں۔ انہی ممالک سے ہم نے امداد یعنی قرضہ لے کر منگلا ڈیم اور دوسرے شاندار بیراج بنائے ہیں۔ اور چند اور بنا رہے ہیں۔ ایسے ہی قرضوں سے ہم یونیورسٹیاں مزید کارخانے ، سڑکیں ، پل وغیرہ تعمیر کر رہے ہیں۔ قرضہ کا بوجھ بڑھ رہا ہے۔ اس قرضہ پر سود ادا کرنا ہے۔ اصل زر کی واپسی بھی کرنا ہے۔ مگر ان تعمیری کاموں سے ہماری قومی آمدنی میں اضافہ بھی تو ہو گا۔ خیال تو یہی ہے کہ ہماری حکومت مذکورہ بالا ذمہ داریوں سے بطریق احسن سبکدوش ہو گی۔

لیکن جاپان اور جرمنی سے مقابلہ کریں تو ہمیں اپنی پسماندگی کا شدید احساس ہو جائے گا۔ یہ دونوں ملک دوسری جنگ عظیم میں راکھ کی مانند ہو گئے تھے۔ وہاں کے لوگوں نے پچھلے بیس پچیس سال میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے ہم ویسی ہی ترقی کیوں نہیں حاصل کر سکے۔

کیوں:۔ یہ سب اس لئے کہ ہم میں خود اعتمادی نہیں۔ اللہ پر بھروسہ نہیں۔ نہ اپنے آپ پر نہ تو ہم احکام الٰہی پر عمل کرتے ہیں۔ نہ اس کے رسول کی دی ہوئی ہدایت پر۔ تعلیمات قرآنی نے جذبہ مسو

مسلمانوں کو ہزاروں کفار پر فتح و نصرت عطا کی تھی۔ مسلمانوں نے اللہ کی نعمتوں کو حاصل کیا تھا یہ اس لئے کہ وہ لوگ تعلیمات قرآن پر عمل کرتے تھے۔

اب ہم نے قرآن کریم کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اس قرآن مجید کو ہم خوبصورت کپڑے میں لپیٹ کر الماری میں رکھتے ہیں۔ اس کتاب کو بوسہ دیتے ہیں۔ دل اور آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ اس کی طرف پیٹھ نہیں کرتے۔ ناظرہ پڑھتے ہیں۔ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ حسن قرأت کے بعد احترام اور شان و شوکت سے مقابلے کرتے۔ کرواتے ہیں۔ سبحان اللہ کہتے ہیں۔ قرآن کو سمجھتے نہیں۔ ہدایت حاصل نہیں کرتے جو قرآن مجید کو پڑھنے پڑھانے کا اصل مقصد ہے۔

روزمرہ کی زندگی میں :- لہٰذا ہمارے روزمرہ کی زندگی میں اسلام کو کوئی دخل حاصل نہیں لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔ صرف پڑھتے ہیں۔ عام طوطے کی طرح۔ بہت سے لوگ سجادہ نشینوں۔ عام پیروں فقیروں سے دھاگا۔ تعویذ حاصل کرتے۔ ٹونہ۔ ٹوٹکا کرتے ہیں یا مزاروں پر حاضر ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ صوفیائے کرام کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ نہ ہی ان کے نقش قدم پر چل کر تن من دھن جان و مال سب اللہ کی راہ میں دیتے ہیں۔ بعض مزاروں پر عجیب تراشی ہوتی ہے اور کئی دیگر مذموم حرکات۔

صوفیائے کرام کے مزاروں پر جا کر ان کی یاد۔ ان کی تعلیمات کی یاد پیدا کرنا تو درست ہے۔ مزاروں سے التجائیں کرنا۔ ان سے مدد مانگنا ٹھیک نہیں۔ وہاں دھاگے باندھنا دولت اور اولاد کی تمنائیں کرنا عبث ہے۔ تمام حاجتیں اور تمنائیں صرف اللہ پوری کرتا ہے۔ اللہ کی طرف عام لوگ رجوع نہیں کرتے

آج کل بھی بعض بڑے بڑے اخباروں میں اس قسم کے اشتہار نکلتے ہیں۔ عامل حکیم فلاں سے رجوع کیجئے اور دلی مرادیں حاصل کیجئے۔ یہ طلسمی بابرکت انگوٹھی آپ کی تقدیر بدل دے گی آپکی مرادیں پوری ہوں گی۔ عزیز بھی دلبر ہو جائے گی۔ دولت قدم چومے گی۔ بیمار کو شفا ہو۔ من چاہی عورت ملے۔ امتحان میں کامیابی ہو گی۔ دشمن زیر

لہ یہ خیال نہ کریں کہ سب پیر فقیر ٹھگ ہیں۔ چند ایک بھلے لوگ بھی ہیں جنھوں نے راہ ہدایت دکھانا اور نیکی کی طرف راہنمائی کرنا اپنا شعار بنا رکھا ہے یہ اچھے بزرگ نذرانے فیس وغیرہ نہیں لیتے اور دیگر شرک کے نزدیک ہوتے ہیں اور نہ انکا اندازِ عمل پر جتنے کی طرز کا ہوتا ہے

ہوگا۔ مقدمہ جیت جاؤ گے۔ حاکم مہربان ہو وغیرہ وغیرہ ' فلاں فلاں سے منگوا لیں۔ قیمت دس بیس روپیہ ' یا اپنی پریشانیوں سے نجات حاصل کریں۔ زندگی پر لطف بنائیں۔ گھریلو جھگڑوں سے نجات حاصل ہوگی۔ دوستی ملے دشمنی دور ہو۔ اولاد کا نہ ہونا یا ہو کر مرجانا: ان سب کا حل اس تعویذ میں ہے۔ یا اس لاکٹ میں۔ (لاحول ولا) اس ٹوٹکے ٹونے کو حاصل کرنے کے لئے فلاں فلاں سے رجوع فرمایئے:

ہماری بے بسی کا یہ ایک مرقع ہے۔

گھریلو زندگی:- ہماری گھریلو زندگی عموماً اخلاق سوز ہوتی ہے اور اس کا بچوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے میاں، بیوی جھگڑتے ہیں۔ تو سارے گھر پر اداسی کا سماں ہوتا ہے۔ بچے ماں باپ کے روز مرہ کے جھوٹ، غیبت وغیرہ سے سبق لیتے ہیں۔ ماں باپ کاہل وجود، یا کام چور ہیں تو وہ عموماً بچپن سے کاہل وجود اور کام چور بنتے ہیں۔ والدین یا ان سے ملنے والے نزدیکی رشتہ دار مکاری اور فریب سے کام لیتے ہیں۔ دغا بازی چوری چکاری سے روزی حاصل کرتے ہیں۔ جھگڑالو۔ لٹھ باز ہوں۔ تو بچے بھی عموماً وہی تعلیم پاتے ہیں۔ وہی رنگ پکڑتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو بلی مکتے، ڈائن بھوت کا ڈراوا دیا جاتا ہے: بچے توہم کے شکار ہونے لگتے ہیں۔ ننھے منے ماں باپ کو ہی ان داتا جانتے اور انہی کی تابعداری کرتے ہیں۔ مارپٹائی ہوتی ہے۔ ڈھیٹ بن جاتے ہیں یہ مارپٹائی اکثر دفعہ اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ آٹھ نو سال کی عمر میں بچوں میں بغاوت کے آثار نمودار ہونے لگتے ہیں۔

کہتے ہیں، کہ پوتڑوں کے بگڑے کبھی نہیں سنورتے۔ یہ عام طور پر درست ثابت ہوتا ہے۔ مارپٹائی نہ سہی۔ تو بہت زیادہ لاڈ پیار بھی بچوں کی تباہی کا باعث ہوتا ہے بچپن میں اکثر ذہنی پرورش اس مقام پر ختم ہو جاتی ہے۔ بعد میں جو بچے سکول کالج جا کر تعلیم حاصل بھی کریں تو ان کے اپنے ذہنی خواص عموماً قائم رہتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ یعنی آنیوالی خوشی کے حصول کے لئے ماں اور

باپ ہی بچوں کو تیار کر سکتے ہیں۔ والدین عموماً اپنی ان ذمہ داریوں سے غافل ہیں۔ بچے جوان ہو جائیں تو وہ بھی اکثر اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے غافل ہوتے ہیں۔
اسی طرح عام لوگ ہیچ مقداری کے طلسم میں گرفتار ہیں۔ وہ ایمانداری سے محنت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول میں کوشاں نہیں۔ صرف محنت اور جفاکشی سے بچاؤ میں کوشاں اور اللہ تعالیٰ پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔

جات پات :- ہندوؤں میں جات پات کا دستور تو ان کے مذہب کا بنیادی اصول ہے مگر ہندوؤں کے ساتھ رہنے سہنے سے یہاں کے مسلمانوں نے بھی اسی سماجی تنظیم کو اپنا لیا ہے اور اسلام کے اس بنیادی اصول کو بھول گئے ہیں کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اور ان میں حسب نسب رنگ و نسل کی کوئی تمیز نہیں قابل عزت وہی بشر ہے جو نیک ہو۔
یعنی اب پاکستان میں بھی ذات پات کا دستور عام ہے۔ اعلیٰ جاتیاں اور پنچ جاتیاں بمطلب یہ ہوا کہ دولت کے علاوہ عقل، دانش، نیکی اور بدی اولاد کو سرشت اور ورثہ میں ملتی ہے۔ یہ جاتیاں علیحدہ علیحدہ گروہ ہیں۔ ان جاتیوں کی بنا پر شہروں میں عموماً اور دیہات میں خصوصاً بنیادی جمہوریتوں کے اراکین کا انتخاب ہوتا ہے یہ ہی اراکین بسا اوقات جات پات کی بنا پر قومی اسمبلیوں کے ممبر چنتے ہیں۔ شادی بیاہ عام طور پر برادری یعنی جاتی کے اندر ہی ہوتا ہے۔ اپنی جاتی کے علاوہ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔
جات پات کے دستور کے ہوتے ہوئے ملت کا شعور قومیت کا شعور اور مضبوط قوم نہیں بن سکتی اسی جات پات کے دستور کے باعث ہندو ہزاروں سال سے غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسی دستور کے باعث اکھنڈ بھارت کے تصور کے بھی پاش پاش ہو جانے کے واضح امکانات ہیں۔ ہم میں بھی شر پسند لوگ قبائلی اور علاقائی تعصب کو ہوا دینے کی کوشش کرتے ہیں بھائی چارہ اور باہمی تعاون ایک ہی منزل راہ تو اسلام کی تعلیم کا مقصد ہے۔ سیاسی اغراض اور ذاتی مفاد کے حصول کے لئے کئی ایک لیڈر دوسری راہیں بتلاتے ہیں۔ اب جو سیاسی استحکام بہت حد تک ہمیں نصیب ہو چکا ہے، وہ ٹوٹا تو ہماری تباہی مکمل ہو جائے گی۔ خدانخواستہ

پاکستان نام نہاد اور عارضی اکھنڈ بھارت میں شریک ہوا تو سید مغل میاں خاں صاحبزادے ملک سب شودروں کی جماعت میں شمار ہوں گے۔ بلکہ ان سے بھی ادنے بھارت میں اردو زبان کی تخریب کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار نام اور معاشرہ کی بھی اب بھارت میں ہندو مت زوروں پر ہے۔ یعنی منوسمرتی کی جات پات کی مت۔ وہ مت مساوات، اخوت انسانی اقدار کے سراسر منافی ہے، وہ مت اسلام سے تضاد کا نام ہے۔ اور اس کے باوجود ہم تمدن میں اور سوشل تنظیم میں بہت حد تک اسی برہمن مت میں جکڑے ہوئے چلے آتے ہیں اور فی الحال اس بندھن کی شکست و ریخت بہت ہی سست رفتار یا یوں کہیے کہ برائے نام ہے۔

مذہب برائے نام :۔ عام لوگوں کے لئے اسلام ایک برائے نام مذہب بن گیا ہے یہ برائے نام مذہب ایک بہروپ ایک پٹی ہے جو عام لوگوں نے اپنی آنکھوں پر باندھ رکھی ہے۔ ہم غلامانہ انداز میں فقیروں اور اپنے بنائے پروہتوں۔ از خود ساختہ دیوتاؤں کے احکام پر چلتے ہیں۔ ہمارے معاشرہ میں خدائے واحد کی جگہ ان جھوٹے دیوتاؤں نے لے لی ہے۔ یہ جھوٹے دیوتا ہم میں احساس بے بسی اور توہمات پیدا کرتے ہیں۔ اور انہی توہمات اور ہماری بے بسی کے بل بوتے تجارت کرتے ہیں۔

کچھ ایسے بزرگ درویش بھی ہیں۔ جو جنات و آسیب" کے پیرومرشد ہیں۔ کسی کے دماغ میں خلل واقع ہو جائے تو اسے بھی بھوت پریت کا سایہ بتلاتے ہیں۔ جنتر۔ منتر پڑھتے ہیں اور اپنی فیس یا نذرانہ وصول کرتے ہیں۔ یہ بھولے اور نمائشی پیر ہمارے ولوں کو گندا کرتے ہیں۔ تعویذ۔ جھاڑ۔ پھونک پر ایمان لانے کو کہتے ہیں۔ جو لوگ نہ مانیں انہیں "کفرون" کہا جاتا ہے اور دوزخ کا ڈراوا دیا جاتا ہے چنانچہ اب عوام (دیہات میں خاص طور پر) ایسے فقرا کی عزت و تقدس و احترام کا خیال پیدا ہو چکا ہے۔ یہ تقدس ان فقراء کے لئے ہی نہیں۔ اب تو یہ تقدس و احترام مقبروں کو بھی حاصل ہو گیا ہے۔ ایسے پیر۔ فقیر۔ درویش۔ سائیں اب ہمارے ہاں پروہت بن گئے ہیں اور وہ پروہتانہ جادو کرتے ہیں۔ ان کے جادو میں بسا اوقات آیات قرآنی بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ انہی پروہتوں فقیروں اور مقابر کے ہاں حاضر ہونا۔ نذر و نیاز دینا گناہوں کا کفارہ قرار پا گیا ہے۔ یہ نئے اعتقادات ہمارے عوام کے نزدیک اب اسلام کا نعم البدل ہیں اور ہم میں حلال و حرام اور نیک و بد کی تمیز

باقی نہیں رہی۔

عام دکانداروں کو لیجیے اشیائے خوردنی میں ملاوٹ۔ دودھ میں ملاوٹ۔ بناسپتی یا چربی کا گھی بناتے ہیں۔ مرچ مصالحہ میں ملاوٹ حتیٰ کہ گوبر کے اپلوں میں بھی مٹی یا گھاس پھوس کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ ایک عام تاجر کسی ایک چیز کی قیمت بیس روپے بتلائے گا۔ سودا بازی ہو تو ممکن ہے۔ کہ بعد میں وہی چیز پانچ چھ روپے میں دے دے۔

کسی انسان کا مذہب (اسلام ہو یا کوئی اور) اس کے اخلاقی اقدار کے فنا ہونے کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔ ہمارے اخلاق جو کچھ بھی ہیں۔ ان کے ہوتے بہت سے لوگوں سے اسلام رخصت ہو چکا ہے۔

ہمارے نظریات :۔ ہمارے نظریات۔ ہمارے مقاصد زندگی بہت پست ہیں۔ یوں کہئے کہ ایک عام پاکستانی مسلمان کے سامنے کوئی اعلیٰ نصب العین نہیں ہوتا۔

ماسوائے کچھ نیک اصحاب کے ہر ایک کی توجہ۔ اس کی جدوجہد۔ کاروبار۔ صرف اس کے اپنے ذاتی مفاد پر مرکوز ہے۔ عام لوگ صرف اپنی حیوانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے کام اور سوچ بچار کرتے ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ ان کی حالت بہتر ہو۔ اور بہتر ہو اور بہتر۔

مثال کے طور پر ایک عام طالب علم تعلیم حاصل کرنے سے لاپرواہ۔ وہ صرف یہی چاہتا ہے، کہ کسی طرح پاس ہو جائے۔ صرف پاس۔ نقل کر کے۔ یا سفارش۔ یا تھوڑا بہت پڑھکر۔ یا ویسے ہی یہ نہیں کہ وہ اول درجہ میں پاس ہو۔ اور یہ کہاں کہ وہ یونیورسٹی میں اول رہے۔ پاس ہونے کے بعد وہ کسی نہ کسی طرح ملازم ہونا چاہتا ہے۔ اپنی قابلیت کے بل پر شاذونادر البتہ بذریعہ سفارش۔ یا رشوت دے کر بعد ازاں وہ کتابیں پڑھنا بلکل چھوڑ دیتا ہے۔ علم کی خاطر علم حاصل کرنے کا ذوق شاذ ہی نظر آتا ہے۔

عام سکول کے اساتذہ سکول کے وقت کم پڑھاتے ہیں۔ انہیں طالب علموں سے محبت نہیں ان کا رویہ مشفقانہ نہیں۔ سکول ٹائم کے بعد خاص فیس کے عوض کچھ تھوڑی بہت راہنمائی کر دیتے ہیں۔ بعض کالجوں میں بھی اسی انداز پر تعلیم و تربیت ہوتی ہے اور جو طلبا اچھی ڈگریاں لے لیں اور

پھر باہر کی یونیورسٹیوں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں تو انہیں تو اپنے آبا کے گھرانے ہی سے کچھ نفرت سی ہو جاتی ہے اور وہ اپنی روایات اور اسلامی اقدار کو بھول بھلا کر اہل فرنگ کا معاشرہ اختیار کرنے پر مائل ہو جاتے ہیں۔ اپنے اخلاقی اور معاشرتی ماحول کو درست نہیں کرتے۔

یہی حال اکثر سرکاری ملازمین کا ہے۔ وہ یہی خیال کرتے ہیں کہ ان کا ماہانہ تو صرف دفتر کی کرسی پر بیٹھنے کا عوضانہ ہے۔ باقی جو کام کرائے اس کی قیمت ادا کرے۔

چوری چکاری عام ہے۔ کسی فرد کے ہاں سے چوری مذموم ہی سہی۔ لیکن کسی انجمن یا کمیٹی کے مال پر ہاتھ صاف کرنا جائز سمجھا جاتا ہے اور گورنمنٹ کے مال کو لوٹنا یا غبن کرنا تو "فضل اللہ" کا نام پا چکا ہے۔

غرضیکہ ہر جگہ رشوت خوری۔ کنبہ پروری۔ خود غرضی۔ سفارش وغیرہ کا سلسلہ ہے۔ کچھ نیک لوگ ضرور ہیں جو اس قسم کے گناہ کے کام نہیں کرتے مگر ان کی تعداد بہت کم ہے۔

لکشمی پوجا:۔ پس عام طور پر ہر جگہ لکشمی کی پوجا ہوتی ہے۔ دولت کے دیوتا کی پوجا۔ ایک امیر کبیر آدمی اپنے مقام پر دیا لو دیوتا بن جاتا ہے۔ دولت مندوں کی عزت ہے۔ یا غنڈوں کی ہیبت مرعوب کرتی ہے۔ کوئی ہے جو اپنی روحانی اقدار کو بچاتا ہے اور ہر حال میں شیطانی آفات و بلیات کا دلیرانہ مقابلہ کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے۔ بڑے بڑے زمیندار عام طور پر اپنے مزارعین پر تشدد کرتے ہیں۔ بعض سمگلنگ یا ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں یا پھر بلیک۔ اسی طرح جیسے منڈیوں کے بڑے بیوپاری کرتے ہیں اس طرح وہ مصنوعی قلت پیدا کرتے ہیں اور من مانی قیمتیں وصول کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرے کی ان خرابیوں پر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ یہ چند مثالیں ہیں جو عبرت پکڑنے کے لئے کافی ہونی چاہئیں

بزرگان قوم:۔ بزرگان قوم میں سے اکثر اسی تنگ و مذموم نظریہ عمل سے باہر نہیں نکلتے کوئی اچھا مقام حاصل کر لیں۔ تو وہ صرف اپنی ذات کے لئے۔ عوام کا بھی کچھ فائدہ ضمنی طور پر ہوتا ہے۔ ایسے اکابرین اپنے اعلیٰ مقام کے تمام ذرائع اور اختیارات اپنے لئے لاکھوں۔ کروڑوں روپے جمع کرنے پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ ہسپتال بنائیں۔ سکول۔ کالج۔ دار العلوم قائم کریں۔ یا اسی قسم کے اعلیٰ مقاصد پر خرچ کریں۔

اور جو چند اصحاب اُرلیتا مڈ ڈسپنسری ۔ سکول وغیرہ بنائیں بھی ۔ تو ان میں سے اکثر ان اداروں کو ذریعہ تجارت اور حصول منافع کے لئے بناتے ہیں ۔ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت مقصد نہیں ہوتا ۔ وہ اپنے لاکھوں کو صرف اپنی عیاشی پہ صرف کریں گے ۔

وکلا ۔ اور عدلیہ :۔ وکلاء کو دیکھیں ۔ ان کے پاس کوئی مدعی یا مستغیث جائے ۔ اور اسی مقدمہ میں مدعا علیہ یا ملزم ۔ ایک وکیل عموماً فی الفور اس کو کامیابی کا یقین دلائے گا ۔ فیس پہلے وصول کرے گا ۔ اور قانون کے ناک کان مروڑ کر تھوڑا بہت جتن کرے گا ۔ یہ خیال ہی نہیں ہوتا کہ عدل و انصاف کا تقاضا پورا ہو بعض کا یہ خیال ضرور ہوتا ہے ۔ کہ لیڈر بن جائیں ۔

ترسم کہ بہ کعبہ نرسی اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بہ ترکستان است (سعدی)

معزز و ممتاز ہستیاں :۔ اس دنیا میں صرف وہی افراد ۔ وہی لوگ امتیازی حیثیت حاصل کرتے ہیں جو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ محنتی ہوں ۔ اور زیادہ والہانہ اور مجاہدانہ انداز فکر و عمل رکھتے ہوں اور اپنے ذاتی مفاد کو بھی قوم و ملت کی فلاح و بہبود کے لئے قربان کر دیتے ہوں

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں :۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں لاتعداد ۔ بے اندازہ ہیں ۔ وہ یہ نعمتیں آسمان سے نہیں برساتا ۔ اور نہ ہی وہ کسی نعمت کو کسی انسان کے منہ میں پھینکتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک انسان کو قویٰ بخشے ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے بنایا ہے ۔ یہ تمام نعمتیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں یہ انسان کے بس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ کرے ۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو بروئے کار لائے ۔ اللہ تعالیٰ نے لوہا دیا ہے ۔ تانبا دیا ہے ۔ کوئلہ ، سوئی گیس ۔ آبشار ، دریا سمندر وغیرہ ۔ ان کے اندر بے شمار نعمتیں ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے نہایت حسین و جمیل ماحول بنایا ہے ۔ اس کی ہر تخلیق میں حکمت ہے ۔ جس چیز کو ہم مضر اور بہت بدصورت خیال کرتے تھے ۔ اس کے فوائد بھی ہیں جو علوم میں مزید تحقیق سے دن بدن آشکار ہو رہے ہیں ۔ مثلاً سانپ بوٹی سے سریا روٹن بن گئی ہے جو کئی امراض کا اچھا علاج

سب سے اہم نعمت جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم میں عطا فرمائی ہے ۔ وہ انسان کا دل

دماغ ہے۔ آنکھیں ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔

اور ایک ان سے بھی بڑی نعمت انسان کی زندگی کا معینہ وقت ہے۔ انسان اس کا بہتر سے بہتر اور بہتر استعمال کرے۔ تو من کی مرادیں پا سکتا ہے۔ وقت برباد کرے۔ ضائع کرے۔ غفلت میں مدہوش پڑا ہے تو اس دوران اس کی قوت عمل کام نہیں کرتی۔ وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ جو وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔ گھاٹے میں رہتے ہیں۔ مفلس ہو جاتے ہیں۔

نعمتوں کا استعمال :۔ مذکورہ بالا نعمتوں کو شمار کرنے کے لئے سمندر بھر سیاہی بھی کافی نہیں ہوگی۔ یہ انسان کا کام ہے۔ کہ ان نعمتوں کو معلوم کرے۔ ان کے استعمال اور ان سے فوائد حاصل کرنے کے طریقے دریافت کرے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے استعمال کی استعداد پیدا ہوگی۔ اور علم کے پھیلانے سے عام لوگ بھی ان سے پورا استفادہ کریں گے۔

مثلاً یورینیم کے ایک مادہ یا دھات کی ایک قسم ہے اسکو کام میں لاکر انسان بے بہا ایٹمی توانائی حاصل کر سکتا ہے۔ (یورپ اور امریکہ کے لوگ تو واقعی حاصل کر رہے ہیں) اسی توانائی سے بجلی۔ روشنی۔ حرارت پیدا کرے۔ یا ایٹم بم بنالے۔ اسی طرح سائنس اور ٹیکنالوجی کے علوم نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ مادہ کو توانائی اور طاقت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

یہ نظریہ پچھلی صدی کے اواخر اور اس صدی کے شروع میں سائنس دانوں (سب سے پہلے پروفیسر آئن شٹائن) نے سمجھا اور مشاہدہ اور تجربات کے ذریعہ سمجھایا۔ کہ مادہ کو توانائی۔ حرارت برق۔ روشنی۔ اور آواز میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ مادہ غیر فانی نہیں ہے۔ فانی ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

وقت کا تقاضا :۔ بہر کیف ہمیں بھی یورپ اور امریکہ کے علوم (سائنس اور ٹیکنالوجی) کو اپنانا ہے۔ ان معلومات سے استفادہ کرنا ہے۔ ورنہ ہم مفلس و تہی دست رہیں گے البتہ ہمیں ضرور بر ضرور دولت کے بے جا اور شیطانی استعمال سے بچنا ہے۔ دولت سے اپنی حاجتوں کو پورا کرنا ہے مگر دولت کی فراوانی کو اللہ کی راہ میں بھی تو خرچ کرنا ہے۔ دولت ضرور پیدا کریں۔ بہت

دولت پیدا کریں۔ البتہ نظریہ حیات۔ انداز فکر و عمل آیات رب العلمین کے مطابق ہوں۔ مسرت کیا ہے رب العلمین حقیقی راحت۔ روحانی خوشی حقیقی خوشی امن و آشتی۔ بھائی چارہ یعنی زندگی کے صحیح اقدار کا مقام متعین کرتی ہیں۔

شکر گذاری :۔ جو لوگ یہ خیال کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو یا ان کو بروئے کار لانے سے جو نعمتیں ملتی ہیں۔ از خود انسان کو اس کے نوشتہ تقدیر۔ مقدر، قسمت کے مطابق بھیج دے گا وہ لوگ اسی خیال و تمنا کے بوجھ سے دب کر فنا ہو جائیں گے۔ اس طرح شاکر رہنا اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر سمجھنا کفران نعمت ہے یہ شکر گذاری نہیں البتہ اسطرح اللہ کی نعمتیں ضرور کنارہ کش ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کیلئے شکر گزاری۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے صحیح استعمال سے عملاً ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نعمت کا جو اس نے عطا فرمائی ہے۔ محاسبہ کرنا ہے۔ ہر ایک انسان کو ایک وقت اپنے اعمال کا حساب دینا ہے کہ انسان نے اپنے دل و دماغ کو کیسے استعمال کیا۔ آنکھوں کو کیسے۔ زبان کو کیسے۔ ہاتھ پاؤں کو کیسے۔ دیگر نعمتوں کو کیسے وغیرہ وغیرہ۔ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح طور پر عملاً شکر ادا کرے۔ اور جو صرف ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھا صرف اللہ ہو۔ اللہ ہو کا ورد کرتا ہے۔ اور اس ورد کو بطور سحر برت کر دوسروں سے خورد و نوش۔ آرام و آسائش کا سامان اینٹھتا ہے تو نہ تو شکر گذاری ہے نہ عبادت نہ عبودیت نہ عبدیت یہ صرف خود فریبی اور دوسروں کو فریب دینے کی ایک قسم ہے۔ یہ تو زندگی کی کاوش سے گریز اور ایک راہ فرار ہے۔

کاش کہ اس ڈھنگ کے بزرگ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی سے بھی کچھ سبق سیکھیں۔ رسالتمآبؐ تو اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے اور غزوات میں بھی صف اول میں سیف بکف منافقت۔ کفر و شرک کا مقابلہ کرتے تھے۔

علاج :۔ مسلمانوں کی ذہنی پستی ان کے اعمال کی پستی کو دور کرنے کا نسخہ وہدایت و عمل اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر بیان فرما دیا ہے۔ جو انسان اپنے فکر و عمل میں اس پر کاربند ہو۔ وہ یقیناً اپنی تمام کوفت سے نجات پائے گا۔ اسے راحت نصیب ہوگی وہ شانتی پائیگا

کلیسا یعنی وہ نظام مذہب جو عیسائی قوموں میں مروج ہے۔ اور ہندو قوموں میں بھی ہے اسلام میں نہیں ہے۔ ہر ایک مسلمان اللہ کے حضور میں کھڑا ہو کر دعا مانگتا ہے۔ جو بھی اللہ کو پکارے اللہ اس کی پکار کر سنتا ہے۔ کسی پروہت یا پادری کا اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ہونا ضروری نہیں۔ کسی قاصد کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک انسان خود قرآن پاک پڑھے سمجھے ہدایت حاصل کرے۔

ایمان ویقین: قرآن کی تعلیم پر ایمان ہو (یعنی توحید اور رسالت پر ایمان ہو) انسان دل و دماغ سے اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو زبان قلب (دماغ) سے مان لے۔ قرآن پر ایمان کا مطلب اس کے احکام وہدایات کو مان لینا ہے۔ اگر ان ہدایات و احکام پر عمل نہ ہو۔ تو یہ مان لینا نہیں۔ صرف زبانی جمع خرچ ہے۔

پس ایمان کا مطلب توحید اور رسالت کے سچ ہونے پر ایسا یقین محکم ہے جو انسان کے قلب (دماغ) پر حاوی ہو جائے اور اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر جائے۔ لازماً اس کے جملہ افعال اس یقین محکم کے تابع ہوں گے۔

اس ایمان کے حصول و نشوونما کے لئے اللہ کی وحدانیت پر یقین۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج بڑے بڑے فرائض ہیں۔ ویسے تو سارے کا سارا قرآن مجید فرض ہے۔ یعنی اس کے جملہ احکام کو ماننا اور ان پر کاربند ہونا فرض ہے۔

قرآن پاک کے احکام پر عمل کرنے سے حلال و حرام میں تو نیک و بد میں تمیز۔ نیک اور اچھے کام کرنے کی صلاحیت۔ طاقت۔ عزم صمیم کی فولادی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی ایمان سے قائم رہتی ہے۔ قرآن پاک میں تقویٰ کا لفظ بار بار آتا ہے۔ میرے خیال میں تقویٰ کا مطلب یہی فولادی قوت ہے جو اپنے آپ کو برے کاموں سے اجتناب اور پرہیز اور دیگر اعمال صالح میں نمایاں کرتی ہے۔

تقویٰ: ۔ یعنی تقویٰ کے دو پہلو ہیں۔ ایک منفی یعنی برے کاموں سے اجتناب و پرہیز دوسرا مثبت یعنی نیک کام اچھے کام کرنا۔

صرف منفی انداز و طرز فکر و عمل اختیار کیا جائے تو ممکن ہے کہ اس طرح رہبانیت کی طرف رجحان پیدا ہو۔ مثبت انداز فکر و عمل سے اچھے کام کرنے کی ترغیب اور اچھے کام وجود میں آئیں گے۔

اس طرح انسان اپنی قوتوں یعنی قویٰ سے آگاہ ہوتا ہے جو اللہ تعالےٰ اسے تعمیری کام کرنے کے لئے عطا کر رکھے ہیں۔ اس انداز فکر و عمل سے خودی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور ترقی کی راہیں کھل جاتی ہیں تسخیر ارض و سمٰوات بھی ممکن ہو جاتا ہے۔

تقویٰ کے دونوں پہلوؤں کو سمجھنا اور اپنانا ضروری ہے۔ ان دونوں پہلوؤں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے تقویٰ کے دونوں پہلوؤں پر بہت زور دیا ہے۔

اسی تقویٰ کی بدولت وہ نظریہ و نظام حیات حاصل ہو سکے گا جس کی تشریح علامہ مرحوم نے اپنے کلام میں واضح فرمائی ہے۔ اللہ کی رحمتیں ہوں۔ اس علامہ کی روح پر جس نے ہمیں پیغام ہدایت و عمل کے معنی سمجھائے ہیں۔

پیغام ہدایت و عمل ان لوگوں کے لئے ہے جو نیک ہونا چاہتے ہیں جنہیں نیکی کی طرف رغبت و رجحان ہے اور جن لوگوں کی سرشت میں ہی بدی ہے۔ ان کے لئے کہیں نہ ہدایت ہے نہ عبرت ان کا دین ہی بدی ہے۔ نیک لوگوں۔ نیکی کی طرف رغبت و رجحان رکھنے والے لوگوں کو پیغام ہدایت و عمل آیات قرآن مجید میں ملے گا جن کے مطالب اگلے صفحات میں درج ہیں۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم

غلام حسین۔ پروفیسر

۹۵۔ C ۔ میو روڈ۔ لاہور

۲۶ دسمبر ۱۹۶۷ء

شروع اللہ کے نام سے جو بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے

سورۂ فاتحہ: سب تعریف تمام حمد و ثنا صرف اللہ ہی کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ (۱)

نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے (۲)

جو دین (اعمال، پرکھنے کے دن کا (یوم جزا و سزا کا)، مالک ہے (۳)

اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں (تیرا ہی حکم مانتے اور بجالاتے ہیں۔ اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (۴)

ہمیں ہدایت عطا فرما کہ ہم سیدھی راہ دیکھیں۔ تو ہمیں سیدھی راہ دکھا (۵)

ان لوگوں کی راہ دکھا جن پر تو نے فضل[لے] کیا۔ (۶)

ان لوگوں کی راہ نہیں۔ جن پر تیرا عذاب نازل ہوا نہ ان لوگوں کی راہ جو گمراہ ہو گئے۔ (۷)

ال م ۱ **سورۂ بقرہ:** اس کتاب (قرآن مجید، میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ یہ کتاب متقی[لے] لوگوں کی راہ نما ہے (۲)

ان متقی لوگوں (نیکی کی طرف رغبت اور بدی سے نفرت رکھنے والوں) کی جو غیب (پوشیدہ حقائق، پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز پڑھتے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے نیکی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو (۳)

لے حقیقی خوشی راحت قلبی جو اچھے یعنی نیک کام کرنے کی توفیق اور اعمال صالح کی بدولت انسان حاصل کرتے ہیں۔ طمع اور گناہ کے باعث یہ حقیقی خوشی مٹ جاتی ہے یہ غضب الٰہی ہے

لے متقی وہ شخص ہے جو فطرۃً نیکی سے دلی رغبت و محبت اور بدی سے نفرت رکھے برے کاموں سے بچتا ہے اور یہ رغبت و محبت و پرہیزگاری اس کے دل و دماغ اور اعمال پر حاوی ہو ایسے شخص کے خیالات اچھے ہوتے ہیں اور اعمال بھی نیک۔

جو قرآن اور اس سے پہلے نازل کی ہوئی کتابوں پہ ایمان رکھتے ہیں اور انہیں آخرت پر بھی یقین ہے۔ (۴)

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے سیدھی راہ پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں (۵)

وہ لوگ جو راہ کفر (اللہ کی ہدایت کو ماننے سے انکار) اختیار کرتے ہیں، آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں (تنبیہہ کریں یا نہ کریں)، وہ تو ایمان لانے کے نہیں (۶)

اللہ نے ایسے لوگوں کے کانوں پر اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (۷)

بعض لوگ صرف زمنہ سے، کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے (۸)

یہ لوگ (بزعم خود) اللہ اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ مگر وہ نادانی سے اپنے ہی آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ (۹)

اس طرح اپنے دلوں کے روگ میں اضافہ کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے یہ اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ (۱۰)

(گمراہ لوگ اندھیرے میں ہیں)، وہ اندھے گونگے، بہرے ہیں وہ پھر (راہ حق) پر نہیں آسکتے (۱۸)

اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تمہارے آباؤ اجداد کو پیدا کیا تاکہ تم متقی (نیک لوگ) بن جاؤ (۲۱)

پس ان باتوں کو جاننے، سمجھنے کے بعد کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ (۲۲)

؎ امثال سے بہت لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ بہت ایسے بھی ہیں۔ جو گمراہ ہو جاتے ہیں۔ مگر گمراہی تو صرف بدکاروں کے لئے ہے (۲۶)

؎ قرآن مجید میں جا بجا متشابہات اور مثالیں دی ہوئی ہیں۔ اسی آیہ میں انہی مثالوں کی طرف اشارہ ہے

جب اللہ نے فرشتوں[1] سے کہا کہ میں بہت جلد زمین میں ایک نائب (خلیفہ) مقرر کر رہا ہوں۔ تو انہوں نے عرض کیا۔ کہ کیا آپ اس کو نائب مقرر فرمائیں گے۔ جو فساد پیدا کرے اور خون بہائے۔ حالانکہ ہم فرشتے آپ کی حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں۔ ارشاد ہوا تم نہیں جانتے۔ جو میں جانتا ہوں (۳۰)

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو سب چیزوں کے نام[2] (علوم) سکھا دیئے۔ فرشتوں کے سامنے وہ چیزیں پیش کیں۔ کہ ان کے نام تبلاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ (۳۱)

فرشتوں نے کہا۔ اللہ تو پاک ہے۔ ہم تو صرف وہی جانتے ہیں۔ جو آپ نے تبلایا۔ بے شک تو ہی علم والا حکمت والا ہے۔ (۳۲)

پھر آدم کو حکم ہوا۔ کہ تم ان کو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ پس اس نے (آدم نے ان چیزوں) کے نام تبلا دیئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں زمین و آسمان کی غیب (تمام پوشیدہ حقائق) سے واقف ہوں اور اس سے بھی جو تم ظاہر کرتے ہو یا چھپاتے ہو۔ (۳۳)

---

[1] اللہ تعالیٰ کے زیر فرمان۔ وہ طاقتیں ایجنٹ یا کارندے ہیں۔ جن کو ہماری نگاہیں نہیں پا سکتیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے انبیائے کرام اور پیغمبران عظام ان سے ہم کلام ہوئے۔ انہوں نے فرشتوں کو دیکھا اور سمجھا کہ وہ کیا ہیں۔

[2] ہر ایک چیز، ہر عمل، حرکت، فاعل فعل، مفعول کے لئے علیحدہ علیحدہ لفظ ہیں۔ یہ لفظ نام ہیں۔ مثلاً چلنا ایک لفظ ہے۔ جو ایک خاص قسم کی حرکت کا نام ہے۔ ایسے ہی الفاظ یا ناموں سے ہم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک چیز یا فعل کو دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور ان کی اصلیت کو تصور میں لاتے اور سمجھتے ہیں۔ تمام علوم الفاظ ہی کے مجموعے ہیں۔ تمام تحقیق الفاظ ہی سے بیان کی جاتی ہے۔ انسان کو علم یعنی ناموں کے جاننے کے باعث فرشتوں پر برتری فضیلت دی گئی۔ اس کو اشرف المخلوقات ٹھہرایا گیا۔ بقول مولانا الطاف حسین حالی

فرشتوں سے بہتر ہے انسان ہونا   مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

پس ہم نے فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سوائے ابلیس (شیطان) کے سب نے سجدہ کیا۔ شیطان نے نہ مانا۔ تکبر کیا۔ اور کافروں میں شمار ہوا (۳۴)

اور اس کتاب (یعنی قرآن) پر ایمان لاؤ۔ جو ہم نے پہلی الہامی کتابوں کی تصدیق میں نازل فرمائی ہے۔ ہماری آیات (میں تحریف کر کے ان) کے عوض حقیر معاوضہ نہ لو۔ اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو (۴۱)

اور سچ کو جھوٹ کا جامہ نہ پہناؤ۔ نہ ہی سچ کو چھپاؤ۔ جب کہ تم کو اس کا علم ہو (۴۲)

نماز ادا کرو۔ زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں رکوع کرنے والوں کے ساتھ تم بھی جھکا کرو (۴۳)

یہ کیا بات ہے کہ تم دوسروں کو نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور تم نے اپنے آپ کو بھلا رکھا ہے۔ حالانکہ تم اللہ کی کتاب پڑھتے ہو۔ تم کیوں نہیں سمجھتے (۴۴)

اور (سب امور میں) صبر و صلوٰت سے کام لیا کرو۔ یہ مشکل تو ہے۔ مگر میرے خاکسار بندوں کے لئے نہیں (۴۵)

جو یہ جانتے ہیں کہ انہیں اپنے پروردگار کے ہاں لوٹ کر جانا ہے اور اس سے ملنے والے ہیں۔ (۴۶)

اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی دوسرے کے کام نہیں آئے گا۔ نہ کسی کی سفارش قبول ہوگی نہ ہی کسی سے معاوضہ لیا جائے گا۔ اور نہ ہی کسی کو امداد ہی ملے گی۔ (۴۸)

(اس زمانے کو یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) اور (قانون) عطا کیا تاکہ تم ہدایت پاؤ (۵۳)

پھر جب ظالم لوگوں نے ہمارے فرامین کو بدل ڈالا۔ تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا (وہ اس لئے) کہ انہوں نے حکم عدولی کی تھی۔ (۵۹)

بے شک جو لوگ اللہ و آخرت پر ایمان لائے۔ وہ یہودی ہوں، نصرانی، یا صابی اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ ان کے لئے رب کے پاس بڑا اجر ہے ان کو کوئی خوف اور حزن و ملال نہیں ہوگا۔ (۶۲)

(بعض لوگ یونہی اللہ سے کئی غلط باتیں منسوب کرتے ہیں) ہاں جس کسی نے بُرائی کمائی اس کو گناہوں نے ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں۔ (۸۱)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ جنتی ہیں۔ (۸۲)

ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ والدین پر احسان کرنا۔ رشتہ داروں، مسکینوں، یتیموں پر بھی۔ لوگوں سے اچھی باتیں کہنا۔ نماز قائم کرنا۔ اور زکواۃ دیتے رہنا۔ (۸۳)

جبرائیل نے اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر کتاب نازل کی ہے۔ جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے۔ (۹۷)

بلاشبہ موسیٰ تمہارے پاس صاف بیان لے کر آئے۔ پھر بھی بعد انساں تم نے گئو سالہ پرستی شروع کر دی۔ تم ظلم کرنے والے ہو۔ (۹۲)

ان کے کفر کے باعث گئو سالہ پرستی ان کے دلوں میں پانی کی طرح سرایت کر گئی۔ ان کا یہ ایمان ان کو بہت برا حکم دے رہا ہے (۹۳)

یہ لوگ اپنے ان اعمال کے باعث ہرگز موت کی، آرزو نہ کریں گے اللہ ظالموں کو بخوبی جانتا ہے (۹۵)

تم ان (گئو سالہ پرستوں)، کو عام لوگوں سے بڑھ کر زندگی کا حریص پاؤ گے اور مشرکین سے بھی زیادہ ان میں سے ہر ایک ہزار برس کی عمر پانے کی تمنا رکھتا ہے دیا در کھو اگر وہ لمبی عمر بھی پالیں تو بھی (قانون قدرت کے مطابق، عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ اللہ ان کے اعمال دیکھ رہا ہے۔ (۹۶)

(سلیمانؑ کے عہد میں، خود شیاطین ہی کفر کے مرتکب ہوئے تھے۔ جو لوگوں کو جادو ٹونہ ٹوٹکا، سکھاتے تھے۔ (۱۰۲)

ہاں جو اپنے ماتھے (یعنی سر) کو اللہ کے سامنے جھکا دے اور نیک کام کرے تو اللہ کے ہاں اس کے لئے بڑا اجر ہوگا۔ (۱۱۲)

ف آج کل بھی جاہل لوگوں کو شیاطین جنتر منتر، ٹونہ، ٹوٹکا، دھاگہ، گنڈا کے جادو سکھاتے ہیں۔ یہ شیاطین خود کفر کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور ان کے مرید بھی کفر کے

ظالم مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے منع کرتا ہے اور الٹا ان کی بربادی میں کوشاں ہوتا ہے (۱۱۴)
مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں۔ جس طرف رخ کرو اللہ کا سامنا ہے۔ (۱۱۵)
آپ کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت (سچی) راہنمائی ہے۔ (۱۲۰)
اور یہ (جلیل القدر) کتاب ہم نے لوگوں کو دی ہے۔ جو اس کو پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ اس کو سمجھ کر پڑھنے کا حق ہے۔ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ منکرین نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (۱۲۱)
اور اس دن (یوم الحساب) سے ڈرو۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔ نہ اس سے معاوضہ (فدیہ) قبول ہوگا۔ نہ سفارش فائدہ دے گی اور نہ ہی اسے کوئی اور مدد مل سکے گی (۱۲۳)
اور یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو آزمایا۔ وہ آزمائش میں پورے اترے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم تمہیں لوگوں کا امام بنانے والے ہیں۔ ابراہیم نے پوچھا کیا میری اولاد کو بھی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارے احکام کی خلاف ورزی کرنیوالے ہمارے عہد میں نہیں ہیں۔ (۱۲۴)
ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا (اور فرمایا کہ) مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بناؤ (اور ملت ابراہیمؑ سے کون منہ موڑ سکتا ہے۔ سوائے احمقوں کے (ہم نے ابراہیم کو دنیا میں برگزیدہ بنایا اور آخرت میں بلاشبہ صالحین کی جماعت میں ہوں گے۔ (۱۳۰)
ہم نے ابراہیمؑ سے کہا۔ کہ فرمانبردار بن جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمانبردار ہوں (۱۳۱)
اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہی وصیت کی کہ بیٹو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسی دین کو چن لیا ہے۔ پس تم ہمیشہ مسلمان رہو اور اسلام ہی کی حالت میں مرو (۱۳۲)
یعقوب کے بیٹوں نے کہا۔ ہم اسی خدائے واحد کی عبادت کریں گے۔ جس کی عبادت آپ کے آباء ابراہیم، اسمٰعیل و اسحاق کرتے تھے۔ اور ہم اسی خدائے واحد کے فرمانبردار ہیں (۱۳۳)
یہ ایک امت تھی۔ جو گذر گئی۔ ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے۔ اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے متعلق سوال وجواب نہیں ہوگا۔ (۱۳۴)
وہ کہیں۔ کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو ہدایت پاؤ گے۔ آپ کہہ دیں کہ ہدایت تو ملت ابراہیمی کی اطاعت شعاری سے ہے۔ ابراہیم حق پسند تھے۔ وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔ (۱۳۵)
کہہ دیجئے کہ ہم اللہ پر اور اس کی کتاب پر جو ہم پر نازل کی گئی ہے۔ ایمان رکھتے ہیں اور ان

تعلیمات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ابراہیم اور ان کی اولاد پر نازل ہوئیں۔ اور ان کتابوں پر جو موسیٰ عیلے اور دیگر انبیاء پر رب کی طرف سے نازل ہوئیں۔ ہم ان کے درمیان کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی رب کے فرمانبردار ہیں۔ (۱۳۶)

اگر یہ لوگ آپ ہی کی طرح قرآن پر ایمان لائے ہیں تو انہوں نے ہدایت پائی (۱۳۷)

وپھر ایسے لوگ محسوس کریں گے، ہم نے اللہ کا رنگ[1] اپنایا ہے اور اللہ کا رنگ بہترین رنگ ہے۔ اور ہم تو اللہ ہی کا حکم مانتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرتے ہیں (۱۳۸)

بیوقوف لوگ کہتے ہیں کہ کس چیز نے مسلمانوں کو اپنے پہلے قبلہ بیت المقدس سے پھیر دیا کہ وہ پہلے اس کی طرف رخ کیا کرتے تھے۔ کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب اللہ ہی کے ہیں اور جسے چاہے، سیدھی راہ پر ڈال دیتا ہے۔ (۱۴۲)

سیقول ۲ اس طرح ہم نے تم کو بہترین امت بنایا، تاکہ تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو اور (اللہ کا) رسول شاہد ہو، کہ (تحویل قبلہ) سے ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ (۱۴۳)

آپ اپنا رخ مسجد حرام (کعبہ) کیطرف پھیر لیا کریں۔ جہاں کہیں تم (مسلمان ہو)، اپنا رخ اسی طرف کر لیا کرو۔ (۱۴۴)

ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے۔ جس کی طرف وہ متوجہ ہوتا ہے۔ پس تم نیکی کے کام میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرو۔ (۱۴۸)

اے ایمان والو۔ تم سب باتوں میں، ہر حال میں صبر و صلوٰۃ سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (۱۵۳)

اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جان پر کھیل جائیں ان کو مردہ مت کہو۔ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔ (۱۵۴)

(۱۶۰)
وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور کھلے طور پر اصلاح کر لی۔ اللہ ایسے لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے

زمین میں جتنی حلال و صاف ستھری چیزیں ہیں، انہیں کھاؤ۔ البتہ شیطان تمہیں برائی اور

---

[1] انسان کے لئے وہ انداز فکر و عمل جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح فرمایا ہے۔

بے حیائی کی ترغیب دے گا۔ (۱۶۸)

اللہ تعالیٰ نے تم پر، مردار، خون، خنزیر اور ایسے جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نامزد کئے گئے ہوں حرام کئے ہیں۔ البتہ بحالت مجبوری گناہ نہیں۔ (۱۰۳)

دردناک عذاب ان کے لئے ہے۔ جو گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور عذاب کو مغفرت کے بدلے مول لیتے ہیں۔ (۱۷۵)

(۱۷۶)
جنہوں نے کتاب میں اختلاف پیدا کیا۔ وہ پرلے درجے کے ضد میں (تضاد پیدا کر دیا ہے) ہیں

مشرق کیطرف منہ کرو، یا مغرب کی طرف۔ یہ نیکی نہیں۔ ہاں، نیکی تو یہ ہے۔ کہ کوئی اللہ پر یوم آخرت پر، فرشتوں پر ایمان لائے جنہوں نے اللہ کی محبت میں قریبی رشتہ داروں، یتیموں مسکینوں اور مسافروں سائلوں اور غلاموں کو آزاد کرانے کو مال دیا۔ جو نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور جو عہد کریں۔ اسے پورا کریں اور تنگدستی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ یہی لوگ حق و صداقت پر ہیں۔ اور یہی متقی لوگ ہیں۔ (۱۷۷)

مقتول کا قاتل سے بدلہ لینا فرض کیا گیا ہے۔ البتہ خون بہا طلب کیا جائے اور وہ خوش خلقی سے ادا کر دے تو رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔ (۱۷۸)

متقی لوگوں کو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں ترکہ مال و دولت کے متعلق منصفانہ وصیت ضرور کرنی چاہیئے (۱۸۰)

روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں۔ جیسے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم برائی سے بچو۔ یہ گنتی کے چند روز ہیں۔ (۱۸۳)

گنتی پوری کرو (ماہ رمضان میں قرآن اتارا گیا) اس مہینے۔ روزے رکھو اگر ہمت نہ ہو، تو فدیہ دو، مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ خود روزے رکھو تو بہتر ہوگا۔ (۱۸۵)

(۱۸۶)
"میں تمہارے پاس ہی ہوں (آئے شاہ رگ کے قریب) پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں"

آپس میں ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ۔ نہ مال کو حاکموں کے پاس اس نیت سے پہنچاؤ

کہ لوگوں کے مال سے کچھ ناجائز طریقوں سے ہڑپ کر جاؤ (۱۸۸)

خدا کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو، جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔ دائمی فتنہ جنگ و جدل سے بھی زیادہ برا ہے۔ دشمن فسادیوں سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ شرک کا نام و نشان نہ رہے اور مال و جان اللہ کی راہ میں دے دو۔ (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳)

حج و عمرہ کو اللہ کی راہ میں ادا کرو۔ (۱۹۶)

ایام حج میں نہ کوئی فحش بات کرو۔ نہ گناہ کا کام اور نہ ہی لڑائی جھگڑے کی اجازت ہے۔ (۱۹۷)

اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر اللہ سے فضل مانگو (۱۹۸)

بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جان تک قربان کر دیتے ہیں اللہ ایسے لوگوں پر بہت مہربانی کرتا ہے (۲۰۷)

لوگ پوچھتے ہیں اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں۔ کہہ دیجئے اپنے مال سے خرچ کرو۔ ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں مسافروں کو دو (۲۱۵)

کیا تم سمجھتے ہو کہ تم ایسے ہی جنت پا لوگے۔ تمہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ پہلے لوگوں نے کیسی سختیاں اور تکلیفیں جھیلیں۔ (کیا قربانیاں دیں) ایسے لوگوں کے لئے نصرت الٰہی قریب ہوتی ہے (حسین زندگی یہی ہے، تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے ۲۱۴/۲۱۹)

لوگ آپ سے نشہ بازی اور جوئے بازی کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں لوگوں کے لئے بہت ہی زیادہ برائیاں ہیں۔ اور (کچھ) فائدے بھی۔ مگر ان کی برائیاں ان کے فائدوں سے (کہیں) بڑھ کر ہیں (لہٰذا ان سے بچو)

اور لوگ آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کتنا خرچ کریں۔ کہہ دیجئے جو کچھ تمہاری ضروریات سے زیادہ ہو۔ اللہ اپنے احکام کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم غور و فکر کرو۔ (۲۱۹)

اللہ کے نام کو اپنی قسموں کی آڑ نہ بناؤ۔ اسلئے کہ بھلائی نہ کر سکو۔ یا تقوے کی راہ اختیار نہ

کر سکو۔ یا لوگوں میں صلح صفائی کرنے سے رکے رہو اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے (۲۲۴)

اور عورتوں کے حقوق مردوں کے ذمہ اسی طرح ہیں۔ جسطرح مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں۔ دستور کے مطابق البتہ مردوں کو ایک طرح عورتوں پر برتری دی گئی ہے۔ (۲۲۸)

اگر یہ ڈر ہو۔ کہ مرد و عورت اللہ کی حدود (باہمی ذمہ داریاں اور فرائض) کو قائم نہ رکھیں گے۔ تو یہ گناہ نہیں کہ عورت کچھ دے دلا کر اپنا پیچھا چھڑا لے۔ (۲۲۹)

نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور میں عاجزی اور ادب سے کھڑا ہوا کرو۔ (۲۳۸)

اگر اللہ انسانوں کے ایک گروہ (قوم) کے ذریعے دوسرے گروہ (قوم) کو دفع نہ کرے (ہٹاتا نہ رہے) تو زمین میں فساد پھیل جائے۔ لیکن اللہ کائنات پر فضل کرتا ہے۔ (۲۵۱)

تلک الرسل ۳

لوگو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ سے زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اسے نہ نیند آتی ہے، نہ اونگھ۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ بھی ہے۔ سب اسی کا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی کسی کی شفاعت کے لئے سفارش نہیں کر سکتا۔ (لوگوں کے) آگے پیچھے (ظاہر، باطن) سب کچھ جانتا ہے لوگوں کو اس کے علم میں سے کسی چیز کے متعلق علم نہیں۔ البتہ وہ جتنا چاہے اتنا علم لوگوں کو دیدے۔ اس کا کرسی (حکومت) آسمانوں اور زمین کی وسعت پر حاوی ہے۔ کائنات کی حفاظت و نگرانی اللہ کے لئے کوئی بوجھ نہیں۔ اور وہ بہت ہی زیادہ بلند مرتبہ اور عالیشان ہے۔ (۲۵۵)

دین کے بارے میں کوئی جبر نہیں۔ ہدایت و گمراہی نمایاں طور پر الگ الگ ہیں۔ جنہوں نے شیطان سے کنارہ کیا۔ اور اللہ پر ایمان لائے انہوں نے حقیقتاً ایسی مضبوط رسی کو پکڑا جو کبھی ٹوٹنے کی نہیں (۲۵۶)

اللہ کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لاتا ہے اور شیاطین اس کے برعکس ہدایت کی روشنیوں سے نکال کر تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔ (۲۵۷)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہے۔ جیسا کہ ایک بیج سے سات خوشے اور ہر خوشے سے سو دانے پیدا ہوں۔ (۲۶۱)

وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور بعد ازاں نہ دکھ پہنچاتے ہیں اور نہ احسان جتاتے ہیں۔ ان کو اپنے رب سے اجر ملے گا۔ اور نہ ان پر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ (۲۶۲)

خوش کلامی اور درگذر کرنا اس صدقے سے کہیں بہتر ہے۔ جس کے بعد دکھ پہنچایا جائے (۲۶۳)

اے ایمان والو۔ اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح احسان جتانے اور دکھ پہنچانے سے ضائع نہ کرو۔ جو اپنا مال و دولت دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اور اللہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ نہ یوم آخرت پر۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے چٹان پر مٹی جو بارش سے بہہ جائے۔ اور باقی چٹان کی چٹان رہ جائے انہیں ان کی کمائی سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ (۲۶۴)

اور جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اور دلوں کو تقویت پہنچانے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کی مثال وہ باغ ہے۔ جس پر بارش سے دگنا پھل آتا ہے اور اوس سے بھی۔ (۲۶۵)

اے ایمان والو اپنی حلال کمائی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ ناقص اور ناپاک چیزیں دینے کا ارادہ ترک کر دو۔ (۲۶۷)

شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور برے کاموں کی ترغیب دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ (۲۶۸)

علم و حکمت اللہ کی دین ہے۔ جسے یہ سمجھ دی گئی۔ اس نے بلاشک و شبہ بہت سی نعمتوں کو پا لیا۔ (۲۶۹)

اگر علانیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو اچھا ہے۔ خفیہ طور پر حاجت مندوں کو دو تو بہت اچھا ہے۔ اللہ تمہارے گناہوں کو دور کر دے گا (۲۷۱)

(صدقے خیرات کا مال) ان حاجت مندوں کو دو جو اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے ہیں۔ اور دنیا میں جدوجہد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ناواقف لوگ انہیں سوال نہ کرنے کے باعث دولتمند

سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ تم ان کے چہروں سے پہچان سکتے ہو کہ یہ خیرات مانگنے والے نہیں ۔ (۲۷۳)
جو لوگ سود کھاتے ہیں ۔ وہ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرح کھڑے نہ ہو سکیں گے ۔
جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ کر دیا ہو ۔ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا
ہے ۔ یہ جان کر اگر کوئی پھر سود لیوے ۔ تو وہ دوزخی ہے ۔ (۲۷۵)
اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے ۔ (۲۷۶)
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ۔ اگر تم مومن ہو ۔ تو جس قدر سود باقی ہے اسے چھوڑ دو (۲۷۸)
ورنہ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ اور اگر توبہ کرتے ہو ۔ تو
اپنی اصل رقم کے حقدار ہو ۔ (۲۷۹)
اگر مقروض تنگدست ہو تو اسے آسودگی حاصل کرنے تک مہلت دو ۔ بخش دو تو تمہارے
لئے بہت بہتر ہوگا ۔ (۲۸۰)
اے مسلمانوں جب تم لین دین کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو ۔ تمہارے درمیان ایک کاتب ہونا
چاہیئے ۔ جو عدل و انصاف سے لکھے اور جو دے رہا ہے ۔ وہ لکھتا جائے ۔ عبارت میں کوئی کمی نہ
کرے ۔ اور اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ رکھ لیا کرو یا ایک مرد اور دو عورتوں کو ۔ (۲۸۲)
اگر سفر میں ہو تو رہن با قبضہ رکھ لو ۔ امانت کو ادا کرو اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو گواہی کو
چھپاتا ہے ۔ وہ دل کا مجرم ہوتا ہے ۔ (۲۸۳)
اور جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔ اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ سب اللہ ہی کی ملکیت ہے اور جو
تمہارے دلوں میں ہے ۔ اس کو ظاہر کرو ۔ یا چھپاؤ ۔ اللہ تم سے اس کا حساب ضرور لے گا ۔ پھر
جس کو چاہے ۔ سزا دے ۔ یا بخش دے ۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۲۸۴)
اللہ کسی انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ۔ ہر شخص وہی پائیگا ۔ جو
اس نے کمایا ۔ اور جو بدلہ وہ بھی اسی کے لئے ہے ۔ جو اس نے کیا ۔ (۲۸۶)

۳۔ آلِ عمران اللہ نے آپ پر برحق کتاب نازل کی ہے۔ یہ تصدیق ہے۔ ان کتابوں کی جو اس سے پہلے نازل کی گئیں اور اللہ ہی نے اس (قرآن) سے پہلے توریت اور انجیل کو نازل کیا۔ (۳)

جن میں لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان تھا۔ اور اسی نے تمہیں جوہر امتیاز (فرقان) عطا فرمایا (۴)

اس (قرآن) کی بعض آیتیں صاف واضح اور محکم ہیں۔ بعض آیتیں (متشابہات) مختلف معنوں کی متحمل ہیں۔ جن لوگوں کے دل میں کجی ہوتی ہے۔ وہ قرآن میں سے انہی آیات کی پیروی کرتے ہیں جو مختلف معنوں کی متحمل ہیں۔ وہ لوگ فتنہ برپا کرنے اور اپنے ڈھب کے معنی نکالنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ (۷)

بے شک اسلام ہی اللہ کے نزدیک دین حق ہے (۱۹)

کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے سچی محبت ہے تو میری پیروی کرو۔ اللہ بھی تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا (۳۱)

کہہ دیجئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ (۳۲)

کہہ دیجئے۔ اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)، آؤ ایک بات پر متفق ہو جائیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ (۶۴)

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے۔ نہ عیسائی۔ بلکہ حق پسند اور فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے (۶۷)

ہاں جو اپنا قول و اقرار پورا کرے اور اللہ کا خوف رکھے۔ تو اللہ ایسے متقیوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (۷۶)

کوئی (پیغمبر)، یہ نہیں کہے گا کہ تم ملائکہ اور انبیا کو رب سمجھو۔ کیا تمہارے اسلام قبول کے بعد وہ تمہیں کفر کی تعلیم دے گا۔ (۸۰)

جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور کفر میں بڑھتے گئے۔ تو ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی (۹۰)

تم ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے ـــــ اگر تم اس چیز میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو

جو تمہیں پسند ہو۔ (۹۲)

جس نے بھی اللہ کو مضبوطی سے پکڑا۔ یقیناً اُسے سیدھی راہ دکھادی گئی۔ (۱۰۱)

اور سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو۔ باہمی اختلاف سے بچو۔ اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو۔ ایک وقت تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈالدی تو تم اس کی عنایت سے ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ کے کنارے پر تھے۔ اللہ نے تمہیں بچالیا۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ ہدایت حاصل کرو۔ (۱۰۳)

اور تم میں ایسا گروہ بھی ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اچھے کاموں کا حکم دے برائی سے باز رکھے۔ تو یہ لوگ کامیاب رہیں گے۔ (۱۰۴)

اے مسلمانو تم بہترین امت ہو۔ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو۔ برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (۱۱۰)

اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو (راہ ہدایت) پر قائم ہیں۔ (۱۱۳)

وہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ نیک کام کرنے کا حکم دیتے۔ برائی سے باز رکھنے اور نیک کاموں میں آگے آگے ہیں۔ یہ بھی نیکوکار ہیں۔ (۱۱۴)

اے ایمان والو تم سود نہ کھاؤ (وہ اصل زر، کو دگنا چوگنا، کر دیتا ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (۱۳۰)

اللہ کی مغفرت اور جنت کیطرف بڑھو۔ جو زمین و آسمان جیسی وسیع ہے اور متقیوں کے لئے تیار ہے۔ (۱۳۳)

جو خوش حالی اور تنگدستی کے وقت بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ غصے کو قابو میں رکھتے اور لوگوں (کے قصوروں) سے درگذر کرتے ہیں اور اللہ احسان کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے

پس اللہ کی زمین میں چلو، پھرو اور دیکھو کہ (ہدایت ربی کو) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا

بن نتا نوا
۴

اور تم ہمت نہ ہارو، غمگیں نہ ہو۔ اگر مومن ہو تو غالب آؤ گے۔ (۱۳۹)
کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا۔ موت کا ایک وقت معین ہے (۱۴۵)
اس چیز کا غم نہ کھاؤ جو تم کھو بیٹھو نہ اس مصیبت سے خوف کھاؤ جو سر پر آ پڑے (۱۵۳)
آپ اہم بات میں مشورہ کر لیا کریں۔ اگر کسی بات کے متعلق پختہ ارادہ کریں تو اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ (۱۵۹)
ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں، مردہ نہ سمجھو۔ وہ تو زندہ ہیں۔ ان کو رب سے روزی مل رہی ہے۔ (۱۶۹)
اور جو لوگ اللہ کی عنایات کو خرچ (استعمال) کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ یہ خیال نہ کریں کہ یہ بخل ان کے لئے بہتر ہے۔ بلکہ یہ ان کے لئے بہت بری چیز ہے۔ قیامت کے دن ان کے گلوں میں طوق ڈالے جائیں گے۔ زمین کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے (۱۸۰)
دنیاوی زندگی ایک سامان غرور ہے (۱۸۵)
تمہیں جان و مال کی آزمائش میں ضرور ڈالا جائے گا۔ مشرکوں اور ایسے ہی لوگوں سے بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے۔ اگر صبر کرو گے اور تقوے پر قائم رہو گے تو یہ عزم و ہمت کی باتیں ہیں (۱۸۶)

۴۔ النساء: اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیم عورتوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے اور جو تمہیں اچھی لگتی ہیں، ان میں سے دو دو تین، چار نکاح میں لے آؤ۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو البتہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو۔ یا لونڈی ہو۔ جو تمہارے قبضہ میں ہے۔ (۳)
تمہاری عورتوں میں جو بےحیائی کا کام کریں۔ ان پر چار آدمیوں کی گواہی لو۔ گواہی کے بعد گھر میں بند کر دو تو بےحیا عورت کو موت آ جائے یا اللہ کوئی دوسرا راستہ نکالے۔ (۱۵)
یقیناً اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو برا کام نادانی سے کر بیٹھیں اور پھر جلد ہی توبہ کریں (۱۷)
ان لوگوں کی کوئی توبہ نہیں۔ جو عمر بھر برائیاں کرتے رہے اور مرنے کے وقت توبہ کر لی (۱۸)

والمحصنات
۵

کسی بھی عورت سے نکاح میں پاکبازی مدنظر ہو۔ زنا کا ارادہ نہ ہو۔ (۲۴)

اے ایمان والو۔ ایک دوسرے کا مال ناجائز طریق پر مت کھاؤ (۲۹)

اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے باز رہو تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) قصور معاف کردینگے (۳۱)

میاں بیوی میں اگر نا اتفاقی ہو۔ تو ایک ثالث خاوند کا اور دوسرا عورت کا دل سے مفاہمت کرادیں۔ (۳۵)

والدین سے، قرابت داروں سے، یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں، دوستوں، مسافروں، لونڈیوں غلاموں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ اکڑفوں دکھانے والے متکبروں کو پسند نہیں کرتا۔ (۳۶)

اے ایمان والو۔ جب تم نشے کی حالت میں ہو۔ تو نماز کا ارادہ نہ کرو، حتیٰ کہ تم جو کہہ رہے ہو اس کا علم (سمجھ بوجھ) ہو۔ اور نہ جنابت کی حالت میں۔ پہلے غسل کرو۔ پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ (۴۳)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کو دے دو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو۔ تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو۔ (۵۸)

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اور ان کی جو تم میں سے حاکم ہیں۔ اگر اختلاف ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔ (۵۹)

بعض لوگ چاہتے ہیں کہ باطل (شیطان) کو اپنا حاکم بنائیں۔ مگر انہیں تو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس سے انکار کردیں۔ (۶۰)

اور ہم اسی واسطے رسول بھیجتے ہیں کہ ہمارے احکام کے مطابق ان کی اطاعت کی جائے (۶۴)

نوٹ :۔ وراثت اور نکاح کے متعلق احکام واضح طور پر قرآن پاک میں درج ہیں، طوالت کے باعث انہیں یہاں درج نہیں کئے گئے :

قسم ہے تمہارے رب کی۔ یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کا فیصلہ تسلیم نہ کریں۔ (۶۵)

دشمن کے مقابلہ میں حفاظت کا سامان لے لو۔ اور گروہ گروہ بن کر نکلو۔ یا سب اکٹھے ہو کر۔ (۷۱)

جو کچھ بھلائی (انسان) کو پیش آئے۔ وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو تکلیف اسے پہنچے وہ اس کے اپنے نفس سے ہے۔ (۷۹)

اور جو شخص بھلائی کے کاموں کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کا بھی اس نیکی میں حصہ ہوگا اور جو برے کام کی سفارش کرے تو اس کے لئے برائی میں حصہ ہے۔ (۸۵)

اور جب تمہیں سلام کیا جائے۔ تو بہت اچھے لفظوں میں سلام کا جواب دو، یا علیکم السلام کہہ دو۔ (۸۶)

اور جو مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے۔ تو اس کی سزا جہنم ہے۔ (۹۳)

اور مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو دوسروں پر درجات میں فضیلت دی گئی ہے

جہاد میں) تم دشمن کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو (۱۰۴)

اور جو بدی کے کام کرتا ہے تو اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے۔ (۱۱۱)

اور جو شخص اپنی تقصیر یا گناہ کو کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے تو وہ بہتان باندھنے اور کھلے گناہ کا مرتکب ہوا۔ (۱۱۲)

مومنو۔ انصاف پر پوری طرح قائم رہو۔ اللہ کے لئے سچی گواہی دو۔ اگرچہ وہ تمہارے والدین یا اقربا کے خلاف ہی پڑے۔ کوئی مال دار ہو تو اور مفلس ہو تو۔ بہر حال اللہ کا زیادہ حق ہے، پس اپنی خواہشات کے باعث راہ انصاف سے نہ بھٹک جاؤ۔ اگر بات کو گول مول کہو گے یا گواہی دینے سے بچنے کی کوشش کروگے تو اللہ کو تو تمہارے اعمال کی خبر ہے۔ (۱۳۵)

منافق (جھوٹ بولنے والے) بزعم خود اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حقیقتاً اللہ نے انہیں ان کے اپنے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ جب وہ نماز قائم کرتے ہیں تو بددلی سے، (اور صرف) لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ اللہ کا ذکر تو برائے نام ہی کرتے ہیں۔ (۱۴۲)

بیشک منافق (یعنی جھوٹ بولنے والے) آگ کے سب سے نیچے طبقہ میں ڈالے جائیں گے۔ اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ (۱۴۵)

اگر تم شکر گذاری کرو اور اللہ پر ایمان رکھو۔ تو اللہ کو تمہیں عذاب میں ڈال کر کیا کرنا ہے۔ اللہ تو شکر گذاری کا بدلہ دینے والا اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے (۱۴۷)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں یا دہ رسولوں میں فرق قائم کرتے ہیں۔ یا بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں اور (کفر اور ایمان کے) بین بین راہ کی خواہش رکھتے ہیں۔ (یہی لوگ) کافر ہیں۔ (۱۵۰)

اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کی نسبت سوائے سچ بات کے اور کچھ نہ کہو۔ اور تین خدا مت کہو (مسیح عیسٰے مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہے۔

اللہ ہی تنہا (لاشریک) معبود ہے۔ وہ اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو (۱۷۱)

۵- المائدہ : - اے ایمان والو اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ (۱)

اور کسی قوم کی دشمنی صرف اس لیئے کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا۔ تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے۔ کہ تم دشمنوں پر زیادتی کرنے لگو۔ نیکی اور تقوےٰ کی بات میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ اور ظلم کی بات میں تعاون مت کرو (۲)

آج کے دن ہم نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا۔ اور (اپنی نعمت بھی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔ (۳)

آج تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لیئے حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا بھی۔ (۵)

اے مسلمانو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو۔ تو اپنے منہ دھو لیا کرو۔ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ۔ سر کا مسح کرو۔ اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لو۔ اور اگر نہانے کی ضرورت ہو۔ تو (نہاؤ) کہ اچھی طرح پاک صاف ہو جاؤ۔ پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو (۶)

اے مسلمانو! خدا کے حقوق کو قائم رکھنے والے انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے ہو۔ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے، کہ عدل نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہی بات تقوے کے نزدیک ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ (۸)

اے اہل کتاب۔ یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسولؐ آچکا ہے۔ کتاب میں جو تم چھپاتے ہو۔ وہ اس کو واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ تمہاری بہت سی باتوں سے درگذر بھی کرتا ہے۔ (جان لو) بلاشبہ تمہارے پاس ایک (اور) اللہ کا نور اور واضح کتاب آچکی ہے۔ ۱۵۔

اس واضح کتاب (قرآن مجید) کے ذریعہ اللہ اُن لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے۔ اور ان کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ ۱۶۔

آدم (علیہ السلام) کے ایک بیٹے نے اپنے بھائی سے کہا اگر تُو (بلا حجت شرعی) قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں اٹھانے کا۔ میں رب العالمین سے ڈرتا ہوں (اللہ سے ڈرنے والے کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے) ۲۸

مگر نفسِ امارہ اور غصّے نے اس کو قتل کرنے پر آمادہ کیا اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا۔ مگر وہ (قاتل یقیناً) خسارے میں رہا۔ (ایسے قاتل کے لئے دوزخ کی جلن ہے)۔ ۳۰۔

: (چنانچہ) ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو کسی شخص[1] کو مار ڈالے۔ حالانکہ اس نے نہ تو فتنہ و فساد برپا کیا ہے۔ اور نہ ہی اس سے (حجت شرعی کی بنا پر) قصاص لینا ہے۔ تو گویا اس نے تمام لوگوں کو مار ڈالا۔ اور جو کسی شخص کی جان بچالے تو گویا اس نے تمام انسانوں کی جانیں بچالیں۔ (یہ ہے ایک بے گناہ انسان کی جان کی قیمت) ۳۲

---

[1] اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کی جان کی قدر و قیمت کتنے واضح الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ سُبحان اللہ۔ حق کی بات کرنا فتنہ و فساد کا موجب نہیں۔ بلکہ حق کی بات فتنہ و فساد کی بیخ کنی کے لیے ہوتی ہے۔

البتہ جو لوگ اللہ اور رسُول سے جنگ کرتے ہیں۔ یا ملک میں فتنہ و فساد کا موجب ہوتے ہیں۔ تو ان کی سزا موت ہے۔ یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ یا ان کو جلا وطن کر دیا جائے۔ ان کے لئے ہمیشہ کی رسوائی ہے۔ بالآخر اور عذاب بھی۔ ۳۲۰

اگر وہ پہلے خود بخود توبہ کر لیں (تو انہیں چھوڑ دو۔) سمجھو کہ اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ ۳۴

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو۔ اس کی طرف پہنچنے کا ذریعہ تلاش کرو۔ اس کی راہ میں جان لڑا دو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔ ۳۵

اور یہود کہتے ہیں۔ کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہُوا ہے (یعنی اللہ بخیل ہے) ان کے اس کلام پر ان پر لعنت بھیجی گئی۔ اللہ کے تو دونوں ہاتھ بہت کشادہ ہے۔ (اس کی نعمتیں بے شمار اور بیحد ہیں) وہ جس طرح چاہتا ہے۔ خرچ کرتا ہے (اللہ تعالیٰ تو بخشش کرنے والا ہے)۔ ۶۴

اے اہل کتاب تمہارا کوئی دین نہیں۔ جب تک تم تورات۔ انجیل اور دُوسری الہامی کتابوں کے مطابق اپنی زندگی نہ ڈھال لو۔ یہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) جو آپ پر نازل کی ہوئی کتاب (الفرقان) سے اپنی سرکشی اور انکار میں اضافہ کر رہے ہیں۔ آپؐ ان منکرین پر افسوس نہ کریں۔ ۶۸

(اے پیغمبرؐ) مشرکین اور یہود مسلمانوں سے بہت ہی زیادہ عداوت رکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے دوستی رکھنے والوں میں تمہارے قریب سب سے زیادہ وہ لوگ ہیں۔ جو نصاریٰ کہلاتے ہیں۔ ان میں علم والے لوگ ہیں۔ اور گوشہ نشیں منکر بھی ہیں۔ اور یہ لوگ غرور و تکبر نہیں کرتے۔ ۸۲

اذا سمعوا ۷

اور رسُول کے ذمہ صرف یہی ہے کہ وہ لوگوں کو ہمارا حکم پہنچا دے۔ ۹۹

اے ایمان والو! ہدایت پر عمل کرنا تمہاری اپنی ذمہ داری ہے۔ گمراہوں کی گمراہی تمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ۱۰۵

چور مرد۔ چور عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اللہ کی طرف سے یہ چوری کرنے کی سزا ہے۔ ۳۸
جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے۔ اور اپنی اصلاح کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے (۳۹)
بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ (۴۴)
عیسٰے ابن مریم کو ہم نے انجیل دی۔ اس میں ہدایت اور روشنی ہے، اور تورات کی تصدیق کرتی ہے۔ (۴۶)
اے پیغمبر ہم نے آپ پر سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو پہلی الہامی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور ان کی محافظ بھی ہے۔ (۴۸)
اے مسلمانو۔ تم یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے حلیف ہیں ورنہ تم انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۵۱

مسلمانو! تمہارے رفیق صرف اللہ اور اس کے رسول ہیں۔ اور وہ مومن ہیں جو نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے، اللہ کے سامنے جھکنے X۔۔۔۔۔۔ والے ہیں۔ (۵۵)
مسیح نے خود بنی اسرائیل سے کہا تھا۔ اللہ کی عبادت کرو۔ جو تمہارا رب ہے۔ اور میرا بھی۔ یقیناً مشرک کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (۷۲)
اے ایمان والو۔ نشہ پیدا کرنے والی چیز کھانا پینا، جوا کھیلنا، بت پوجنا، پانسے پھینکنا بلاشبہ ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ سو ان سے اجتناب کرو۔ تاکہ فلاح پاؤ۔ (۹۰)

اللہ نے نہ تو بحیرہ کو مقرر کیا ہے۔ نہ سائبہ کو نہ وصیلا کو، نہ حام کو۔ البتہ کافر لوگ اللہ پر جھوٹے بہتان باندھتے ہیں۔ (۱۰۳)

۶:۔ **الانعام:** اس ایک قوم حق کو جھٹلانے اور اپنے گناہوں کے باعث فنا ہو جاتی ہے اس کی جگہ اللہ تعالےٰ دوسری قوم پیدا کر دیتا ہے۔ (۶)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں۔ تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (۱۵)

یہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل، اور مشغلہ ہے۔ آخرت کا گھر متقیوں کیلئے بہت ہی بہتر ہے۔ (۳۲)

تمام حیوانات اور پرندے تمہاری طرح کی مخلوق ہیں۔ (۳۸)

دیکھئے۔ ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں۔ (۴۶)

کسی (مومن) سے جب نادانی میں گناہ سرزد ہو جائے۔ وہ توبہ کرے۔ اور اپنی اصلاح کرے اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (۵۴)

اللہ اپنے بندوں پر نگران مقرر کر کے بھیجتا ہے۔ جب کسی کی موت آتی ہے تو اللہ کے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ (۶۱)

دیکھئے ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے آیات بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں۔ (۶۵)

کہہ دیجئے۔ میں تم سے قرآن سنانے کا کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ یہ تو تمام جہان کیلئے پند و نصیحت ہے۔ (۹۱)

لہ:۔ بحیرہ، سائبہ، وصیلا، حام، مفسرین کے نزدیک وہ چوپائے تھے، جو بت پرست لوگ اپنے دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیتے تھے، اور ان جانوروں کو مقدس سمجھا جاتا تھا۔ نہ ان کو کسی قسم کی ایذا دی جاتی، نہ ان کو کھایا جاتا تھا۔ آج کل بھی بعض کفار اور مشرکین میں اسی قسم کے رواج پائے جاتے ہیں، اور یہ کفار اپنے دیوتاؤں یا ان کے مقدس جانوروں کے نام پر انسانوں کی قربانی بھی روا رکھتے ہیں مقام عبرت ہے۔ (بعض تراجم میں اس آیت کا نمبر ۱۰۰ دیا ہوا ہے۔

اللہ نے تمہارے لئے چاند، ستارے بنائے۔ تاکہ تم خشکی اور تری کے اندھیروں میں راستہ معلوم کرلو۔ (۹۸)

اللہ کو نگاہیں نہیں پاسکتیں۔ وہ تمام نگاہوں کو پاسکتا ہے، اور بڑا ہی باریک بین اور باخبر ہے۔ (۱۰۴)

جو شخص رب کی طرف سے روشن دلائل دیکھ لے گا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ جو شخص اندھا رہے گا۔ اس کا اپنا ہی نقصان ہے اور میں (یعنی اللہ) تمہارا پاسبان تو نہیں ہوں۔ (۱۰۵)

اور ان لوگوں کو گالیاں نہ دو۔ جو اللہ (خدا) کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔ کہ وہ زیادتی کے طور پر اللہ کو گالیاں دیں گے۔ (۱۰۹)

دیوانا

اگر آپ ان لوگوں کی اطاعت کریں جو تعداد میں بہت زیادہ ہیں تو یہ لوگ آپ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ تو صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ (۱۱۰)

اور ظاہری اور پوشیدہ گناہ سب چھوڑ دو۔ گناہگاروں کو منقریب انکے گناہوں کی سزا ملے گی۔ (۱۲۱)

جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا۔ اور فرمائے گا کہ اے جنوں کے گروہ۔ تم نے بہت سے انسانوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور انسان کہیں گے۔ ہم دنیا میں ایک دوسرے سے فائدے اٹھاتے رہے۔ ارشاد ہوگا۔ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (۱۲۹)

اس گروہ جن وانس سے پوچھا جائے گا۔ کیا تمہارے پاس ہماری آیات لے کر اور ڈرانے کے لئے پیغمبر نہیں آئے تھے۔ وہ عرض کریں گے۔ ہمیں دنیا کی زندگی نے فریب میں ڈال رکھا تھا۔ اور ہم منکرین میں سے ہیں۔ (۱۳۰)

یقیناً وہ لوگ بڑے گھاٹے میں ہیں۔ جنہوں نے جہالت اور حماقت کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل کیا۔ (۱۴۱)

ان (لوگوں) سے کہہ دیجئے۔ آؤ تمہیں پڑھ کر سناؤں۔ ۱۔ رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ

ٹھہراؤ ۔ ۲۔ والدین سے نیک سلوک کرد ارکھو۔ ۳۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم
م کو رزق دیتے ہیں۔ اور ان کو بھی ۔ ۴۔ بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ۔ خواہ وہ علانیہ ہو ،
یا پوشیدہ ۔ ۵:۔ اور جس جان کو اللہ نے مارنا حرام کیا ہے ۔ اس کو کسی حق شرعی کی بنا کے بغیر نہ
مارو۔ یہ وہ باتیں ہیں ، جن کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔ (۱۵۲)

۶:۔ یتیم کے مال کے نزدیک مت جاؤ۔ مگر مستحسن طریق پہ ، ۷:۔ ماپ تول انصاف سے پورا
کرو۔ ۸:۔ جب بات کرو۔ حق و انصاف کی بات کرو ۔ اگر چہ معاملہ کسی رشتہ دار کے
ساتھ ہو۔ (۱۵۳)

۹:۔ اللہ کے ساتھ اپنا عہد و پیمان پورا کرو۔ ۱۰:۔ یہ ہے میری سیدھی راہ ۔ اسی پر چلو۔
دوسری راہوں پر نہ چلو۔ دوسری راہیں تمہیں سیدھی راہ سے جدا کر دیں گی۔
یہ احکام اس لئے ہیں کہ تم متقی بن جاؤ ۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ (۱۵۴)

سو یہ ایک کتاب (قرآن مجید) ہے ۔ یہ برکت والی ہے ۔ اس کی پیروی کرو۔ اور تقویٰ
اختیار کرو ۔ تاکہ تم پر رحمت ہو۔ (۱۵۶)

وہ لوگ جنہوں نے دین میں اختلاف پیدا کئے ۔ اور گروہ در گروہ بن گئے ۔ اللہ ان سے
نبٹ لے گا ۔ (۱۶۰)

کہہ دیجئے ۔ میری نماز ۔ میری عبادت ، میرا جینا ۔ میرا مرنا ۔ سب کچھ اللہ کے لئے ہے
جو کائنات کا پروردگار ہے ۔ (۱۶۳)

اللہ نے تمہیں زمین میں جانشیں (خلیفہ) بنایا ۔ اور تم میں بعض کو بعض پر درجوں میں برتری
دی ۔ تاکہ اس میں تمہیں آزمائے ۔ بلاشبہ تمہارا رب جلد سزا دینے والا ، اور بخشنے والا ،
مہربان ہے ۔ (۱۶۶)

کہہ دیجئے تمہارے لئے جو کچھ رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اسی پر چلو۔ اور (خدا) کو چھوڑ کر اپنے بنائے ہوئے دیوتاؤں کی پیروی نہ کرو۔ (۳)

۷:۔ الاعراف:۔ کہہ دیجئے۔ میرے رب کا حکم انصاف (ٹھیک تول قوزن) پر مبنی ہیں۔ (لوگو) ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا کر لیا کرو۔ اور اللہ کو مخلصانہ فرمانبرداری کے انداز سے پکارا کرو۔ (۲۹)

اے بنی آدم۔ نماز کے وقت اپنے آپ کو آراستہ کر لیا کرو۔ کھاؤ۔ پیو۔ فضول خرچی مت کرو۔ اللہ تعالےٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (۳۱)

کہہ دیجئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو زینت کا ساز وسامان پیدا کیا ہے۔ اس کو کھانے پہننے کو کس نے حرام قرار دیا ہے؟ (۳۲)

قال الملا ۹

اور ہم نے بہت سے انسانوں اور جنوں کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان لوگوں کے دل (دماغ) تو ہیں۔ مگر وہ سوچتے نہیں۔ ان کی آنکھیں ہیں۔ مگر وہ دیکھتے نہیں۔ ان کے کان ہیں۔ مگر وہ سنتے نہیں۔ ایسے لوگ چوپایوں کی مانند ہیں۔ بلکہ ان سے زیادہ گمراہ ہیں، یہی لوگ غافل اور بے خبر ہیں۔ (۱۷۹)

کہہ دیجئے۔ میں اپنے نفس (جان) کے لئے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ مگر اتنا جو اللہ کو منظور ہو۔ (یعنی جتنی مجھے اللہ تعالےٰ نے طاقت فرمائی ہے۔) اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت کچھ بنا لیتا۔ اور مجھے کوئی تکلیف نہ ہوتی۔ میں لوگوں کو ایک ڈرانیوالا اور بشارت دینے والا ہوں۔ (۱۸۸)

اگر شیطان آپ کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا کرے۔ تو اللہ سے پناہ مانگیں۔ بلاشبہ وہ جاننے والا سننے والا ہے۔ (۲۰۰)

متقی لوگ شیطانی وسوسہ آنے پر خبردار ہو جاتے۔ اور بصیرت سے کام لیتے ہیں۔ (۲۰۱)

آپ اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے چپکے چپکے اپنے رب کو صبح وشام یاد کیا کریں۔

اور غافل نہ ہو جائیں ۔(۲۰۵)

کہہ دیجئے ۔ مال غنیمت تو اللہ اور رسول کا ہے ۔ ۱

۸۔ **انفال**:۔ اے ایمان والو! جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو جائے تو ان کو پیٹھ نہ دکھاؤ۔

اور اللہ کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ اور نہ اپنی امانتوں میں ۔(۲۷)

اس بات کو جان لو ۔ کہ تمہارا مال[ل] و دولت اور اولاد ایک فتنہ (آزمائش) ہے ۔(۲۸)

(رسالتمآب) سے پہلے خانہ کعبہ میں لوگوں کی نماز صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھی

یہ تو کفر تھا۔ ۳۵

اے مسلمانو ۔ تم (ان مشرکین ۔ فسادیوں) سے لڑتے رہو ۔ حتیٰ کہ فتنے بالکل مٹ جائیں

اور دین تمام تر اللہ کا ہی ہو جائے ۔ (۳۹)

داعلمو اے ایمان والو ۔ جب تم کفار کے گروہ کے مقابلے کے لئے آؤ تو ثابت قدم رہو ۔ اور اللہ

کو بہت یاد کرو ۔ تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو ۔ (۴۵)

(یاد کرو) اور جب منافق (یعنی جھوٹ بولنے والے)، اور وہ لوگ جنہوں کے دل میں مرض

تھا ۔ کہتے تھے ۔ کہ ان کو تو ان کے اپنے (خود ساختہ) دین نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا (۴۹)

اللہ اپنی عطا کردہ کسی نعمت کو نہیں بدلتا ۔ جب تک وہ قوم اپنی حالت کو خود نہ بدل لے (۵۳)

جن لوگوں سے آپ نے (بارہا) معاہدہ کیا اور وہ ہر دفعہ اپنے معاہدہ کو توڑ ڈالتے ہیں

اور مطلقاً نہیں ڈرتے ۔ (۵۶)

ل:۔ مال و دولت کی بہتات انسان کو گمراہ کر دیتی ہے ۔ وہ اخلاقی اقدار کھو دیتا ہے، اور اُسے دوسروں کے لئے دیوتا بننے کی ہوس پیدا ہوتی ہے ۔ البتہ وہ متمول لوگ جو زکوٰۃ و خیرات صدقات دینا فرض سمجھتے ہیں، اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُن کے لئے مال و دولت فتنہ نہیں رحمت کا موجب ہے، اسی طرح اولاد بھی رحمت کا موجب یا قلق کا باعث ہوتی ہے ۔

ان سے جنگ کریں۔ ان پر قابو پا جائیں۔ سزا دیں بھگا دیں۔ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ (۵۷)
ان سے عہد شکنی کا اندیشہ ہو۔ تو آپ بھی (معاہدہ) ان کی طرف پھینک دیں۔ بلاشبہ
عہد توڑنے والے غداروں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ (۵۸)

ان کے مقابلے کیلئے پوری قوت اور (پورے سامان حرب) گھوڑے وغیرہ جو باندھ سکو۔ مہیا
کئے رہو۔ تاکہ تم دشمنوں (اللہ کے دشمن۔ تمہارے دشمن) کے دل پر دھاک بٹھائے رکھو اور
ان کے علاوہ دوسروں کے دلوں میں بھی جن کو تم نہیں جانتے۔ اور اللہ کی راہ میں جو کچھ
کروگے۔ اس کا پورا صلہ ملے گا۔ اور تم گھاٹے میں نہیں رہوگے۔ (۶۰)

(اے نبی) ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے۔ اگر تم میں سے بیس ثابت قدم ہوئے
تو دو سو پر غالب آئیں گے۔ اور ایک ہزار اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے،
اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (۶۶)

۹۔ التوبہ: مشرکین کو جہاں پاؤ گرفتار کرلو۔ گھیر لو۔ ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو۔ اگر رجوع
کریں۔ نماز پڑھیں۔ زکوٰۃ دیں۔ تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ (۵)
اگر پناہ مانگیں دے دو۔ حتیٰ کہ وہ اللہ کا کلام سن لیں۔ (۶)

(یہود و نصاریٰ) نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور مشائخ کو اپنا رب بنا رکھا ہے۔ اور
مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ ان کو صرف یہی حکم تھا۔ کہ وہ صرف خدائے واحد کی عبادت
کریں۔ اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ (۳۰) اور یہود نے کہا۔ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔
اور نصاریٰ نے کہا۔ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں، یہ پہلے
جیسے کافروں کی نقل کرتے ہیں، اللہ ان کو تباہ کرے۔ وہ کدھر بہکے چلے جا
رہے ہیں۔ (۳۱)

اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کر سکتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھیں۔ اور نماز کی پابندی کریں۔ زکوٰۃ دیں۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ یہ لوگ ہدایت پانیوالوں میں سے ہوں گے۔ (۱۸)

وہ لوگ جو ایمان لائے، ہجرت کی، اور اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ ان کا درجہ بہت ہی بلند ہے۔ (۲۰)

اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو پسند کریں، تو اُن کو بھی رفیق نہ بناؤ۔ (۲۳)

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کے نور کو بجھادیں۔ مگر وہ اپنے نور کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ اگرچہ یہ بات منکرین کو بری ہی کیوں نہ لگے۔ (۳۲)

لوگو۔ اللہ ہی نے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ یہ بات مشرکین کو ناپسند ہے۔ (۳۳)

اے ایمان والو۔ بہت سے علماء اور مشائخ لوگوں کا مال ناجائز طریق پر کھاتے ہیں، اور ان کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کو دردناک عذاب کی خبر سنادیجے۔ (۳۴)

جبکہ ان کے خزانوں کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے ان کے ماتھے، کروٹیں، اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا۔) یہ ہے جو کچھ تم جمع کرتے تھے، اب اس کا مزہ چکھو۔ (۳۵)

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ راہ خدا میں جہاد کے لئے) نکلو۔ تو تم زمین پر ڈھیر ہوئے جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہو۔ دنیوی زندگی کا مال متاع تو آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں بہت گھٹیا چیز ہے۔ (۳۸)

اگر تم بے ہتھیار ہو۔ یا مسلح۔ ہر حال میں اٹھ کھڑے ہو۔ اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (۴۱)

اور ان لوگوں کے صدقات قبول نہیں ہوتے۔ جو اللہ اور رسول کے منکر ہیں۔ اگر نماز پڑھتے ہیں۔ تو تساہل سے۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ تو تنگدلی سے کراہت کیساتھ۔ (۵۴)

زکوٰۃ کا مال صرف فقیروں[۱]، مسکینوں، زکوٰۃ اکٹھا کرنے والوں کا حق ہے۔ حقداروں کی دلجوئی کے لئے۔ نیز غلاموں کو آزاد کرانے، قرضداروں کی امداد، اللہ کی راہ میں دینے، اور مسافروں کی مدد میں خرچ کیا جاتا ہے۔ (۶۰)

منافق مرد اور عورتیں ایک جیسے ہیں۔ برے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور بھلے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے) ہاتھوں کو روکے رکھتے ہیں۔ منافق (جھوٹے) لوگ یقیناً نافرمان ہیں۔ (۶۷)

ان پر اور کافروں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔ اور ان کے لئے دائمی عذاب ہوگا۔ (۶۸)

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ یہ لوگ نیک کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ برے کام کرنے سے روکتے، نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ (۷۱)

اے نبی! کافروں اور منافقوں (یعنی جھوٹے لوگوں) سے جہاد کیجئے۔ اور ان پر سختی کیجئے۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ بری جگہ ہے۔ (۷۳)

آپ ان کے لئے مغفرت طلب کریں۔ یا نہ کریں۔ اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی بخشش کی دعا کریں گے تو بھی اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ

---

[۱] فقراء کا مطلب پیشہ ور گداگر نہیں۔ بلکہ وہ لوگ ہیں جو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اپنے مال و جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔ انہیں کسی قسم کا دنیاوی طمع یا لالچ نہیں ہوتا۔ کلیسا میں فقرا کو فرائر کہتے ہیں۔

اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا - اور نافرمان رہے۔ (۸۰)

اے نبی (جہاد سے بھاگنے والوں یا جہاد کی ذمہ داری سے بچنے والوں) میں سے کوئی شخص مرجائے۔ تو آپ اس پر (نماز جنازہ) نہ پڑھیں - اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ (۸۴)

ناتوانوں پر، مریضوں پر اور جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں، جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیرخواہ ہوں، تو ان بھلے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔ (۹۱)

گناہ صرف انہی لوگوں کا ہے۔ جو باوجود دولت مند ہونے کے پیچھے عورتوں کے پاس رہنا پسند کرتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے وہ جہاد کی برکتوں کو نہیں جانتے۔ (۹۳)

یعتذرون ۱۱ آپ کے سامنے یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں۔ تاکہ آپ ان سے رضامند ہوجائیں اگر آپ رضامند ہو بھی گئے۔ تو اللہ تو ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز ... رضامند نہیں ہوگا (۹۶)

اور کچھ اور (لوگ) ہیں جنہوں نے اپنی خطا کا اقرار کیا۔ اور ملے جلے عمل کئے، کچھ اچھے کچھ برے، عجب نہیں کہ اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۱۰۲)

ان لوگوں کے مال و دولت سے صدقہ لے لیجئے۔ ان کے ظاہر و باطن کو پاک صاف کیجئے، اور ان کے لئے دعا کیجئے۔ اور آپ کی دعا ان کے لئے تسکین ہے۔ (۱۰۳)

بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال و دولت جنت کے عوض خرید لیا ہے یہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ دشمنوں کو قتل کرتے ہیں۔ خود (بھی) شہید ہوتے ہیں۔ اللہ کا یہ وعدہ تورات، انجیل، اور قرآن کے مطابق بالکل سچا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا اور کوئی نہیں۔ پس تم کو اللہ سے اس سودا کرنے پر خوشخبری ہو۔ (تمہارے لئے) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (۱۱۱)

(یہی لوگ) توبہ کرنے والے۔ عبادت گذار، حمد و ثنا بیان کرنے والے، خدا کی راہ میں نفس (نفسانی خواہشات) کو ضبط کرنے والے، رکوع و سجود کرنے والے نیک کام کرنے کی ترغیب دینے والے، برائی سے روکنے والے۔ اور اللہ کی حدود کی حفاظت

کرنے والے ہیں۔ ان کو خوشخبری سنا دیجئے۔ (۱۱۲)

وہ لوگ جو ایمان لائے۔ ان کو یہ حق نہیں کہ وہ مشرکین کے حق میں، جب ان کو یہ واضح ہوچکا ہو۔ کہ وہ دوزخی ہیں۔ دعائے مغفرت کریں۔ (۱۱۳)

ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو۔ (۱۱۹)

وہ لوگ جن کے دلوں میں شرک۔ کفر اور منافقت کا مرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کی خباثت پر اور خباثت کا اضافہ کر دیا ہے اور وہ کفر کی حالت میں مرگئے (۱۲۵)

۱۰۔ یُونسؑ :۔ وہ رب ہی) تو ہے۔ جس نے سورج کو روشن اور چاند کو نور بنایا، ان کی منزلیں مقرر کیں۔ تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب کرسکو۔ (۵)

پہلی قوموں کو ہم نے ان کے مظالم کے باعث ہلاک کیا۔ (۱۳)

اس کے بعد ہم نے تمہیں زمین کی خلافت بخشی، تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (۱۴)

(ان لوگوں سے) کہہ دیجئے۔ مجھے (آیات قرآن) کو بدلنے کا حق نہیں، میں وحی کے پیغام کی پیروی کرتا ہوں۔ اگر رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (۱۵)

کہہ دیجئے۔ اللہ مکروفریب کی سزا بہت جلد دیا کرتا ہے۔ یاد رکھو ہمارے فرشتے، تمہاری حیلہ سازیوں کو لکھتے جاتے ہیں۔ (۲۱)

جن لوگوں نے نیک کام کئے۔ ان کے لئے ویسی ہی بھلائی ہے اور زیادہ بھی، (۲۶)

اور جن لوگوں نے برے کام کئے۔ ان کے لئے بدل میں ویسی ہی برائی ہوگی۔ (۲۷)

یہ قرآن ایسا نہیں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی اور بنائے۔ یہ ضروری احکام کی تفصیل ہے، اور یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ (۳۷)

(یاد رکھو) اللہ کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔ لوگ خود اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ (۴۴)

(قرآن) بلاشبہ لوگوں کے لئے سینوں کی بیماریوں (انداز فکر کی بیماریں) کی دوا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (۵۷)

کوئی شخص اللہ کی مشیت[1] کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا۔ اللہ انہی لوگوں کو گندگی میں ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ (۱۰۰)

کہہ دیجئے۔ اے لوگو! تمہارے پاس رب کی طرف سے حق کی بات آپہنچی ہے، جس نے ہدایت حاصل کر لی۔ تو اس نے اپنے فائدہ کے لئے ایسے کیا۔ اور جو بھٹک گیا۔ تو گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا۔ (۱۰۸)

وما من دآبۃ ۱۲

۱۱۔ **ھُودٌ** اگر ہم انسان سے کوئی اپنی عطا کردہ نعمت چھین لیں، تو وہ مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ (۹)

اور اگر تکلیف کے بعد اس کو نعمت عطا کریں۔ تو کہے گا۔ کہ اب سختیاں دور ہو گئیں بے شک انسان خوش ہو جانے والا شیخی خورا ہے۔ (۱۰)

لوگ کہتے ہیں۔ کہ آپ نے قرآن از خود بنا لیا ہے۔ جواب دیجئے۔ تم بھی اسی قسم کی دس سورتیں بنا لاؤ اگر تم سچے ہو (جو تم نہیں کر سکو گے) (۱۳)

آپ کے رب کا یہ دستور نہیں۔ کہ صالح (نیکوکار) لوگوں کی بستیوں کو ہلاک کر دے۔ (۱۱۷)

وما ابرئ ۱۳

۱۲۔ **یوسف**:۔ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ تاکہ تم سمجھ سکو (۲)

اور آپ اس (حق کی بات سمجھانے) پر کچھ معاوضہ نہیں لیتے۔ یہ تو سارے جہان کے لئے صرف ایک نصیحت ہے۔ (۱۰۴)

کہہ دیجئے۔ میرا یہ راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ اور وہ لوگ جو میری اتباع کرتے ہیں۔ ایسے لوگ سب بصیرت پر ہیں۔ (۱۰۸)

---

[1] عقل و دانش۔ فہم و فراست اللہ کی دین ہیں۔ کسی میں کم کسی میں زیادہ۔ صرف علم و عقل سے انسان ایمان لانے ہدایت و برتری اور اچھے کام کرنے کی توفیق پاتا ہے۔

۱۳:۔ رعد: ۔ (اللہ ہی تو ہے۔ جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے اتنا اونچا بنایا۔ اور سورج اور چاند کو کام پر لگایا۔ ہر ایک اپنے اپنے (ہمارے) مقرر کردہ وقت پر چل رہا ہے۔ (۱)

وہ ہی ہے جس نے زمین کو وسیع بنایا۔ پہاڑ اور دریا بنائے۔ اور ہر قسم کے پھلوں کو دو دو جنسوں میں بنایا۔ ان باتوں میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ (۳)

خدا اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔ جب تک کہ وہ لوگ اپنی حالت خود نہ بدل دیں۔ (۱۱)

اور جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ خوشی یا ناخوشی سے اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے (اللہ کے قوانین کے تابع ہے۔) اور ان کے سائے بھی صبح و شام (اللہ کو سجدہ کرتے ہیں) (۱۵)

کلام اللہ کو (صاحب علم و عقل) ہی سمجھتے ہیں جو اللہ سے اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں اور عہد کو نہیں توڑتے۔ (۲۰)

جو جوڑتے ہیں، جن کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (۲۱)

جو اللہ کی رضا جوئی کے لئے صبر کرتے۔ نماز پڑھتے۔ اور نیکی کی راہ میں پوشیدہ، اور ظاہرہ خرچ کرتے ہیں۔ جو نیک کاموں سے برائی کو مٹا دیتے ہیں۔ ان کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ (ہمیشہ رہنے کے لئے جنت۔) (۲۲)

اللہ جس کی[1] چاہے روزی فراخ کر دے۔ جس کی چاہے تنگ کر دے

---

[1] اللہ تعالے نعمتیں لاتعداد اور بہت ہی زیادہ کثرت سے ہیں۔ مگر وہ ان نعمتوں کو انسان کے منہ میں نہیں پھینکتا۔ البتہ روزی میں اضافہ کرنے، یا اس کو کم کرنے کی قدرت، یا طاقت اللہ ہی نے انسان کو بخش دی ہے۔ یہ طاقت کسی میں کم ہے۔ کسی میں زیادہ۔

اکثر لوگ تو دنیوی زندگی پر خوش ہیں۔ حالانکہ (موجودہ زندگی) آخرت کے مقابلہ میں حقیر ہے۔ ۲۶

اور جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں۔ ان کے لئے خوش حالی ہے۔ اور اچھا ٹھکانہ ہے۔ (۲۹)

بہر حال آپ کا فرض (پیغام) کا پہنچا دینا اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ (۴۰)

۱۴۔ ابراہیم :- اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر وہ اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تاکہ اپنے لوگوں کو احکام کھول کھول کر سنا دے۔ (۴)

وہ لوگ جو کافر (خدا کو نہ ماننے والے) ہیں۔ ان کے اعمال اس راکھ کی مانند ہیں جس کو زور کی ہوا اڑا کر لے جاتی ہے۔ (۱۸)

حساب کے دن شیطان کہے گا۔ کہ میں نے تمہیں بلایا تھا۔ تم نے میرا کہا مان لیا۔ سو اب مجھے ملامت نہ کرو۔ اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں۔ نہ تم میرے۔ (۲۲)

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جنہوں نے ہماری نعمتوں کو ناشکری[1] سے بدل ڈالا۔ اور اپنی قوم کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ (۲۸)

اللہ نے کشتی، سمندر، نہریں۔ تمہارے تابع کر دیں۔ (۳۲)

اور سورج اور چاند کو بھی جو چلتے رہتے ہیں تمہارے زیر فرمان بنایا۔ (۳۳)

اور جو کچھ تم نے مانگا۔ اللہ نے تمہیں دیا۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو۔ تو شمار نہ کر سکو گے۔ (۳۴)

۱۵۔ الحجر :- بیشک اس قرآن کو ہم نے اتارا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں

رُبما
۱۴

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگ نہ تو اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو پہچانتے ہیں اور نہ ہی ان کو صحیح طور پر بروئے کار لاتے ہیں، یہ ناشکری ہے۔

اس قرآن میں بیان کردہ قوانین اٹل اور دائمی ہیں۔ (۹)

بلاشبہ آپ سے پہلے جو قومیں گذر چکی ہیں جنکے انکو بھی رسول بھیجے تھے۔ (۱۰)

لیکن انہوں نے ہر ایک رسول کا جو ان کے پاس گیا ہر بار تمسخر اڑایا۔ (۱۱)

شیطان نے (خدا کے حضور میں) عرض کیا۔ اے پروردگار جس طرح تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ ویسے ہی میں تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ (۳۹)

سوائے ان کے جو تیرے مخلص بندے ہوں گے۔ (۴۰)

(رب نے فرمایا۔ مخلص بندوں کے لئے مجھ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ (۴۱)

میرے (مخلص) بندوں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا۔ البتہ گمراہ لوگ تیری پیروی کرینگے (۴۲)

ہم نے آپ کو سات آیتیں (سورۃ فاتحہ) عطا کی ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔ ۸۰

۱۶:- **النحل** :- اللہ کی طرف سے ہدایت پر کاربند رہنا اللہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اور کئی ٹیڑھی راہیں بھی ہیں۔ اگر (اللہ) چاہتا۔ تو سب کو انہی پر ڈال دیتا۔ (۹)

اور رات اور دن کو تمہارا فرماں بردار بنایا۔ اور چاند ستارے بھی اپنے حکم سے۔ ان سب میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ (۱۲)

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو ان سب کو گن نہیں سکو گے۔ ۱۸

ہم نے ہر ایک قوم میں ایک نہ ایک رسول بھیجا ہے۔ جو لوگوں سے کہتا۔ صرف اللہ کی عبادت کرو۔ بت پوجنے سے باز آؤ۔ بعض نے تو اللہ کے حکم سے ہدایت پائی۔ اور بعض ایسے تھے۔ جو گمراہ ثابت ہوئے۔ پس زمین میں گھومو۔ (سیر کرو) اور دیکھو، کہ جھٹلانے والے کا کیا انجام ہوا۔ (۳۶)

ہم نے آپ سے پہلے بھی آدمی ہی مبعوث کئے تھے۔ جن کو ہم وحی بھیجتے تھے۔ اگر تمہیں یہ معلوم نہ ہو تو اہل علم، (تاریخ جاننے والوں) سے پوچھ لو۔ (۴۳)

ہم نے آپ پر (قرآن) نازل کیا ہے۔ تاکہ آپ اس کی تعلیمات لوگوں پر واضح کر

دیں۔ اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ ۴۴

اللہ فرماتا ہے دو معبود نہ بناؤ۔ معبود صرف ایک ہی ہے۔ پس صرف مجھ ہی سے ڈرو۔ (۵۱)

(بعض لوگ) اللہ کے لئے بیٹیاں[1] قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ ان باتوں سے پاک ہے اور اپنے لئے (وہ لوگ) جو دل چاہے۔ (۵۷)

حالانکہ جب انہی لوگوں میں سے کسی کو بیٹی (پیدا ہونے کا مژدہ سنایا جاتے۔ تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اور وہ (فضول) دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے (۵۸)

اگر اللہ ہر ایک سے اس کے ظلم کی بنا پر مواخذہ کرے۔ تو زمین پر کوئی بھی (سزا) سے نہ بچے۔ مگر اللہ ایک مقررہ وقت تک ڈھیل دیتا ہے۔ (۶۱)

(۶۸)
تیرے رب نے شہد کی مکھی میں یہ فطرت پیدا کی کہ وہ پہاڑوں، درختوں، اونچے گنبدوں پر چھتے بنائے میوے کھائے۔ اپنے رب کے راستوں پر واپس لوٹے، اور اپنے پیٹ سے ایک مختلف رنگ کی چیز بنائے۔ جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ اس بات میں ایک نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ (۶۹)

اور کھجوروں اور انگور سے تم شیرہ نکالتے ہو اور پر سرور روزی حاصل کرتے ہو۔ بلاشبہ اس میں بھی عقلمندوں کے لئے نشان ہے۔ ۷

روزی اور اختیار کے باعث غلام اور آقا برابر نہیں۔ (۷۵)

ایک گونگا اپنے آقا کے لئے بوجھ ہے۔ کہیں سے بھلائی لے کر نہیں آتا۔ اس کا آقا، اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ (گونگا) اس (آقا) کے برابر نہیں جو انصاف کا حکم دیتا ہے۔ اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہے۔ (۷۶)

اللہ بلاشبہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ نیکی کرو۔ انصاف کرو۔ قرابتداروں کو (مالی امداد) دو۔ بیحیائی۔ ناشائستہ باتوں، اور ظلم کرنے سے منع کرتا ہے۔ اور تمہیں طرح طرح سمجھاتا ہے۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (۹۰)

---

[1] عیسائی قومیں چھٹی ساتویں صدی عیسوی میں سمجھتی تھیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں چنانچہ فرشتوں کی تصویروں میں لڑکیوں کو پر لگا کر دکھایا جاتا تھا۔ اور وہ گرجوں میں آویزاں ہوتی تھیں یہ آجکل بھی بعض گرجوں میں نمایاں ہیں۔

اور جب تم اللہ سے عہد کرو۔ تو اسے پورا کرو۔ اپنی قسموں کو پکا کرو۔ تو انہیں مت توڑو۔ جب کہ تم اللہ کو ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ (۹۱)

اس عورت کی مانند نہ ہو جاؤ۔ جو مضبوط سوت کاتنے کے بعد اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے (۹۲)

اور اپنی قسموں کو وجہ فریب نہ بناؤ۔ (۹۴)

کہہ دیجئے۔ کہ (قرآن کو) رُوح القدس میرے رب کی طرف سے سچائی کیساتھ لاتا ہے۔ تاکہ ایمان لانے والے لوگوں کو ثابت قدم رکھے۔ اور مسلمانوں کیلیے سامانِ ہدایت و بشارت ہو۔ (۱۰۲)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُن (رسالت مآبؐ) کو تو کوئی آدمی سکھاتا ہے۔ جس شخص کی نسبت کہتے ہیں۔ اس (آدمی) کی زبان فارسی ہے۔ اور یہ قرآن فصیح عربی زبان میں ہے۔ (۱۰۳)

اللہ تعالیٰ نے تم پر صرف مُردار۔ خون۔ سُور کا گوشت اور ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ جو غیر اللہ کے نام ذبح کی جائیں۔ (۱۱۵)

جن لوگوں نے نادانی کی وجہ سے بُرے کام کیے۔ پھر توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو اُس کے بعد آپؐ کا رب یقیناً بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۱۹)

آپؐ رب کی راہ کی طرف حکمت اور نہایت اچھی نصیحتوں کے ذریعے بلائیں۔ اور نہایت احسن طریق سے بحث کریں۔ (۱۲۵)

اور اگر بدلہ لینے لگو۔ تو اتنا ہی لو۔ جتنی تم کو تکلیف دی گئی ہے۔ اگر تم صبر سے کام لو تو بہت اچھی بات ہے۔ (۱۲۶)

آپؐ صبر سے کام لیں۔ آپؐ کا صبر کرنا اللہ کی مدد سے ہے۔ آپؐ ان لوگوں کا غم نہ کھائیں۔ اور نہ ان کے مکروفریب سے تنگ دل ہوں۔ (۱۲۷)

بلاشبہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ جو نافرمانی سے ڈرتے اور نیک کام کرتے ہیں۔ (۱۲۸)

سبحٰن الذی / ۱۵

۱۷۔ بنی اسرائیل : پاک ہے وُہ ذات جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا۔ جس کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنا رکھا تھا۔ یہ اس لیے کہ ہم اس کو اپنی قدرت کے نشان دکھائیں۔ بیشک وُہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اور جو ہدایت پاتا ہے تو اپنے لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے وہ نقصان پاتا ہے۔ (۱۵)

آپ کے پروردگار کی (نعمتیں) وبخشش سب کے لئے ہے۔ ان کے لئے بھی اور اُن کے لئے
بھی آپ کے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں۔ (۲۰)
اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود نہ بناؤ کہ (اس کے باعث تم ذلیل وخوار ہوکر بیٹھ جاؤ گے۔ (۲۲)
اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ (۱) تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ (۲) اور ماں باپ کے
ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ (۳) اگر تمہاری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بوڑھے
ہو جائیں۔ تو تم ان کو اُف تک نہ کہو۔ (۴) اور نہ ہی ان کو جھڑکو (۵) ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو (۲۳)
(۶) شفقت اور عاجزی کا پہلو ان کے آگے جھکاؤ (۷) ان کے حق میں دعا کرو۔ کہ جس طرح ان
دونوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے (اسی طرح اے اللہ تو بھی) ان پر رحم فرما۔ (۲۴)
رشتہ داروں کا حق ادا کرو۔ مسکینوں اور مسافروں کا بھی۔ اور مال ودولت کو فضول
خرچی میں نہ اُڑاؤ۔ (۲۶)
بیشک فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔ (۲۷)
بخل کی وجہ نہ اپنے ہاتھ گردن سے باندھ لو۔ نہ بالکل ہی کھول دو۔ ورنہ ملامت زدہ اور
تہی دست ہو جاؤ گے۔ (۲۹)
اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے مت قتل کرو۔ ہم ہی تو ان کو رزق دیتے ہیں۔ اور تم کو بھی
ان کو قتل کرنا بڑے گناہ کا کام ہے۔ (۳۱)
زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کیونکہ وہ بے حیائی کا فعل ہے اور بُرا طریقہ ہے۔ (۳۲)
اور جب ماپ کر دو تو پیمانہ پورا کر دو۔ ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو یہ بہت اچھا طریقہ ہے۔
اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔ (۳۵)
اور اس بات میں نہ جھگڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ کیونکہ کان آنکھ اور دل ان سب سے بازپرس ہوگی (۳۶)
اور ہم نے قرآن میں ہر طرح کا اندازِ بیان اختیار کیا ہے تاکہ لوگ سمجھیں (۴۱)
اور یقیناً ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی۔ داؤد کو زبور عطا کی۔ (۵۵)
بلا شبہ ہم نے بنی آدم کو ہر طرح کی بزرگی عطا کی۔ خشکی اور تری میں ان کو سوار کیا اور
ان کی روزی حلال وپاک اشیاء سے مقرر کی۔ (۷۰)

آپ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے ہیں۔ ان کا یہی دستور (واضح نصیحت و ہدایت دینا) ہی رہا ہے۔ تم ہمارے دستور میں (کبھی بھی) رد و بدل نہیں پاؤ گے۔ (۷۷)

سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک نمازیں پڑھا کریں۔ اور فجر کی نماز بھی بلاشبہ فجر کی نماز کا پڑھنا حاضری کا وقت ہے (۷۸)

اور کچھ رات سے نماز تہجد بھی پڑھ لیا کریں۔ عجب نہیں۔ کہ رب آپ کو مقام محمود میں پہنچا دے (۷۹)

کہہ دیجئے حق آ گیا۔ باطل (شیطان۔ جھوٹ) مٹ گیا۔ بلاشبہ باطل (شیطان۔ جھوٹ) مٹنے والی چیز ہے۔ (۸۱)

قرآن ایمان والوں کے لیے شفا و رحمت ہے۔ اور ظالموں کو تو اس سے اُلٹا نقصان ہے۔ (۸۲)

جب ہم انسان کو نعمت[1] عطا کرتے ہیں وہ (ہم سے) منہ پھیر لیتا ہے۔ اور پہلو تہی کر کے گزر جاتا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے۔ تو مایوس ہو جاتا ہے۔ (۸۳)

کہہ دیجئے ہر ایک شخص اپنے اپنے طریق پر عمل کرتا ہے۔ اور تمہارے رب کو علم ہے۔ کہ کون سب سے زیادہ راہ راست پر ہے۔ (۸۴)

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں۔ کہ روح کیا چیز ہے کہہ دیجئے کہ روح امر ربی ہے۔ اور تم کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔ (۸۵)

ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا اس لیے نازل کیا ہے۔ تاکہ آپ لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں (۱۰۶)

اللہ کے سب نام بہت اچھے ہیں۔ اپنی نماز کو نہ تو بلند آواز سے پڑھو نہ بالکل خاموشی سے۔ ان دونوں کے بین بین طریقہ اختیار کرو۔ (۱۱۰)

۱۸۔ کہف: کسی کام کے متعلق یہ نہ کہیں۔ کہ میں اسے کل کروں گا۔ (۲۳)

مگر یہ (کہا کرو) خدا چاہے تو

(قرآن) کو پڑھتے رہا کیجئے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں (۲۷)

---

[1] دولت کی فراوانی کے گھمنڈ اور نشے میں انسان اکثر اوقات احکام ربّ العالمین سے انحراف کرتا ہے۔ دولت سے طاقت پیدا ہوتی ہے وہ اس دولت و طاقت کو شیطانی کام کرنے میں صرف کرتا ہے۔ دولت کا نشہ بدترین نشہ ہے۔ یہ نشہ انسان کو حیوان بنا دیتا ہے۔

ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔ کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا۔ وہ جنوں میں تھا (۵۰)
اور ہم نے قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کا انداز بیان اختیار کیا ہے۔ (۵۴)

قال الم اقل ۱۶

کہہ دیجئے کہ میرے رب کی باتوں کو لکھنے کے لئے ایک سمندر سیاہی بن جائے اور ایک اور سمندر بھی اس کی مدد کو آجائے۔ تو (ان کی سیاہی سے) بھی وہ سب لکھی نہیں جا سکیں۔ (۱۰۹)

۱۹۔ مریمؑ (عیسیٰؑ) بچہ ہی تھا۔ کہ بول اٹھا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے۔ اور نبی بنایا ہے۔ (۳۰)
مجھے مبارک قرار دیا ہے۔ اور عمر بھر نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے۔ (۳۱)
اور مجھے اپنی ماں کا خدمت گذار بنایا ہے۔ سخت گیر اور بدبخت نہیں بنایا۔ (۳۲)
(خدایا) مجھ پر سلامتی ہو۔ کہ جس دن میں مرونگا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤنگا۔ (۳۳)
یہ ہے عیسیٰؑ بن مریمؑ۔ یہ سچی بات ہے۔ جس میں لوگ شک کرتے تھے۔ (۳۴)
خدا کو زیبا نہیں۔ کہ اس کے کوئی اولاد ہو۔ جب وہ ارادہ کرتا ہے۔ کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ (۳۵)
اسمعیلؑ کا ذکر بھی کیجئے۔ وہ وعدے کے سچے رسول اور نبی تھے۔ (۵۵)
اور جو کچھ (مال و دولت) وہ شخص بتلاتا ہے۔ اس کے ہم وارث ہونگے۔ (۸۰)
ہم نے قرآن کو آپ کی زبان میں اس لئے آسان کر دیا ہے۔ کہ آپؐ اس سے متقیوں کو (فلاح دارین) کی خوش خبری دیں۔ اور جھگڑا کرنے والے لوگوں کو ڈرائیں۔ (۹۷)
۲۰۔ طٰہٰ: اور ہم نے قرآن کو اس لیے نازل نہیں کیا۔ کہ آپؐ مشقت میں پڑ جائیں۔ (۲)
یہ (قرآن) ایسے شخص کے لیے ہے پند و نصیحت۔ جو خوف رکھتا ہے (۳)
(اے موسیٰ) بیشک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اس لیے صرف میری عبادت کرو۔ اور مجھے یاد رکھنے کے لئے نماز پڑھا کرو۔ ۱۴

ک صرف مجنوں ہی صحیح انسانیت سے گریز اور اس کے خلاف یعنی اسکو بہکانے کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔
ف اس سجدہ کا لفظ متعدد بار آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو علم کی فضیلت عطا فرمائی تو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ آدمؑ نے ہدایت پر عمل نہ کیا تو جنت سے نکال دیا گیا۔

اس طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے اور ہم نے اس میں مختلف قسم کے ڈراوے پیش کیے ہیں تاکہ لوگ بُرے کاموں سے باز رہیں۔ یا قرآن ان کے لیے نصیحت پیدا کرے (۱۱۳)
اس حساب کے دن شفاعت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ مگر اس شخص کو جسے خدائے رحمٰن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ (۱۰۹)
وحی کے پورے طور پر نازل ہونے سے پہلے قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیجئے۔ اور کہا کیجئے کہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کر۔ (۱۱۴)

۲۱۔ الانبیاء: انہوں نے کہا۔ یہ (قرآن) پریشان خیالات ہیں۔ بلکہ (پیغمبر) نے اس کو از خود بنا لیا ہے۔ وہ تو ایک (محض) شاعر ہے۔ اسے چاہیے۔ کہ پہلے نبیوں کی طرح کوئی نشانی لیکر آئے۔ (۵)
پہلے بھی آدمیوں کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا تھا۔ ہم نے ان کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے۔ جو کھانا نہ کھائیں۔ اور نہ ہی وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔ (۸)
اور کتنی بستیوں کو ہم نے غارت کر دیا۔ کیونکہ وہاں کے لوگ ظالم تھے۔ ان کے بعد ہم نے اور قوم پیدا کر دی۔ (۱۱)
اور ہم نے زمین اور آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ تماشے کے طور پر نہیں بنایا (۱۶)
اگر ہم کھیل تماشہ ہی بنانا چاہتے۔ تو اپنے ہی ہاں کے لئے بنانے۔ (۱۷)
اگر اللہ کے سوا زمین و آسمان میں اور معبود ہوتے۔ تو (زمین و آسمان) دونوں درہم برہم ہو جاتے۔ (۲۲)
کیا کفار نے غور نہیں کیا۔ کہ زمین و آسمان ملے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے ان کو کھول کھول کر جدا جدا کر دیا۔ اور پانی سے ہر جاندار چیز بنائی تو کیا وہ (اب بھی) ایمان نہیں لاتے۔ (۳۰)
اللہ نے رات۔ دن۔ سورج۔ چاند پیدا کیے۔ ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیر رہا ہے (۳۳)
اور آپ سے پہلے ہم نے کسی بشر کو ہمیشگی نہیں بخشی۔ پھر اگر آپ وفات پا جائیں۔ تو کیا وہ ہمیشہ رہیں گے؟ (۳۴)
ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ مگر ہم امتحان کے طور پر تمہیں بھلائی اور برائی سے آزماتے ہیں (۳۵)
اور (ابراہیمؑ۔ اسحاقؑ۔ یعقوبؑ) ہمارے احکام کے مطابق چلتے تھے۔ ہم نے ان کو نیک

کام کرنے۔ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری ہی عبادت کرتے تھے۔ (۷۳)
ہم نے دونوں (سلیمانؑ اور داؤدؑ) کو علم و حکمت عطا کی۔ ہم نے داؤدؑ کے لئے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا۔ (۷۹)
ہم نے ہوا کو سلیمانؑ کے تابع کیا۔ (۸۱)
البتہ ہم نے نصیحت کرنے کے بعد زبور میں فرما دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہیں (۱۰۵)
بلا شبہ اس (قرآن) میں عبادت کرنے والوں (یعنی ہمارے احکام کی تابعداری کرنے والوں) کے لیے خوشخبری ہے۔ (۱۰۶)
اور ہم نے آپ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔
۲۲۔ حج : بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو علم کے بغیر اللہ کے معاملے میں جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔ (۳)
اور ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اللہ کے معاملے میں بغیر علم و ہدایت و روشن کتاب کے بحث کرتے ہیں (۸)
تکبر سے گردن موڑے رکھتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن آگ کا عذاب ہوگا۔ (۹)
اس طرح ہم نے قرآن کو کھلی اور واضح آیات کی شکل میں نازل کیا ہے۔ (۱۶)
اور ہم نے ہر گروہ کے لیے قربانی مقرر کر دی۔ چوپائیوں کی قسم سے ان کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیں۔ (۳۴)
اللہ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے۔ نہ خون۔ صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ (۳۷)
کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں (اگر چلتے پھرتے) تو ان کے دل ایسے ہوتے جو سمجھتے۔ اور ایسے کان ہوتے جو سنتے۔ حقیقتاً کچھ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں۔ بلکہ دل جو سینوں میں ہیں۔ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔ (۴۶)
کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ نے سب چیزوں کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے۔ ۶۵۔
اللہ فرشتوں میں سے بھی پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے۔ اور انسانوں سے بھی۔ (۷۵)

اے ایمان والو! اللہ ہی کے آگے جھکو۔ اسی کو سجدہ کرو۔ اسی کی عبادت کرو۔ اور نیکی کے کام کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ (۷۷)

مسلمانو! اللہ کی راہ میں پوری تندہی سے جہاد کرو۔ اسی نے تمہیں برتری اور عزت بخشی ہے۔ دین[1] کے معاملے میں تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں۔ تم اپنے باپ ابراہیمؑ کے دین پر قائم رہو۔ اسی نے ہی پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا تھا۔ اور قرآن میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ اللہ کے رسولؐ اس پر شہادت دیں۔ اور تم لوگوں پر گواہ رہو۔ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اللہ (کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہو۔ وہی تمہارا مالک ہے۔ وہ بہت ہی اچھا مالک اور مددگار ہے (۷۸)

۲۳۔ **المومنون**: بلاشبہ مسلمانوں (نے فلاح پائی) اور کامیاب ہوتے۔ (۱)

مسلمان اپنی نمازوں میں عجز و نیاز کا اظہار کرتے ہیں۔ (۲)

وہ بیہودہ باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں۔ (۳)

وہ زکوٰۃ (صدقات و خیرات) دیتے ہیں۔ (۴)

وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۵)

سوائے ان سے جن (بیویں۔ لونڈیوں) سے مباشرت جائز ہے۔ (۶)

سو جو اس کے علاوہ خواہش رکھیں۔ وہ حد سے نکل جانے والے ہیں۔ (۷)

وہ جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کی پابندی کرتے ہیں۔ (۸)

اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۹)

یہی لوگ وارث ہیں۔ (۱۰)

یہ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ (۱۱)

(پہلی قوموں پر ان کے اپنے مظالم کے باعث خدا کی لعنت ہوئی وہ تباہ کر دی گئیں تو) پھر ہم نے ان کے بعد اور قوموں کو پیدا کیا۔ (۴۲)

کوئی امت نہ اپنے وقت سے آگے نکل سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ (۴۳)

---

[1] مکمل ضابطہ حیات کو دین کہتے ہیں۔ یہ انسان کے جملہ افعال کا نام ہے مذہب دین کا ایک جزو کا مفہوم ہے۔ اللہ کے حضور میں کھڑے ہو کر۔ یا بیٹھ کر عجز و بندگی کے اظہار اور دعا مانگنے کو بھی مذہب کہتے ہیں۔

. یقیناً وہ لوگ جو رب کے جلال سے ڈرتے ہیں۔ (۵۷)

وہ لوگ جو احکام الٰہی پر ایمان لاتے ہیں۔ (۵۸)

اور جو رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ (59)

اور جو لوگ جو کچھ (اللہ کی راہ میں) حتی المقدور دیتے رہتے ہیں۔ اور انھیں اس بات کا ڈر ہے۔ کہ ایک دن (ہمیں رب کی طرف رجوع) کرنا ہی ہے۔ (۶۰)

ایسے لوگ نیکی کے کاموں کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور وہ ہی اس میں سبقت لیجانے والے ہیں۔ (۶۱)

(کچھ لوگوں کے) دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور بُرے) کام بھی کرتے رہتے ہیں۔ (۶۳)

. یہاں تک کہ ہم ان کے اُمرا کو عذاب میں گرفتار کریں گے تو اسوقت وہ چلا اٹھیں گے (۶۴) مگر وہ فضول چلائیں گے۔ ان کی کوئی مدد نہیں ہوگی۔ (۶۵)

(کہا جائیگا) کہ اللہ کے احکام تمہیں پڑھ کر سنائے گئے۔ مگر تم تو الٹے پاؤں ہی پلٹ گئے (۶۶) تکبر (غرور) میں بیٹھے قرآن اور اس کے احکام کو چھوڑ کر قصے کہانیوں پر فریفتہ تھے۔ (یہ لوگ راہ راست سے بھٹک گئے ہیں)۔ (۶۷)

اور بیشک ہمنے ان کو عذاب میں گرفتار کر لیا۔ پھر بھی انہوں نے رب کے آگے نہ عاجزی ظاہر کی نہ فروتنی۔ (اور اپنی اصلاح نہ کی) (۷۶)

. یہاں تک کہ ان پر سخت عذاب کے دروازے کھل گئے اور وہ اس میں مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ (۷۷)

آپ کہیئے۔ میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (۹۷)

اللہ تعالیٰ ہی بادشاہ حقیقی ہے۔ اس کی شان بلند ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش کریم کا مالک ہے۔ (۱۱۶)

۲۴۔ النور: زانیہ اور زانی کو سو سو کوڑے لگاؤ۔ (۲)

اور ان لوگوں کو جو پاکباز عورتوں پر تہمت لگائیں اور چار شاہد پیش نہ کر سکیں تو ان کو اسی اسی کوڑے لگاؤ (یہ تہمت لگانے والے) بدکار ہیں۔ (۴)

اللہ تم کو اپنے احکام کھول کھول کر سنا رہا ہے۔ وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ (۱۹)
مومنو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا۔ شیطان کے نقش قدم پر چلنے والا بھی تو
بُرے اور بیحیائی کے کاموں کی ترغیب دیگا۔ (۲۲)
وہ لوگ جو بھولی بھالی۔ بے خبر اور ایماندار عورتوں پر تہمت لگائیں۔ ان پر دنیا اور آخرت
میں لعنت ہوگی اور انہیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔ (۲۴)
اے ایمان والو! دوسروں کے گھروں میں بغیر حصول اجازت داخل نہ ہو۔
نہ بغیر گھر والوں کو سلام کرنے کے (۲۸)
مومن مردوں کو ہدایت دیجئے۔ کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں۔ اور اپنی
شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ (۳۰)
اور مومن عورتوں سے کہ دیجئے۔ کہ وہ اپنی نظریں نیچے رکھا کریں۔ اپنی شرمگاہوں کی
حفاظت کریں۔ اپنی زینت و آرائش ظاہر نہ ہونے دیں۔ سوائے اس کے جو چھپ نہ
سکے۔ اپنے سینوں پر اوڑھنی رکھیں (پردہ لازم ہے) سوا اپنے خاوند۔ باپ۔ بیٹوں۔
بہنوں۔ رشتہ دار عورتوں۔ لونڈیوں اور چھوٹے بچوں سے۔ (۳۲)
اور اللہ نے ہر جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ (۴۵)
اور تم میں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ اللہ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ
ان کو دنیا کی خلافت عطا کریگا۔ جس طرح پہلے ایسے ہی لوگوں کو عطا کی تھی۔ (۵۵)
مسلمانو! نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اللہ کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (۵۶)

۲۵۔ الفرقان: بابرکت ہے۔ وہ ذات جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا
تاکہ تمام جہان کو آگاہ کرے۔ (۱)
کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے۔ اپنی ذاتی خواہش کو اپنا خدا بناتا ہے۔ کیا آپ اس پر
نگران ہو سکتے ہیں؟ (۴۳)
کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ایسے لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ تو محض جانور ہیں جو راہِ راست
سے بھٹک گئے ہیں۔ (۴۴)

اور وہی اللہ ہی تو ہے۔ جس نے تمہارے لئے رات کو لباس اور نیند کو راحت اور دن کو چلنے پھرنے (کام کرنے) کیلئے بنایا۔ (۴۷)

اور وہ ہی تو ہے۔ جس نے بشر کو پانی سے پیدا کیا اور اسے نسب والا اور سسرال والا بنایا۔
لوگ فضول خرچی نہ کریں۔ نہ کنجوسی کریں۔ ان کی گزران بہتات اور کمی کے بین بین ہو۔ (۶۷)
(برائی سے) توبہ کرنے والا اور اچھے کام کرنے والا اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اور وہ لوگ بھی جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ (۷۲)

اور (وہ لوگ بھی) جن کو جب آیات رب العالمین سے سمجھایا جاتا ہے۔ وہ تو وہ بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے۔ بلکہ (غور و فکر کرتے اور آیات پر عمل کرتے ہیں)۔ ۷۳

اس سبب سے کہ انہوں نے صبر و استقامت سے زندگی بسر کی۔ فرشتے ان کو دعا اور سلام کہتے ہوئے ملیں گے۔ (۷۵)

۲۶۔ **الشعراء:** ہاں جو قلب سلیم لیکر اللہ کے پاس آئے۔ (اسے نجات حاصل ہوگی) ۸۹
اور جنت پاکبازوں کے قریب کر دی جائے گی۔ (۹۰)

ہود رسول امین نے قوم سے کہا کیا تم اونچی جگہ عمارتیں بناتے ہو۔ (۱۲۸)

اور تم اونچے اونچے محل بناتے ہو (اس خیال سے) کہ شاید تم ہمیشہ زندہ رہو گے۔ ۱۲۹

سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (۱۳۱)

الغرض انہوں نے ہود علیہ السلام) کو جھٹلایا، لہذا ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ اس میں عبرت کا نشان ہے، (۱۳۹)

(شعیب رسول امین نے اپنی قوم سے کہا) پیمانہ پورا پورا بھر کر...... دیا کرو۔ اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ ۱۸۱)

اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ (۱۸۲)

اور لوگوں کو چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو۔ اور ملک میں فساد نہ پھیلاؤ۔ (۱۸۳)

مگر ان لوگوں نے (شعیب علیہ السلام کو) جھٹلایا۔ تو عذاب نے انہیں آپکڑا۔ (۱۸۹)

اس واقعہ میں بھی نشان عبرت ہے۔ (۱۹۰)

اور یہ قرآن رب العٰلمین کا نازل کیا ہوا ہے۔ (۱۹۲)
اسے روح الامین لے کر آپؐ کے پاس آیا ہے۔ (۱۹۳)
آپؐ کے دل پر نازل کیا ہے۔ کہ آپ ڈرانے والے ہوں۔ (۱۹۴)
یہ عربی زبان میں ہے۔ جو بالکل واضح ہے۔ (۱۹۵)
اگر ہم یہ قرآن کسی عجمی پر نازل کرتے۔ (۱۹۸)
اور وہ ان لوگوں (اہل عرب) کو سناتا۔ تو وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ (۱۹۹)
کیا ہم تمہیں بتائیں، کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ (۲۲۱)
ہر جھوٹے شخص گناہ کے کام کرنے والے پر اترتے ہیں۔ (۲۲۲)
جو جھوٹی باتوں پر کان لگائے رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ (۲۲۳)
جو (محض) شاعر ہوں ان کی پیروی تو گمراہ کرتے ہیں۔ (۲۲۴)
وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے۔ (۲۲۶)
بجز ان کے جو ایمان لائے اور اعمال صالح کرتے رہے اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہے۔ اور ظالموں کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ کہاں لوٹ کر جا رہے ہیں۔ (۲۲۷)

۲۷۔ النمل: ان لوگوں سے کہہ دیجئے۔ کہ زمین میں چلو پھرو۔ اور دیکھو۔ کہ جرم کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (۶۹)
اور زمین و آسمان میں کوئی مخفی چیز ایسی نہیں جو کتاب (قرآن حکیم) میں نہ لکھی گئی ہو۔ واضح طور پر (یا اشارۃً) (۷۵)
آپؐ مُردوں کو اپنی باتیں نہیں سنا سکتے۔ نہ بہروں کو۔ (۸۰)
نہ آپ عقل کے اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں آپ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ سو وہ ہی مسلمان ہیں۔ (۸۱)

۲۸۔ القصص: اے پیغمبر! ان لوگوں (کفار) سے کہہ دیجئے۔ کہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کے ہاں سے کوئی ایسی کتاب لاؤ جو ان دونوں کتابوں (توراۃ و قرآن) سے ہدایت میں بہتر ہو۔ تو میں اس (کتاب) کی پیروی کرونگا۔ (۴۹)

اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا۔ جو ہماری ہدایات کو چھوڑ کر اپنی (ذاتی) خواہش کی پیروی کرے۔ (۵۰)

اور ہم لوگوں کے لیے مسلسل احکام بھیجتے رہے ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں (قرآن پر ایمان لانے والے) لوگوں کو صبر کی وجہ سے دگنا اجر دیا جائے گا۔ یہ لوگ نیک کاموں سے بُرائی کو دور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ (۵۴)

جب لغویات سنتے ہیں۔ تو اس سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: تمہارے اعمال تمہارے لیے ہمارے اعمال ہمارے لئے تم کو ہم سلام کہتے ہیں۔ اور ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے (۵۵)

اور ہم نے کتنی بستیوں کو (ان کے باشندوں کی گنہگاری کے باعث) ہلاک کر ڈالا۔ جن کو اپنی معیشت پر بڑا ناز تھا اور ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔ (۵۸)

اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے۔ جب تک ان کے شہروں میں رسول نہ بھیج لیں۔ اور اس کے باوجود ان کے باشندوں نے نافرمانی اختیار کر لی۔ (۵۹)

لیکن جس نے توبہ کی۔ اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو قریب ہے۔ کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہو۔ (۶۷)

اللہ نے اپنی رحمت سے رات اور دن کو بنایا۔ تاکہ آرام پاؤ اور (دن کے وقت) اللہ کا فضل تلاش کرو۔ تاکہ تم اس کا شکر بجا لاؤ۔ (۷۳)

بلاشبہ اللہ نے قرآن (کے احکام) کو فرض قرار دیا ہے۔ وہی آپ کو اچھے مقام پر پہنچائے گا۔ کہدیجئے۔ میرا رب خوب جانتا ہے۔ کہ کس نے ہدایت پائی اور کون گمراہ

۲۹۔ العنکبوت: کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دیا جائیگا صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور ان کو آزمائش میں نہ ڈالا جائیگا ؟ (۲)

کیا پہلے پچھلے لوگوں کو ہم نے آزمائش میں نہیں ڈالا تھا۔ اللہ ان لوگوں کو ضرور معلوم کریگا جو صداقت پر ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔ (۳)

اور جو شخص محنت کرتا ہے۔ تو وہ اپنے ہی لئے محنت کرتا ہے۔ اللہ تمام کائنات سے بے نیاز ہے۔ (۶)

اللہ نے والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ لیکن اگر وہ دونوں کوشش کریں۔ کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک بناؤ جس کے متعلق تمہیں علم نہیں۔ تو ان کا کہا نہ ماننا۔

یہ مثالیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں ان کو اہل علم ہی سمجھتے ہیں۔ (۴۳)

آل عامہ: (اے پیغمبر!) جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے۔ اس کو پڑھا کریں۔ نماز کے پابند رہیں۔ نماز برے اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ (۴۵)

اہل کتاب سے اگر بحث کرو۔ تو نہایت احسن طریقہ سے کرو۔ بشرطیکہ وہ زیادتی نہ کریں اور کہہ دو۔ کہ ہم اپنی اور تمہاری الہامی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک (اللہ) ہی ہے۔ اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔ (۴۶)

اور قرآن نازل ہونے سے پہلے نہ تو آپ کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے۔ اور نہ ہی لکھ سکتے تھے۔ ایسا ہوتا۔ تو لوگ ضرور شک وشبہ میں پڑ جاتے۔ (۴۸)

اے لوگو جو ایمان لاچکے ہو۔ میری زمین بہت وسیع ہے (تم جہاں کہیں ہو) میری ہی عبادت کرو۔ (۵۶)

۳۰۔ الروم: اور تم جو ایک رقم سود پر دیتے ہو۔ کہ لوگوں کے مال میں مل کر زیادہ ہو جائے تو اللہ کے نزدیک اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ البتہ اللہ کی رضا جوئی کے لیے جو تم زکوٰۃ دیتے ہو (اس سے بڑی برکت اور اضافہ ہے) جو لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ وہ ہی اپنے (مال) کو بڑھانے والے ہیں۔ (۳۹)

آپ مردہ لوگوں اور بہروں کو کچھ نہیں سنا سکتے۔ جبکہ وہ آپ پر پیٹھ پھیر دیں۔ (۵۲) نہ آپ عقل کے اندھوں کو ضلالت سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں

آپ صرف ان لوگوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یہی (مسلمان ہیں) اللہ کے احکام کو ماننے والے اور ان احکام کی

تابعداری کرنے والے ہیں۔ (۵۳)
اگر آپؐ ان (کفار) کے سامنے کوئی معجزہ بھی پیش کریں تو بھی وہ یہی کہیں گے۔
آپ نے فریب سے کام لیا ہے۔ (۵۸)

۳۱۔ لقمان : لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی۔ بیٹا۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا۔ بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (۱۳)
اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کر دی ہے۔ کہ تو میری اور اپنے والدین کی شکرگزاری کر۔ (۱۴)
بیٹا نماز پڑھا کرو۔ اور نیک کام کرنے کی ترغیب دیا کرو۔ اور بُرے کاموں سے منع کیا کرو۔ اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے۔ تو صبر سے کام لو۔ (۱۷)
اور زمین پر مغرور بن کر نہ چل۔ اللہ بہت اکڑ کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (۱۸)
اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر۔ نرمی سے بات کر۔ (۱۹)
کیا تم نے غور نہیں کیا۔ کہ ہم نے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق کو تمہارے زیر نگیں مسخر کر دیا ہے۔ اور تم پر تمام نعمتیں ظاہری اور باطنی پوری کر دی ہیں۔ پھر (بھی) بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم و ہدایت اور روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔ (۲۰)
اگر دنیا کے تمام درختوں کی قلمیں بن جائیں۔ اور یہ سمندر سیاہی بن جائے اور اس کی مدد کو سات سمندر اور آجائیں تو بھی اللہ کے تمام (علوم کی) باتیں نہ لکھی جا سکیں۔ (۲۷)
رب سے ڈرو اور اس دن سے جب باپ بیٹے کے کام نہ آئے گا۔ اور نہ بیٹا باپ کے (لہٰذا) دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ (۳۳)
اور بلاشبہ قیامت کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ اور کسی متنفس کو یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور اس کی موت کہاں واقع ہو گی (۳۴)

۳۲۔ سجدہ : اللہ تعالیٰ زمین میں ہر بات کا انتظام کرتا ہے۔ (۵)
(انسان کی ہم نے نسل چلائی) پھر اس میں ہم نے اپنی روح پھونک دی۔ تم کو کان۔ آنکھیں اور دل دیئے مگر تم تو بہت تھوڑا احسان مانتے ہو۔ (۱۷)

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے۔ یہ اس شخص کے نیک کاموں کا عوض ہے۔ جو وہ کرتا رہا ہے۔ (۱۷)
اور ہم یقیناً (نافرمانوں کو) دنیا ہی میں عذاب کا مزا چکھا دیں گے۔ پیشتر اس کے کہ بڑے عذاب کا دن آئے (۲۱)

۳۳۔ الاحزاب: اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آؤ (۱)
اور اللہ ہی پر بھروسہ[ل] رکھیے۔ اور اللہ ہی کارساز کافی ہے (۳)
مومنوں پر اللہ کا نبی ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے۔ اور نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں اور رشتہ دار۔ مومن لوگ اور مہاجرین ایک دوسرے کے حقدار ہیں۔ (۶)

ل حصول مدعا کے لیے خدائے واحد پر یقین رکھنا۔ صرف اسی خدائے واحد سے مدد مانگنا۔ صرف اسی سے مدد لینا۔ صرف اسی کے آگے جھکنا۔ صرف اسی کے بتائے ہوئے ضابطہ حیات (دین) کو اپنانا۔ صرف خدائے واحد پر بھروسہ کرنا۔ ایسے اصول ہیں۔ جن پر یقین و عمل سے۔ انسان اسرار خودی معلوم کرتا ہے اور رموز بیخودی یعنی اللہ کی راہ میں ایثار کرنے۔ قربانی دینے۔ جام شہادت نوش کرنے کے فضائل سے آگاہ ہوتا ہے۔ وہ کسی غیر اللہ سے نہ مانگتا ہے۔ نہ لیتا ہے۔ صرف اللہ سے لیتا ہے۔ خود اعتمادی مسلسل جہاد۔ محنت و جفاکشی کے ذریعے اللہ سے پاتا ہے۔
جسے اللہ کا خوف نہیں۔ وہ غیر اللہ کو دیوتا بناتا ہے۔ اسے اللہ پر بھروسہ نہیں۔ وہ اپنے خود ساختہ دیوتا سے التجائیں کرتا ہے۔ ہاتھ پھیلا کچھ مال و دولت تو حاصل کر سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اپنے صحیح انسانی مقام سے گر جاتا ہے اس کا منہ کھاتا ہے۔ آنکھ شرماتی ہے ایسا شخص اپنی اور دوسروں کی نظر میں حقیر ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔
لا الٰہ الا اللہ پر یقین محکم رکھنے والا کسی غیر اللہ کے بنائے ہوئے ضابطہ حیات

(باقی اگلے صفحہ پر)

کہدیجئے۔ اگر تم موت یا (جہاد میں) قتل سے بھاگے تو بیفائدہ۔ اور تمہیں کوئی نفع نہیں ملے گا۔ (۱۶)

اللہ کے رسُول مسلمانوں کیلیے بہت عمدہ مثال ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت سے ڈرتے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

اے نبیؐ کی بیویو! تم میں جو کھلی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوگی۔ اس کو دوگنی سزا دی جائے گی۔ (۳۰)

ومن یقنت ۲۲ بلاشبہ مسلمان مردوں۔ مسلمان عورتوں۔ مومن مردوں مومن عورتوں۔ اللہ کے احکام ماننے والے مردوں اور عورتوں۔ سچے مردوں اور سچی عورتوں۔ صابر مردوں اور صابر عورتوں اور ڈرنے والے مردوں اور ڈرنے والی عورتوں۔ خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں۔ روزہ رکھنے والے مردوں اور عورتوں۔ پاک دامن مردوں اور پاک دامن عورتوں کیلیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھاہے۔ ۳۵

محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی مرد کے باپ نہیں ہاں وُہ اللہ کے رسُول اور نبیوں میں آخری ہیں۔ (۴۰)

اللہ کے حکم کے مطابق آپؐ لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والے ایک روشن چراغ ہیں (۴۶)

اللہ اور اس کے فرشتے آپ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت و درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اِن پر درُود سلام بھیجو۔ (۵۶)

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں۔ ان میں سُنتِ الٰہی یہی رہی ہے اور تو اللہ کی سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا۔ (۶۲)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات کہو تو سیدھی اور پختہ۔ (۷۰)

نیہ: کو نہیں مانتا وہ دورِ جدید کے کسی سماجی ازم کو نہیں مانتا۔ یہ "ازم" آنے جانیوالی باتیں ہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کے دستور کو ثبات ہے۔ جو ازل سے ہے اور ابدی ہے۔

۳۴: السبا: جن لوگوں کو علم اور عقل دی گئی ہے وہ سمجھتے ہیں۔ کہ (قرآن) برحق ہے۔ (۱۰)

اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ[1] حمید اور عزیز کی جانب ہدایت کرتا ہے۔ (۶)

اور ابلیس کا تسلط ان لوگوں پر نہیں۔ جو آخرت پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ (۲۱)

کوئی گاؤں یا قصبہ ایسا نہیں جہاں ہم نے (ہدایت دینے والا) رسُول نہ بھیجا ہو۔ اور وہاں کے امراء نے نہ کہا ہو۔ کہ ہم تو ایمان لانے کے نہیں۔ (۳۴)

اور تمہاری دولت اور اولاد ایسی چیزیں نہیں۔ جو تم کو اللہ کا مقرب بنا دیں۔ مگر ایمان (یقین محکم) اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے بالاخانے ہوں گے۔ جہاں وہ امن وامان سے رہیں گے۔ (۳۷)

کہہ دیجئے۔ کہ حق آ پہنچا۔ اور باطل نہ اب کچھ کرتا ہے۔ نہ آئندہ کریگا۔ (۴۹)

۳۵۔ فاطر: تمام تعریف اسی اللہ ہی کیلیے ہے۔ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اور فرشتوں کو جن کے دو دو چار چار (یعنی بیحد تیز رفتار ہیں) اپنا قاصد بنایا۔ اللہ ہی تو ہے جو مخلوقات کی پیدائش اور بناوٹ[2] میں جو چاہے زیادہ کردیتا ہے بلاشبہ اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ (۱۰)

(موت کا ایک دن معین ہے) ایک بڑے عمر والے کی عمر میں (بھی) نہ اضافہ کیا جاتا ہے۔ نہ کمی۔ (۱۱)

اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو۔ اور وہ سب سے بے نیاز ستودہ صفات ہے۔ ۱۵۔

اور ہر ایک اپنے ہی اعمال کا بوجھ اٹھائے گا۔ کسی دوسرے کا نہیں۔ اور کوئی بوجھ سے دبا ہوا اپنے بوجھ کو کسی دوسرے کو اٹھانے کے لیے بلائیگا۔ تو اس کا اپنا بوجھ نہیں ہٹایا جائے گا۔ خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہو۔ ۱۸۔

---

[1] اللہ تعالیٰ کی راہ بنی نوع انسان کی بھلائی کی راہ ہے۔

[2] یہ تھیوری آف اے وولیوشن یعنی انسانوں جیوانوں کی شکل و صورت اور بناوٹ میں ارتقا یعنی نظریہ ارتقا کی طرف ایک اشارہ ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ومالی ۲۳ — ۳۶۔ یٰسین : بلاشبہ آپؐ رسولوں میں سے ہیں۔ اور سیدھی راہ پر ہیں۔ ۴
پاک ہے وہ ذات جس نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے۔ ان میں سے جن کو زمین
اُگاتی ہے۔ خود ان کو بھی۔ اور ان کو بھی جن کا انہیں علم نہیں۔ ۳۶
نہ سُورج کے لیے ٹھیک ہے۔ کہ وہ چاند کو جا لے۔ نہ رات ہی دن کے ختم ہونے
سے پہلے آ سکتی ہے اور سب اجسام فلکی اپنے اپنے مدار پر تیر رہے ہیں۔
تم کو اپنے اعمال ہی کا بدلہ ملیگا۔ (۵۴)
اور ہم نے آپ کو شعر گوئی نہیں سکھائی۔ نہ یہ فن آپؐ کے لیے زیبا ہے۔ (آپ
کہہ دیجئے) یہ محض ایک نصیحت ہے۔ اور یہ روشن قرآن ہے۔ (۶۹)
اللہ کی شان یہ ہے۔ کہ جب وہ کسی کام کرنے کا ارادہ کرے۔ تو وہ کہہ دیتا ہے
کہ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔ ۸۵

۳۷ : الصفٰت : (حضرت الیاس علیہ السلام) نے لوگوں سے (جو شام میں رہتے تھے)
کہا (اللہ سے ڈرو) کیا تم بعل (جو شامیوں کا بڑا دیوتا تھا) کو پکارتے (اور اس کی
پوجا پاٹ کرتے ہو) ہو۔ اور احسن الخالقین کو چھوڑتے ہو۔ ۱۲۵
یعنی اللہ کو (چھوڑتے ہو) جو تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا رب ہے۔ ۱۲۶
آپؐ کا رب عظمت والا ہے۔ اور ان سب باتوں سے پاک ہے۔ جو (کفار و
مشرکین) بیان کرتے ہیں۔ ۱۸۰۔
پس رسُولوں پر سلام ہو۔ ۱۹

۳۸۔ ص : قسم ہے قرآن سمجھانے والے کی۔ (۱)
(اے نبی) اس کی تعلیم (ہدایات اور احکام) میں کوئی نقص نہیں۔ صرف کفار،
(اور مشرکین) ہی تکبر، غرور اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ (۲)
اس سے پہلے ہم بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ (اپنی ہلاکت) کے وقت وہ چیخ (و
پکار کرنے لگے۔ جب کہ مخلصی (دل سے توبہ کرنے) کا وقت نہیں تھا۔ ۳

پھر ہم نے ہواؤں کو (حضرت سلیمانؑ) کے تابع کر دیا۔ وہ اس کے حکم کے ماتحت چلتی تھیں۔ جدھر وہ جانا چاہتا تھا۔ (۳۶)

اور تمام عمارتیں بنانے والے اور غوطہ جنات [2] اس کے ماتحت کر دیئے۔ ۳۷

اور دوسرے جنات جو بیڑیوں میں جکڑے رہتے ہیں۔ (اور بڑی بڑی کشتیاں چلاتے ہیں) ۳۸

(اور کہا) یہ ہماری بخشش ہے۔ خواہ احسان کرو۔ یا نہ کرو۔ آپ کو پورا اختیار ہے۔ ۳۹

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا۔ کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانا چاہتا ہوں۔ ۷۱

جب میں اسے مکمل طور پر بنالوں۔ اور اِس میں اپنی روح پھونک دوں۔ تو تم سب نے اس کو سجدہ کرنا۔ (۷۲)

سو سب فرشتوں نے انسان کو سجدہ کیا۔

(سوائے مغرور ابلیس کے) (۷۳)

۳۹: الزمر: (اگر تم (اللہ کے) احسان بھول جاؤ گے تو اللہ کو پرواہ نہیں۔ البتہ اللہ بندوں کی ناشکری کو پسند نہیں کرتا۔ اس کے اظہار کو پسند کرتا ہے۔ اور کوئی (اپنے اعمال اور ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے اعمال اور ذمہ داریوں) کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ ۶

---

[1] تورات کے مطابق حضرت سلیمانؑ بہترین عقل کے مالک تھے۔ اہل فرنگ میں "سلیمانؑ جیسا عاقل" ایک ضرب المثل ہے

[2] زمانہ قدیم کے بعض مورخین کا خیال ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ماتحت بہت سے گنوار وحوش بھی تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کو سمندر سے موتی نکالنے اور چھوٹی سے بڑی بڑی کشتیاں چلانے کے کام پر لگا رکھا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سکتے ہیں۔ جو ان دیکھے رب سے ڈرتے، نماز پڑھتے ہیں اور تزکیہ نفس کرتے ہیں۔ وہ تو اپنے ہی لیے پاکیزگی اختیار کرتے ہیں اور سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ۱۸

اور زندہ اور مُردہ برابر نہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے۔ اور جو قبروں میں ہیں۔ آپ ان کو نہیں سنا سکتے۔ (۲۲)

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے زمین میں تمہیں (اپنا) نائب بنایا۔ سو جو راہِ کفر اختیار کرے گا۔ وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ (۳۹)

بلاشبہ اللہ ہی زمین و آسمانوں کو تھامے ہوئے ہیں۔ کہ کہیں اپنی جگہ نہ چھوڑ دیں۔ اگر وہ (اپنی جگہ سے) ہل جاتے۔ تو اللہ کے سوا کوئی اور نہ انھیں تھام سکتا۔ ۴۱

اپنے آپ کو بڑا سمجھنے (دنیا میں تکبر کرنے) اور بری تدبیریں سوچنے کے باعث (برائی) ہوئی۔ بری تدبیر اور (سوچ بچار) بری تدبیر کرنے والوں پر لوٹ آتی ہے سو آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ ۴۳

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں (ہر ایک شخص) کے اعمال پر مواخذہ کرتا تو روئے زمین پر کوئی بھی جاندار (سزا سے) نہ بچتا۔ لیکن اللہ ایک مقررہ وقت تک انھیں ڈھیل دیتا ہے۔ ۴۶

لہ اللہ تعالیٰ پروردگار کائنات کے متعلق یہ نظریہ صرف اسلام نے پیش کیا ہے۔ دوسرے طریقہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کی کسی نشانی ہی کو رب تسلیم کیا گیا ہے۔ نشانی نظر آتی ہے۔ صرف اس نشانی کی پرستش یا اس نشانی کی مورتی یا بُت کی پرستش اور پوجا پاٹ ہوتی ہے۔ اسی لیے دوسرے دینوں میں خدا کے بیٹے یا اوتار یا دیوتا بتلائے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کا تثلیثی خدا صرف عیسائیوں کے لیے ہے۔ ہندوؤں کے دیوتا صرف ان کے اپنے پیروؤں کے لئے۔ اسی طرح دوسروں کے۔ لیکن اسلام میں ان دیکھے رب کا تصور یعنی اللہ تعالیٰ۔ قادرِ مطلق کا تصور ذہنی ہے۔ کنکریٹ نہیں۔ قادرِ مطلق کون و مکان کی قیود سے آزاد۔ انسان کی سرحد ادراک سے پرے ہے۔ یہ تصور اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کو جاننے سے تھوڑا بہت سمجھ میں آتا ہے۔ صرف ایک بشر نے واقعی اللہ کو دیکھا۔ ہم ان پر سلام و درُود بھیجتے ہیں۔

آپ پوچھیے۔ کیا علم والے[1] بے علموں کے برابر ہوتے ہیں ؟ بات صرف یہ ہے۔ کہ نصیحت صرف عقلمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔ (۹)
کہہ دیجئے۔ اے اللہ کے بندو۔ جو ایمان لا چکے ہو۔ اپنے رب سے ڈرو۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں اچھے حسین کام کیے ہیں۔ ان کے لیے اچھا انجام ہوگا۔ اور خدا کی زمین بہت وسیع

---

[1] دور جدید میں انسان نے علوم و فنون میں بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ اور مزید ترقی کی راہیں نظر آ رہی ہیں۔ سقراط اور افلاطون کے حسین اقوال اب حسین نظر نہیں آتے۔ ارسطو کے فلسفہ کو لاکھوں لوگ جانتے ہیں اور پیغمبران عظام کے قول و فعل اور ان پر نازل کی ہوئی کتابوں کو پہلے کی بنسبت بہت بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ شیکسپیئر میں اب کوئی عجیب بات نہیں رہی۔ سائنسی (علوم) کے جاننے سے حیرت انگیز ایجادیں اور اختراعیں اب حیرت انگیز معلوم نہیں دیتیں۔ اب یہ سائنس کی ایجادیں عوام کی وراثت بن گئی ہیں۔ اب کرۂ ہوائی اور اس کے باہر مقالے اور تصویریں تقریباً دو لاکھ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے بھیجے اور وصول کیے جاتے ہیں۔ ان نعمتوں کے حصول کے لیے قرآن مجید راہِ فکر و عمل بتلاتا ہے۔ قرآن کی جمالیات میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔
اگر ہمارے ہاں احساس ہیچ مقداری یا احساس تنزل ہے۔ تو اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ اب ہم اپنی کمزوریوں اور زیاں کو شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ جدید علوم و عمل کے حصول سے ہم بھی بے حد ترقی کی راہیں پا سکتے ہیں۔ تعلیمات قرآن پر عمل کرنے سے اپنی روحانی اور اخلاقی اقدار کو بچاتے ہوئے امریکہ اور یورپ والوں کی آسودگی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ یقیناً جلد حاصل کر لیں گے۔ البتہ یہ یقین کچا پکا نہ ہو۔ یقین (اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اپنی قوت عمل پر یقین) ٹھنڈا ہے اور فرائض سے غفلت ہو تو عوامی تباہی سے کوئی ہے جو اپنے آپ کو بچا سکے۔ احمق لوگ مانیں یا نہ مانیں۔ اللہ کے قوانین۔ نہ کمزور ہوئے ہیں نہ ہی ٹوٹتے ہیں۔ علوم کے حصول اور اس پر عمل سے انسان وہ مقام حاصل کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی انسانوں کے لیے دین و دنیا میں مخصوص کر رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں اساتذہ کے ذمہ خاص فرائض اور ان کی پر جوش انجام دہی ہے۔

ہے۔ جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں ان کیلئے بے حساب اجر ہے۔ (۱۰)
کہہ دیجئے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاص سے عبادت کروں۔ (۱۱)
اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں اول درجہ کا (بہترین) مسلمان بنوں۔ (۱۲)
اور مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ اگر میں رب کی نافرمانی کروں۔ ۱۳
اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ہے۔ جس کی باتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں جن سے (ایمان لانے والے لوگ) رب سے ڈرتے۔ ان کے بدن کانپ اٹھتے اور بدن و دل نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے راہنمائی ہے۔ ۲۳
ہم نے قرآن عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ اس میں کوئی کجی نہیں۔ تاکہ لوگ اسے پڑھیں سمجھیں اور تقوی (پاکبازی) حاصل کریں۔ ۲۸
فمن اظلم ۲۴ اور جس کو اللہ ہدایت دے۔ اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ ۳۷
آپ کہہ دیجئے میرے لیے تو اللہ ہی (ہدایت دینے کو) کافی ہے۔ توکل کرنے والے صرف اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں۔ ۳۸
اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کیں۔ میری رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ اللہ یقیناً بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ ۵۳
۴۰۔ المومن: اللہ کی آیتوں میں سوائے کفار (منکرین) کے کوئی نہیں جھگڑتا۔ ۴
اللہ آنکھوں کی خیانت سے بھی واقف ہے اور ان باتوں سے بھی جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہیں۔ ۱۹
کیا انہوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ پہلے لوگ جو بہت زیادہ طاقتور تھے۔ اور اپنی (تہذیب و تمدن کے) آثار بھی چھوڑ گئے ہیں۔ ان کا کیا انجام ہوا۔ خدا نے ان کے بھی گناہوں پر گرفت کی۔ اور خدا سے ان کو کوئی نہ بچا سکا۔ (تاریخ امم سے سبق کیوں نہیں لیتے؟) (۲۱-۸۲)
ان لوگوں کو جو بغیر کسی دلیل و حجت کے جو ان کے پاس آئی ہو۔ اللہ کی آیات کے متعلق جھگڑتے ہیں (ان کی) یہ بات اللہ کے نزدیک نفرت اور بیزاری کی بات ہے۔ ۵

تمہارے رب کا فرمان ہے۔ تم مجھے پکارو۔ میں تمہاری پکار قبول کرونگا۔ ۶۰
بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ لمبی عمر دیتا ہے۔ تاکہ بوڑھے ہو جائیں بعض کو اوائل عمر
میں وفات دی جاتی ہے۔ بعض کو عمر طبعی تک زندہ رکھا جاتا ہے۔ ایک مقررہ وقت تک
تاکہ تم ان (باتوں) کو سمجھو۔ ۶۷
بلاشبہ آپ سے پہلے ہم نے کئی رسول بھیجے۔ بعض کا ہم نے آپ سے ذکر کیا ہے
بعض کا نہیں۔ ۷۸

۴۱۔ حٰم السجدہ: پہلے آسمان ایک دھواں تھا۔ اسی سے زمین کو پیدا کیا گیا۔ ۱۱
وہ لوگ جنہوں نے کہا۔ ہمارا رب اللہ ہی ہے۔ اور اس (عقیدہ) پر جمے رہے۔
ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ کہ تم ڈرو اور غم مت کھاؤ۔ تمہارے لیے خوش خبری ہے۔ ۳۰
ہم (فرشتے) دنیا میں تمہارے دوست رہے ہیں۔ اور آخرت میں بھی تمہارے
دوست ہوں گے۔ ۳۱
اور نیکی اور بدی برابر نہیں۔ بدی کا جواب احسن طریق پر دیجیے۔ پس (بدوں سے
بھی) عداوت کی بجائے گویا دوستی ہو جائے گی۔ ۳۴
اگر شیطان کی جانب سے تمہارے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو۔ تو اللہ کی پناہ مانگو۔ ۳۶
اگر ہم عجمی زبان میں قرآن اتارتے تو لوگ کہتے۔ تفصیل کیوں نہیں؟
کیا عجمی زبان والی کتاب اور کیا عرب آدمی! ۴۴

اليہ يرد ۲۵

۴۲۔ الشوریٰ: اور اسی طرح ہم نے آپ پر عربی زبان میں قرآن نازل کیا تاکہ
آپ مکہ والوں اور مکہ کے ارد گرد رہنے والوں کو (نافرمانی کے نتائج) سے ڈرائیں۔ ۷
اللہ وہ ہے۔ جس نے سچی کتاب (قرآن مجید) اور میزان عدل نازل کیا۔ ۱۷
جو (صرف) دنیا کی کھیتی (صرف مال و دولت) چاہتا ہے۔ ہم اس کی کھیتی کو ترقی دیں گے جس کو ہم اس
دنیا میں ہی کچھ دیدیں گے۔ اور آخرت (کی کھیتی) میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ ۲۰
اور تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے۔ وہ تمہارے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اللہ
اکثر برائیاں معاف کر دیتا ہے۔ ۳۰

جو لوگ اللہ کا حکم مانتے۔ نماز قائم کرتے اور اپنے معاملات باہمی مشورے سے طے کرتے ہیں اور ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں (ان کے لیے اجر عظیم ہے) ۳۸

اور ان لوگوں کے لیے (بھی) جو ظلم کا بدلہ لیتے ہیں۔ ۳۹

اور بُرائی کا بدلہ ویسی ہی بُرائی ہے۔ پھر جو معاف کر دے۔ اور اصلاح کرے۔ اس کا اجر اللہ دیگا۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ ۴۰

الزام ان لوگوں پر ہے۔ جو دوسروں پر ظلم کرتے اور ملک میں ناحق فساد مچاتے ہیں۔ ان کے لیے المناک عذاب ہوگا۔ ۴۲

البتہ (جس نے مظلوم ہونے کے باوجود) صبر سے کام لیا اور معاف کر دیا تو بلاشبہ یہ بہت ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ ۴۳

اسی طرح ہم نے آپ کی طرف رُوح القدس بھیجا۔ وُہ ہمارا حکم لے کر آیا۔ کہ کتاب کیا چیز ہے۔ اور ایمان کیا چیز ہے۔ ہم نے اسے نُور قرار دیا۔ ۵۲

۴۳۔ زخرف: اس کتاب مبین (قرآن) کی قسم۔

ہم نے عربی میں وضع کیا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔ ۲

ان (کفارِ مکہ) نے کہا۔ یہ قرآن ان کے کسی بڑے آدمی پر نازل کیوں نہیں ہوا۔ ۳۱

کیا وُہ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں ....

ہم نے ان کی روزی اس دُنیا میں انکے درمیان تقسیم کر رکھی ہے۔ بعض کو بعض پر فضیلت عنایت کی ہے تاکہ تقسیم کا رہو۔ لیکن آپ کے رب کی رحمت دنیا کے مال سے کہیں بہتر ہے۔ ۳۲

اللہ تمام کائنات کا بادشاہ ہے۔ اور قیامت کا علم اسی کے پاس ہے۔ اور اسی کی طرف تم کو لوٹایا جائیگا۔ ۸۵

۴۴ الدخان: ہم نے بلاشبہ اس (قرآن) کو ایسی رات کے دوران نازل کیا۔ جو بڑی بابرکت ہے۔ ہم واقعی آگاہ کرنا چاہتے تھے۔ ۲

اس رات ہر مناسب حکم صادر کیا جاتا ہے۔ ۳

بلاشبہ (فیصلہ کے دن) متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ ۵۱

ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں آسان کر دیا ہے۔ تاکہ وہ سمجھیں

۴۵۔ الجاثیہ : خرابی ہے۔ ہر جھوٹے گنہگار کے لیے۔ ۷

جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے۔ اور اپنے غرور کے باعث اڑا رہتا ہے۔ گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ ان کو المناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ ۸

اور جو نیک کام کرتا ہے۔ سو اپنے ہی فائدے کے لیے اور جو برے کام کرتا ہے۔ ان کی سزا اسی کو ملے گی۔ ۱۵

ہم نے آپ کو شریعت خاص کے طریقہ پر گامزن کیا۔ اسی پر قائم رہیے۔ ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق نہ چلیئے جن کو کوئی علم نہیں۔ ۱۸

سو تمام تعریف حمد و ثنا اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو آسمانوں کا زمین کا اور تمام (دیگر) جہانوں کا رب ہے۔ ۳۶

۴۶۔ الاحقاف : ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔

حم ۲۶

مصلحت سے ایک معین وقت تک کے لیے بنایا ہے۔ اور کافروں (منکروں) کو اس چیز سے ڈرایا ہے (جس طرف) وہ توجہ نہیں دیتے۔ ۲

کہہ دیجئے۔ میں انوکھا رسول نہیں۔ اور مجھے کچھ معلوم نہیں۔ کہ بالآخر میرے لیے کیا ہوگا۔ اور تمہارے لیے کیا۔ میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کی گئی ہے۔ میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ ۹

اس سے پہلے موسےٰ کی کتاب ان کے لیے راہنمائی کرنے والی اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب جو اس کی تصدیق کرتی ہے۔ عربی میں ہے۔ تاکہ ظالم لوگوں کو متنبہ کرے۔ اور نیک کام کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہو۔ ۱۲

اور ہم نے انسان کو والدین سے حسن سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ ۱۳

اور ہر ایک کے لیے اعمال کے باعث الگ الگ درجے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے۔ ۱۶

اور قوم عاد نے جب اللہ کے حکموں کا انکار کیا۔ تو ان کی طاقت و قدرت

(جو ہم نے بخشی تھی) اور کان، آنکھیں اور دل کسی کام نہ آئے۔ اور جس چیز (گناہوں کے انجام) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔ وہی ان پر الٹ پڑی۔ ۲۶

۴۷۔ محمدؐ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی ہے۔ وُہ رب کی طرف سے ہے۔ اور برحق ہے۔ اللہ ان کی بُرائیوں کو دُور کرے گا۔ اور ان کی حالت اچھی کر دیگا۔ (۲)

ان لوگوں کی گردنیں مارو۔ جنھوں نے کفر (اللہ کے بتائے ہوئے دین سے انحراف) کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ اچھی طرح قید کر لو۔ ان سے جہاد کرتے رہو یا احسان کے طور پر چھوڑ دو۔ یا فدیہ لیکر۔ جب تک جنگ جاری رہے۔ جہاد جاری رکھو اگر خدا چاہتا تو خود ان سے بدلے لے لیتا۔ مگر وہ تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں۔ اللہ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کرتا۔ ۴

اے ایمان والو! تم اللہ کی (یعنی اللہ کے دین کے پھیلانے کی) مدد کرو۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ ۷

اور (لوگوں میں سے) بعض ایسے ہیں۔ کہ جب تک آپؐ کے پاس بیٹھیں۔ آپؐ کو بظاہر بکان لگا کر سنتے رہتے ہیں۔ بعد ازاں پوچھتے ہیں۔ کہ آپؐ نے کیا کہا تھا۔ یہی وُہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر مُہر لگی ہوئی ہے۔ اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ ۱۶

تو کیا لوگ قرآن میں اس کے حکم کے مطابق تدبر نہیں کرتے۔ یا ان کے دلوں پر قُفل پڑے ہوئے ہیں۔ ۲۴

اور ہم تم کو آزمائش میں ڈالیں گے۔ حتیٰ کہ تم میں سے مجاہد اور صبر و ہمت سے کام کرنے والے معلوم ہو جائیں، اور ہم تمہارے حالات جان لیں۔ ۳۱

اے ایمان والو! اللہ اور رسُول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔ ۳۳ سو تم ہمت نہ ہارو۔ نہ صلح کا بلاوہ دو۔ کیونکہ تم (سچے مسلمان) بالآخر غالب رہو گے۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے (تمہارے لئے کامیابی یقینی ہے) اللہ تمہارے کاموں میں ہرگز تمہیں نقصان نہیں پہنچائیگا۔ ۳۵

دیکھو۔ جب تمہیں اللہ کی راہ[1] میں خرچ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ تو بعض بخل (کنجوسی) سے کام لیتے ہیں۔ مگر بخیل اپنے آپ سے بخل کرتا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ تم ہی مفلس ہو۔ اگر تم (اللہ کی راہ) سے پھر جاؤ گے۔ تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔ پھر ممکن ہے کہ وہ تم سے مختلف ہوں۔ ۳۸

۴۸ - فتح: بلاشبہ جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جو بد عہد ہو جائے تو اس کو بد عہدی کی سزا ملے گی۔ اور جو اللہ سے عہد پورا کرے۔ اللہ اس کو بہت جلد بہت بڑا اجر دیگا۔ ۱۰

اندھے۔ لولے۔ لنگڑے۔ بیمار پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر وہ جہاد میں شامل نہ ہو۔ ۱۷

اللہ ہی نے اپنے رسول کو دین حق اور ہدایت دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اسے (اسلام کو) تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور اللہ ہی کافی ہے۔ ۲۸

۴۹ - الحجرات: اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اپنی آواز کو پیغمبرؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ہی

اے ایمان والو! اللہ اور رسولؐ سے آگے نہ بڑھو۔ (۱)

آپکو پکار کر بات کرو جیسا کہ تم دوسروں سے کرتے ہو۔ ۲

اگر کوئی بُرا آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے۔ تو پہلے تحقیق کر لیا کرو۔ ۶

اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑائی کریں۔ تو ان میں صلح کرا دو۔ ۹

ایمان والے سب بھائی بھائی ہیں۔ ان میں ملاپ کرا دو۔ ۱۰

---

[1] قرآن پاک میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم بار بار آتا ہے۔ اس کا مطلب صرف یہی ہے۔ کہ باہمت لوگ۔ یعنی توفیق رکھنے والے لوگ۔ بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لیے قدمے درمے خرچ کریں۔ زکوٰۃ دینے۔ صدقات۔ خیرات کرنے کا مقصد بھی یہی ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے لوگوں کی بے بسی میں اضافہ ہو یا گداگری کا سلسلہ قائم ہو۔ تو ایسا خرچ اللہ کی راہ کے منافی ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ صرف اصلی حاجتمندوں کی مدد کرنا ہی رضائے الٰہی ہے۔ اللہ کی راہ بنی نوع انسان کی بھلائی کی راہ ہے۔

بدظنیوں سے بچو کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور کسی دوسرے کا بھید نہ ٹٹولو۔ اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی پسند کریگا۔ کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس اللہ سے ڈرو۔ ۱۲

اے لوگو! میں نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے خاندان اور قبیلے اس لیے بنائے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ یاد رکھو کہ تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔ بیشک اللہ علم والا اور خبر والا ہے۔ ۱۳

بیشک مومن وہی لوگ ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسُول پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر شک میں نہیں پڑتے۔ اور اپنی دولت اور جانوں سے اللہ کی راہ میں (اچھے نیک کاموں) میں جہاد کرتے۔ یہی لوگ سچے ہیں۔ (۱۵)

۵۰۔ ق: ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ اس کے دل میں کیا کیا خیال آتے ہیں اور ہم تو اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔ ۱۶

دو لکھنے والے فرشتے انسان کے دائیں بائیں بیٹھے رہتے ہیں۔ ۱۷

جونہی وہ کوئی لفظ اپنے منہ سے نکالتا ہے۔ محافظ فرشتہ اس کو تحریر میں لانے کو تیار ہوتا ہے۔ ۱۸

میرے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کرتا ہوں۔ ۲۹

بلاشبہ اس (قرآن) میں پند و نصیحت ہے اس کے لیے ہے جو دل رکھتا ہو۔ یا جو پوری توجہ سے اس کو سُنے۔ ۳۷

۵۱۔ الذریت: اور تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ سچ ہے۔ ۱

یہ کہ اعمال کا محاسبہ ضرور ہوگا۔ ۲

قال فما ۲۷ — اور ہم نے جن اور انسان کو اپنی عبادت (فرمانبرداری) ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ۵۶

میں ان سے رزق نہیں چاہتا۔ نہ یہ چاہتا ہوں۔ کہ وہ مجھ کو کھانا کھلائیں۔ ۵۷

الطور: ایمان لانے والوں کے ساتھ ان کی اولاد بھی ایمان کے ساتھ چلی۔ تو ہم ان

کو جنت میں بھی ملا دیں گے۔ (۲۱)

رب کی مہربانی سے نہ تو آپ کاہن (جادوگر) ہیں نہ دیوانہ۔ (۲۹)

کیا یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ آپ شاعر ہیں۔ (۳۰)

۵۳:۔ **النجم** :۔ رسالتمآب کو بڑی قوتوں والے نے تعلیم دی ہے۔ (۵)

سو وہ (رسول) کو پورا نظر آیا۔ (۶)

وہ اونچے کنارے پر تھا۔ (۷)

پھر وہ قریب آگے بڑھا۔ (۸)

یہاں تک کہ ایک دو کمان کا فرق رہ گیا۔ (۹)

پھر اللہ نے اپنے بندے کو بتلایا۔ جو وہ بتلانا چاہتا تھا۔ (۱۰)

رسول نے جو کچھ دیکھا۔ آپ نے دل میں اس کے متعلق دھوکا نہیں کھایا۔ (۱۱)

پھر کیا تم ان باتوں کے متعلق بحث کرتے ہو۔ جو تم نے نہیں دیکھیں (۱۲)

کوئی کسی دوسرے کے (اعمال اور ذمہ داریوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (۳۸)

اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے اس نے کوشش کی ہو۔ (۳۹)

۵۴:۔ **القمر** :۔ قیامت قریب آگئی۔ اور چاند پھٹ گیا۔ (۱)

اور اگر (اسی قسم کی) کوئی نشانی دیکھتے ہیں۔ تو (احمق لوگ) کہتے ہیں۔ ایسا جادو تو ہمیشہ سے ہے۔ (۲)

اور ہم نے قرآن کو (تمہارے) سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ پھر ہے کوئی سوچنے والا؟

اور ہم نے قرآن کو (تمہارے) سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ پھر ہے کوئی سوچنے والا؟ ۳۲

اور البتہ ہم نے قرآن کو (تمہارے) سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ پھر ہے کوئی سوچنے والا۔ (۴۰)

۵۵:۔ **الرحمٰن** رحمٰن (جس کی رحمت و نعمتیں لا محدود اور بیشمار ہیں) (۱)

(جس نے) قرآن کا علم عطا فرمایا (قرآن کی تعلیم دی) (۲)

(جس نے) انسان کو پیدا کیا۔ (۳)
انسان کو فصیح گفتگو کرنا (اور تحریر کرنا) سکھایا (جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے) (۴)
سورج اور چاند مقررہ حساب کے مطابق چلتے ہیں۔ (۵)
ستارے سیارے، درخت، سب اس کے سامنے سجدہ (تابعداری) کرتے ہیں۔ (۶)
اس نے آسمان کو بلند کیا۔ اور توازن[۱] (میزان) وضع کیا (۷)
تاکہ (سب امور میں) توازن کے معاملہ میں حد سے نہ گزر جاؤ۔ (۸)
اور تول ٹھیک رکھو اور توازن (میزان) میں کمی بیشی نہ کرو۔ (۹)
پھر تم اپنے رب کی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (۱۳)
اللہ ہی مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے۔ (۱۷)
اور جو کچھ بھی روئے زمین پر ہے۔ فنا ہو جانے والا ہے۔ کل من علیہا فان۔ (۲۶)
صرف رب ذوالجلال کی ذات جو کرم نواز ہے۔ باقی رہ جائے گی۔ (۲۷)
اور نیکی کا بدلہ (اجر) نیکی کے سوا اور کیا ہے۔ (۶۰)
(اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے۔)
تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام۔ ۷۸

۵۶:- الواقعہ :- ہم نے تمہارے لئے موت مقرر کر رکھی ہے۔ (۲)
ہم کو کوئی نہیں روک سکتا۔ (۶۰)

---

[۱] ستارے، سیارے لاکھوں ہیں۔ لاکھوں ایسے ہیں۔ جو ہمیں نظر نہیں آتے۔ اور ان سے "آگے جہان اور بھی ہیں"۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ بعض اپنی جگہ قائم ہیں۔ اور بعض اپنے اپنے مدار پر گھوم رہے ہیں۔ ان سب کا مقام و گردش ان کی اپنی مقناطیسی قوت ثقل کے باعث ہے یہ مقناطیسی قوت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ سب میں اسی طاقت کا ایسا توازن ہے کہ یہ ستارے، سیارے آپس میں نہیں ٹکراتے، اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا یہ سب سے بڑا اور حیرت انگیز نشان ہے۔ یہ نشان ان لوگوں کے لئے ہے جو علم و عقل رکھتے ہیں۔

پس قسم ہے ستاروں کی منزلوں کی۔ (۷۵)
اگر تم سمجھو۔ تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔ (۷۶)
بلاشبہ یہ (قرآن) بڑی قدر اور بڑی منزلت والا قرآن ہے۔ (۷۷)
جو لوح محفوظ میں ہے۔
اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک ہیں۔ (۷۹)

۵۷:۔ الحدید :۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا۔ وہی مارتا اور ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (۲)
اللہ ہی اول و آخر ہے۔ اور وہی ظاہر اور پوشیدہ اور اس کو ہر ایک چیز کا علم ہے (۳)
کوئی ایسا ہے۔ جو اللہ کی راہ میں خوش دلی سے خرچ کرے۔؟ (جو خرچ کرے، اس کیلئے اجر کریم ہے۔ (۱۰)
اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ (انسانوں کی بھلائی کی راہ) میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین و آسمان کی وراثت اللہ ہی کی ہے۔ (۱۱)
بے شک خیرات کرنے والے مرد اور عورتیں جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں دگنا صلہ عطا کیا جائے گا۔ اور ان کے لئے بڑی عزت والا اجر ہوگا (۱۸)
جان رکھو۔ کہ اس دنیا کی زندگی محض کھیل و تماشا ہے۔ اور ظاہری زینت میں، اور آپس میں فخر کرنے میں اور مال و دولت کی دوسروں سے زیادہ خواہش و رغبت رکھنے کا مقام ہے۔ یہ دنیاوی زندگی تو محض ایک فریب اور غرور کا سامان ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی ہی آخرت کا سامان ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے نیک عمل کرو (۲۰)
(پس) اپنے رب کی مغفرت کی طرف لپکو۔ اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت۔ زمین و آسمان کی وسعت کے برابر ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کا اللہ اور رسول

پر ایمان ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ وہ جس کو چاہے دے، اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (۲۱)
جو چیز تم کھو بیٹھو۔ اس کا غم نہ کھاؤ۔ نہ اس چیز پر گھمنڈ کرو۔ جو اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے۔ اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔ (۲۳)
ہم نے کتاب نازل فرمائی اور میزان۔ تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا پیدا کیا ہے۔ جس میں سخت خطرہ بھی ہے۔ اور لوگوں کے لئے بہت نفعے بھی ہیں تاکہ اللہ یہ جان لے۔ کہ تم میں سے کون اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ (ان نعمتوں کو کس طرح استعمال کرتا ہے) (۲۵)
ہم نے عیسٰے ابن مریم کو انجیل دی۔ مگر وہ رہبانیت جو اس قوم نے نکال لی۔ ہم نے اسے کہیں نہیں لکھا تھا۔ انہوں نے اللہ کی (بزعم خود) خوشنودی کی جستجو میں ایسے کیا تھا، مگر اسے جس طرح نباہنا چاہتے تھے۔ نہ نباہ سکے۔ پس جو ان میں سے ایمان لائے تھے، ان کو اجر ملا۔ اور بہت سے فاسق ہو گئے۔ [۱]

قد سمع اللہ / ۲۸ **۵۸۔ المجادلہ:۔** اگر تم اپنی بیوی کو ماں کہو تو یہ ایک جھوٹی اور بیہودہ بات ہے (۲)
اس کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا ہے۔ (۳)
یہ نہ ہو سکے تو ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے دو ماہ کے روزے رکھو، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ (۴)
اے ایمان والو۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو۔ تو ایسے ہی کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا۔ اور جب تمہیں اٹھ کھڑے ہونے کو کہا جائے، تو اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ ایمان والوں اور اہل علم کے درجے بلند کرے گا۔ (۱۱)
ان منافق (یعنی جھوٹے) لوگوں نے قسموں کو اپنی ڈھال بنا رکھا ہے۔ پھر (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ ان کے لئے رسواکن عذاب ہو گا۔ (۱۶)

---

[۱]:۔ اہل فرنگ کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے۔ سبحان اللہ

آپ ایمان والے لوگوں میں یہ نہ پائیں گے ۔ کہ وہ ان لوگوں سے دوستی یا میل جول رکھیں ۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں ۔ خواہ وہ ان لوگوں کے اپنے باپ بیٹے ، بھائی بند ہی کیوں نہ ہوں ، ان ایمان دار لوگوں کا ایمان دل و جان سے ہے ، اللہ ان سے راضی ، وہ اللہ سے راضی ، یہ ایمان والے لوگ اللہ کی جماعت ہیں ، سن لو ۔ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے ۔ (۲۲)

۵۹ ۔ الحشر : ۔ اے ایمان والو ۔ اللہ سے ڈرو ۔ اور چاہیئے ۔ کہ ہر متنفس (خود تنقیدی یعنی اپنا محاسبہ کرے) دیکھ لے کہ وہ کل کے لئے کیا کچھ آگے بھیجتا ہے ۔ اللہ تو تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔ (۱۸)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، سب ڈھکی چھپی چیزوں کو جانتا ہے ، مخفی اور ظاہر سے بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔ (۲۲)

اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں ، وہ شہنشاہ ہے ، ہر عیب سے محفوظ ہے امن دینے والا ۔ نگہبان ہے ، غالب اور زبردست ، عظمت والا ، اور ہر قسم کے شرک سے پاک ہے ۔ (۲۳)

اللہ ہی بنانے والا ۔ ایجاد و اختراع کرنے والا مصور ہے ، اسی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں ۔ جو کچھ (مخلوق) زمین اور آسمانوں میں ہے ، سب اسی کی تسبیح بیان کرتے ہیں ، وہ زبردست حکمت والا ہے ۔ (۲۴)

۶۰ ۔ الممتحنہ : ۔ سنو اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔ (۸)

اللہ تمہیں ان لوگوں کی دوستی سے روکتا ہے ، جنہوں نے دین کے معاملے میں تمہیں ، گھروں سے نکال دیا ۔ اور ان کے حامیوں کی دوستی سے بھی ۔ (۹)

اللہ تم کو ان لوگوں کے متعلق جو نہ تم سے دین کے بارے میں لڑے ہیں ۔ نہ انہوں نے تم کو گھروں سے نکالا ہے اجازت دیتا ہے کہ تم ان سے نیکی کا اور منصفانہ سلوک کرو ۔ (۸)

۶۱۔ الصف :۔ اے ایمان والو تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو۔ جن پر تمہارا اپنا عمل نہیں۔ (۲)

اللہ کو یہ بہت ناگوار ہے کہ تم ایسی باتیں کہو جن پر تمہارا اپنا عمل نہ ہو۔ (۳)

بلا شبہ اللہ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے۔ جو اللہ کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ (۴)

عیسٰے ابن مریم نے کہا۔ میں اللہ کا ایک رسول ہوں۔ میں پہلی کتاب (تورات) کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اور اس کا نام احمدؐ ہو گا۔ (۶)

یہ (ظالم) لوگ چاہتے ہیں، کہ اللہ کے نور کو پھونک مار کر بجھا دیں۔ اللہ اپنے نور کو کافروں کی ناگواری کے باوجود پورا کر کے رہے گا۔ (۸)

اور اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دین حق اور ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے۔ تاکہ اسے تمام دوسرے دینوں پر غالب کرے۔ (۹)

(سنو) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرو۔ اگر تمہیں علم ہو۔ تو یہ تمہارے لئے خیر کی بات ہے۔ (۱۰)

۶۲۔ الجمعہ :۔ اور ان لوگوں کی مثال جن کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا (اور انہوں نے مانا) ایسی ہے۔ جیسا کہ کوئی گدھے کی پیٹھ پر کتابیں لاد دے۔ (۵)

مسلمانو، جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان ہو۔ تو سب کاروبار چھوڑ کر نماز کے لئے دوڑو۔ (۹)

اور جب نماز ختم ہو۔ تو زمین پر چلو پھرو۔ اور اللہ کا فضل و کرم تلاش کرو۔ تاکہ فلاح پاؤ۔ (۱۰)

---

۶۳ :۔ المنافقون :۔ جب منافق (جھوٹ بولنے والے) لوگ آپ کے

پاس آتے ہیں۔ اور (بظاہر) کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ اور آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں ۔ (۱)

ان (منافقوں) نے اپنی قسموں کو ایک طرح ڈھال بنا رکھا ہے۔ وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں۔ (۲)

اے ایمان والو! تمہاری دولت۔ تمہیں اللہ کی یاد (یعنی اس کے احکام کی یاد) سے غافل نہ کرے۔ ایسے غافل لوگ خود ہی گھاٹے میں رہیں گے۔ (۹)

۶۴۔ **تغابن** :۔ تمہاری بیویاں اور اولاد میں سے بعض تمہارے (دین کے) دشمن ہیں ان سے محتاط رہو۔ ان کو معاف کر دو، درگذر کرو۔ یاد رہے کہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۴)

تمہارے مال و دولت[1] اور اولاد فتنہ ہیں۔ ہاں اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔ (۱۵)

سو اللہ سے ڈرو۔ سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، جو شخص بخل (کنجوسی) سے محفوظ رہے، وہ اچھا ہے۔ اور ایسے لوگ ہی فلاح پائیں گے۔ (۱۶)

۶۵: **طلاق** :۔ جب تم طلاق دو۔ (وہ بھی عدت کے شروع میں دو) تو عدت کو یاد رکھو۔ اللہ سے ڈرو، جو تمہارا رب ہے، ان کو گھروں سے نہ نکالو۔ نہ وہ خود بخود نکلیں، سوائے ان کے جو صاف صاف بے حیائی کی مرتکب ہو چکی ہوں۔ (۱)

جب عدت کی مدت ختم ہو جائے تو یا تو ان کو اپنی زوجیت میں رہنے دو، یا خوش اسلوبی سے انہیں رخصت کر دو۔ دو معتبر گواہ بنا لو وہ گواہی اللہ ہی کے لئے دیں،

---

[1] مال و دولت فتنہ پرور ہوتی ہے اسکی فراوانی بھی ہو تو دولت کی ہوس اور بڑھتی ہے۔ صرف دولت کی خاطر دولت پیدا کرنا اطمینان قلب مٹا دیتا ہے۔ البتہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے دولت ہو، تو وہ حقیقی خوشی بخشتی ہے۔ اسی طرح انسان اولاد کے لئے زیادہ اور زیادہ مال و دولت جمع کرتا ہے تو یہ بات بھی اس کے لئے اور اس کی اولاد کے لئے پریشانی اور فتنہ کا باعث بن جاتی ہے۔

اللہ سے ڈرو۔ (۲)

اللہ وہ مقدس ذات ہے۔ جس نے سات آسمان بنائے اور زمین بھی۔ ان میں اللہ کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے۔ جان لو۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اس نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ (۱۲)

۶۶۔ **التحریم** :۔ اے ایمان والو تم اللہ کے سامنے صاف دل سے توبہ کرو تو یہ عجب نہیں کہ اللہ تمہاری خطائیں معاف کر دے۔ (۸)

اے نبی کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو۔ (۹)

تبارک الذی ۲۹

۶۷:۔ **الملک** :۔ اللہ نے موت و حیات اس لئے بنایا ہے۔ تاکہ تمہیں آزمائے کہ کون نیک عمل کرتا ہے۔ (۲)

۶۸: **سالقلم** :۔ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں، اس کی (۱)

قسمیں کھانے والے ذلیل آدمی کی باتوں میں نہ آنا۔ (۱۰)

جو لوگوں پر عیب لگاتا اور چغلیاں کھاتا پھرتا ہے۔ (۱۱)

اور حد سے بڑھ کر لوگوں کو نیک کام کرنے سے روکتا ہے۔ اور گنہگار ہے۔ (۱۲)

سرکش ہے۔ اور اس کے علاوہ بدنام بھی ہے۔ (۱۳)

۶۹:۔ **الحاقۃ** ۔ قسم ہے مجھے ان چیزوں کی جو تمہیں دکھائی دیتی ہیں۔ (۳۸)

اور ان چیزوں کی بھی جو تمہیں دکھائی نہیں دیتیں۔ (۳۹)

یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا ہے۔ (۴۰)

یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ (۴۱)

نہ ہی یہ قرآن، کسی کاہن (یعنی جنتر منتر سے مسحور کرنے والے پروہت) کا کلام ہے، تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔ (۴۲)

یہ پروردگار کائنات نے نازل فرمایا ہے۔ (۴۳)

اگر وہ کوئی بات خود بنا کر ہماری طرف منسوب کرتا۔ تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اس کی ہم شاہ رگ کاٹ دیتے۔ (۴۶)

۷۰:- المعارج :- (دوزخ کی) آگ اس شخص کو بلائے گی، جس نے اللہ کی نعمتوں سے پیٹھ پھیر لی، اور (اللہ کے احکام) سے روگردانی کی۔ (۱۷)

جس نے دولت جمع کی اور اس کو بند رکھا۔ (۱۸)

۷۱:- نوح :- نوحؑ نے کہا- اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو دن رات (پیغام حق) کی طرف بلایا- (۵)

مگر وہ میری دعوت سے اور زیادہ (کفر کی طرف) بھاگ گئے۔ (۶)

میں نے ان کو علانیہ سمجھایا- اور پوشیدہ طور پر بھی (۹)

انہوں نے میرا (یعنی نوح کا) کہا نہ مانا اور ان کے پیچھے چلے، جن کو مال واولاد نے خسارے میں رکھا تھا- (۲۱)

چنانچہ ان کی خطاؤں کے باعث انہیں غرق کر دیا گیا۔ (۲۵)

۷۲: جنّ : اے پیغمبر اعلان کر دیں کہ جنوں کی ایک جماعت نے مجھے سنا- (۱) اور (پھر کہا) ہم نے عجیب قرآن سنا ہے، جو راہ ہدایت سکھاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے (۲)

مسجدیں تو اللہ ہی کے لئے ہیں، ان میں خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ پکارو۔ (۱۰)

اللہ عالم الغیب ہے، وہ ایسے علم سے کسی کو مطلع نہیں کرتا- (۲۶)

ہاں اپنے کسی ایسے رسول کو جس کو وہ چن لے۔ (۲۷)

۷۳:- المزمل :- اے پیغمبر قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ (۴)

بلاشبہ رات کا (عبادت کے لئے) اٹھنا، نفس کو زیر کرتا ہے- اور جو بات منہ سے نکلتی ہے، درست نکلتی ہے۔ (۶)

اور اللہ کے نام کا ذکر کرو ، تو سب سے تعلق توڑ کر اسی کے ہو رہو۔ (۸)

۷۴ :- **المدثر** :- اپنے کپڑے پاک رکھو - (۴)

اور نجاست سے دور رہو - (۵)

اس نیت سے اللہ کی راہ میں نہ دو ، کہ زیادہ کے طالب ہو - (۶)

اور ہر شخص اپنے اعمال کا خدا کے سامنے ذمہ دار ہے (۳۸)

۷۵ :- **القیامۃ** : مجھے روز قیامت کی قسم ہے - (۱)

اور قسم ہے اس نفس کی جو (خود تنقیدی کرتا ہے اور) اپنی برائی پر ملامت کرتا ہے (۲)

(اے نبی) وحی کے نازل ہوتے وقت نہ بولا کریں - کہ اس کو جلد جلد سیکھ لیں - (۱۶)

وحی کو جمع کرنا اور سکھانا ہمارا کام ہے - (۱۷)

۷۶ :- **الدھر** : - بلا شبہ انسان پر زمانے میں ایک (ایسا وقت) بھی تھا - جب انسان کوئی قابل ذکر[له] چیز نہ تھا - (۱)

له زمانہ قدیم میں لوگ بے بس جانوروں کی طرح تھے ، اور اسی طرح وحشی — جسمانی لحاظ سے بہت سڈول اور طاقت ور مگر اپنی جہالت کے باعث توہم پرست اور بہت بے بس ، حتیٰ کہ سانپوں اور خوفناک جانوروں کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ، ان سے پناہ کے طالب ہوتے ۔ ان کی پوجا کرتے ، قدرت کے عطا کردہ پھلوں اور جڑوں اور چھوٹے موٹے جانوروں کو مار کر پیٹ بھرتے تھے ، جیسا کہ آجکل کے بندر اور جنگلی گدھے کرتے ہیں ، یعنی انسان کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔

جدید علوم حاصل کرنے سے انسان اپنے قویٰ اور فہم سے آگاہ ہو گیا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اسے بخشے ہیں - اب انسان حسب ضرورت ایک مردہ آدمی کے

(باقی اگلے صفحہ پر)

بلاشبہ ہم نے آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن نازل فرمایا ہے۔ (۲۳)
یہ قرآن ایک نصیحت ہے۔ جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے (۲۹)

۷۷:۔ **المرسلات**:۔ سن لو (قرآن کو) جھٹلانے والوں کے لئے (یوم الحساب قیامت) کے دن تباہی ہے۔ (۴۹، ۴۷، ۴۵، ۴۰، ۳۷، ۳۴، ۲۹، ۲۴، ۱۹، ۱۵)

۷۸:۔ **النبا**:۔ ہم نے نیند کو اس لئے بنایا کہ تم راحت حاصل کرو (۹)
ہم نے رات کو تمہاری پردہ پوشی کے لئے بنایا۔ (۱۰)
اور دن کو طلب معاش (کا وقت) ٹھہرایا۔ (۱۲)

۷۹۔ **والنازعات**: سو جس نے سرکشی کی ہوگی اور دنیا کی (زندگی کی بے راہروی) کو ترجیح دی ہوگی، (اس کے لئے حقیقی خوشی نہیں) اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (۳۹)

۴:۔ دل گردہ، آنکھیں، ناک، کان، کاٹ کر دوسروں کے جسم میں منتقل کر سکتا ہے، وہ قدرت کے بنائے ہوئے خزانوں کی تسخیر کر رہا ہے، وہ ہوا پر حکمران ہے۔ اور سمندر پر بھی، زمین کی سطح کے نیچے سے پہاڑوں کو پھاڑ کر، اور سمندر کی تہ سے خزانے نکالتا ہے، دنوں زیر آب، بیٹھا سمندر کی تہ کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ وہیں بیٹھے خبریں سنتا۔ اور خبریں سناتا تصویریں بھیجتا ہے۔ یہ بات کچھ بھی بعید از قیاس نہیں کہ وہ اپنے ملکی آب و ہوا کو بھی اپنی ضرورت کے مطابق ڈھال لے۔ یعنی آجکل کا انسان جانوروں کو کیا قدرتی طاقتوں کو بھی سدھا رہا ہے۔ اب وہ پہلے کی نسبت بہت ہی زیادہ طاقت ور ہے۔ یہ سب انسان کی مسلسل محنت و جفاکشی یعنی پیہم عمل کے ثمرات ہیں اور علوم میں روز افزوں ترقی سے انسان کی طاقت میں اسی نسبت سے اضافہ ہو رہا ہے۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے　　جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی (اقبالؒ)

۸۰: عبس: آدمی پر خدا کی مار ہو۔ کتنا ناشکرا ہے۔ (اللہ نے انسان کو زندگی عطا فرمائی۔ ہدایت بخشی۔ ان گنت نعمتیں عطا کیں۔ اور وہ ہدایت اور اللہ کی نعمتوں سے منہ پھیر لیتا ہے۔) ۱۷

۸۱۔ التکویر: جو لوگ سیدھی راہ پر چلنا چاہیں۔ ان کیلیے (قرآن) ایک نصیحت نامہ ہے۔ رسالتمآب نے (روح القدس کو) آسمان کے روشن کنارے پر دیکھا ہے۔ ۲۳

۸۲۔ الانفطار: انسان کے ساتھ معزز لکھنے والے فرشتے ہیں ۔ ۱۱
بیشک نیک کام کرنے والے نعمتوں سے بھرپور جنت میں ہونگے۔ ۱۳
اور برُے کام کرنے والے دوزخ میں۔ ۱۴

۸۳۔ التطفیف: کم دینے والوں کے لیے خرابی ہے۔ ۱
یعنی ان لوگوں کے لیے۔ کہ جب ناپ تول کر لیں تو پورا لیں۔ ۲
اور جب ناپ تول کر دیں تو گھٹا دیں۔ ۳
برُے کام کرنے والوں کا اعمال نامہ (خانہ پوری) سجیین ہے۔ ۹
نیک عمل کرنے والوں کا اعمال نامہ علیین ہے۔ ۱۹

۸۴ الانشقاق: اے انسان تجھے تکلیفیں سہہ سہہ کر رب العالمین کے پاس پہنچنا ہے اور اسے ملنا

۸۵: البروج: قسم ہے آسمان کی جس میں برج ہیں ۔ ۱
یقیناً آپؐ کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ ۱۲
اور وہ (اللہ) بڑا بخشنے والا اور محبت کرنے والا بھی تو ہے۔ ۱۴

ف نظام شمسی کے علاوہ خدا جانے اور کتنے ایسے ہی خطے با نظام ہیں۔ ستاروں اور سیاروں کی تعداد بیشمار ہے۔ یہ بہت سے برجوں یا منڈلیوں کی شکل میں نمایاں ہوتے ہیں۔ مگر ان برجوں کا انسان کے دل و دماغ حرکات۔ سکنات پر کوئی اثر نہیں۔ سب کائنات صرف اللہ تعالیٰ کے زیر فرمان ہے۔

عرش کا مالک بڑی شان والا ہے۔ ۱۵

جو چاہتا ہے۔ کر گزرتا ہے۔ ۱۶

۸۶۔ الطارق: بلاشبہ قرآن ایک قطعی بات ہے (فیصلہ کرنے والی)۔ ۱۳

یہ مشرکین سمجھے ہنسی کی بات تھی۔ مگر یہ ہرگز (ہنسی مذاق کی) بات نہیں۔ ۱۴

بلاشبہ وہ لوگ جو (مکر و فریب) کرتے ہیں۔ ۱۵

تو میں بھی ان کے لیے ایک تدبیر کرتا ہوں۔ ۱۶

پس کافروں[1] کو تھوڑی سی ڈھیل ایک مدت کے لیے دید یجیے۔ ۱۷

۸۷۔ الاعلیٰ: (آپ لوگوں کو سمجھاتے رہیں) جس کو خوف ہو گا۔ وہ سمجھ لیگا۔ ۱۰

اور برے نصیب والا ہی اس سے الگ رہیگا۔ ۱۱

جس شخص نے تزکیہ نفس (خود تنقیدی محاسبہ نفس کے ذریعے سے اپنے آپ کو پاک) کیا اس نے فلاح پائی۔ ۱۴

---

[1] لفظ کافر کلام پاک میں بار بار آیا ہے۔ عام اصطلاح میں اس لفظ کے معنی حق سے انکار کرنے والے۔ سچائی کو نہ ماننے والے کافر ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی کو نہ مانے وہ کافر ہوا۔ اور جو صرف زبانی طور پر مانے اور اپنے فعل و عمل میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو سرے سے نہ مانے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ تو کافر سے بھی بدتر ہوا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے کی کوشش کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دھوکا دینے والا کافر ہوا۔ ایسے کافر کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے۔

ایسے کافر بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کو تو منہ سے نہیں مانتے مگر وہ اچھے کام ضرور کرتے ہیں۔ اپنے فعل و عمل میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول حیات پر چلتے ہیں۔ اور دنیا میں خوش حالی کی زندگی بھی بسر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ ایسے لوگوں کا بالآخر کیا انجام ہوگا کسی انسان کو کیا معلوم۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جو رب العالمین کا نام لیتا ہے (یعنی اس کے احسانات کو یاد کرتا رہا) اور جو نماز پڑھتا رہا ۱۵
مگر تم دنیا کے مال و متاع کو پسند کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر اور پائدار ہے۔ ۱۶

۸۸: الغاشیہ: آپ لوگوں کو سمجھاتے رہیں۔ آپ تو سمجھانے والے ہیں۔ ۲۱
مگر جو روگردانی یا انکار کرے تو اس کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا عذاب ہے۔ ۲۴

۸۹۔ الفجر: جو یتیموں کی عزت نہیں کرتے۔ ۱۷
جو لوگ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ ۱۸
اور مردوں کا مال سمیٹ کر ہڑپ کر جاتے ہو۔ ۱۹
اور مال و دولت سے بے انتہا محبت رکھتے ہیں۔ ۲۰
(یہ دوزخی ہیں)

میں ان پر دارو غہ نہیں ہوں۔ (۲۲)
اے راحت کی طالب روح۔ ۲۷
تو رب العالمین کی طرف آجا۔ تو رب العالمین سے راضی ہوگا اور وہ تجھ سے راضی۔ ۲۸
سو تو میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ ۲۹
اور میری بہشت میں داخل ہو۔ ۳۰
ان (کافروں) کو دوزخ کے سامنے لایا جائے گا۔ اور پھر انہیں سمجھ آئیگی۔ ۲۳

۹۰۔ البلد: انسان ایسے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ (گناہگاری کے بوجھ اور لالچ کے باعث) گھٹا رہتا ہے۔ ۴
وہ کہتا ہے۔ کہ میں نے بہت مال و دولت خرچ کیا (اس نے یہ خیال نہیں کیا۔ کہ کیسے) ۶
مگر (وہ شکر گذاری) کی گھاٹی سے ہو کر نہیں نکلا۔ ۱۱
آپ کو اور اس کو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔ ۱۲
(تو سنو: وہ کسی کی جان بچانا ہے۔ ۱۳
یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا ہے۔ ۱۴

...یتیموں کو جو قرابت دار ـ رشتہ دار بھی ہوں ـ ۱۵
اس محتاج مسکین کو ۱۶
جو ایمان لانے والوں میں سے ہو ـ اور ان میں سے ہو ـ جو ایک دوسرے کو صبر و تحمل
سے کام لینے اور رحم و مہربانی کرنے کی تلقین و تاکید کرتے ہیں ـ ۱۷

۹۱ - الشمس : جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا ـ وہ ضرور فلاح پائیگا ۹.
اور جو گناہوں کے بوجھ کے نیچے دبا رہا ـ وہ ناکام رہیگا ـ ۱۰

۹۲ - الیل : بلاشبہ تمہاری کوششیں مختلف قسم کی ہیں ـ ۴
جس کسی نے اللہ کی راہ (یعنی بنی نوع انسان کی بھلائی کی راہ) میں دیا اور ڈرتا رہا ـ ۵
اور اچھی بات کو سچ جانا ـ ۶
ہم اس کے لئے نیکی کی راہ بہت جلد آسان کر دیں گے ـ ۷
مگر جس نے بخل سے کام لیا (اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا) اور پرواہ نہ کی ـ ۸
اور جس نے اچھی بات کو جھٹلایا ـ ۹
ہم اس کے لئے بدی کی راہ آسان کر دیں گے ـ ۱۰
اور جب وہ (عذاب کے) گڑھے میں گریگا ـ تو اس کی دولت کسی کام نہیں آئیگی ـ ۱۱
سنو ـ سیدھی راہ دکھانا ہمارا کام ہے ـ (وہ ہم نے دکھلا دی ہے) ـ ۱۲
ہم تم کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈراتے ہیں ـ ۱۴
اس آگ میں وہی گریگا ـ جو بڑا شقی ہے ـ ۱۵
یہ وہ شخص ہے ـ جو حق کو جھٹلاتا اور اس سے منہ موڑ لیتا ہے ـ ۱۶
اور متقی لوگوں کو آگ (عذاب) سے بچا لیا جائیگا ـ ۱۷
یعنی اس شخص کو جو اپنے دل کو پاک کرنے کے لئے (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے ـ ۱۸
اس کو کسی کے احسان کا بدلہ چکانا مقصود نہیں ـ ۱۹
اسکو صرف اللہ تعالےٰ رب العالمین کی رضا جوئی چاہیے ـ ۲۰

۹۳ : الضحیٰ : پس یتیم پر سختی نہ کرو۔ ۹

اور حاجتمند سوال کرنے والے (یعنی مانگنے والے) کو کبھی نہ جھڑکو۔ ۱۰

۹۴ : الم نشرح : بے شک ہر مشکل کیساتھ آسانی ہے۔ بے شک ہر مشکل کیساتھ آسانی ہے۔ ۵۔۶

۹۵ : التین : ہم نے انسان کو بہترین طریقہ پر بنایا۔ (یعنی وہ افضل المخلوقات ہے) ۴

۹۶ : العلق : پڑھیئے اس رب کے نام جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ ۱

پڑھیئے کہ آپ کا رب بہت کرم نواز ہے۔ ۳

جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ ۴

اس نے انسان کو وہ باتیں سکھلائیں۔ جو اسے معلوم نہ تھیں۔ ۵

دیکھو (اس آدمی کو، جو (دین حق کو) جھٹلاتا اور منہ موڑتا ہے۔ ۱۳

تو کیا اسے معلوم نہیں کہ خدا دیکھ رہا ہے۔ ۱۴

خبردار اگر وہ باز نہ آیا۔ تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ ۱۵

ایسی پیشانی جو جھوٹی اور گنہگار ہے۔ ۱۶

چاہیے وہ کہ وہ اپنے رفیقوں کو بلالے۔ ۱۷

ہم بھی دوزخ کے فرشتے بلالیں گے۔ ۱۸

نہیں، نہیں اس کے کہنے میں نہ آؤ۔ اللہ کے سامنے سجدہ کرو (صرف اللہ ہی کا حکم مانو) اور اسی کا قرب حاصل کرو۔

۹۷ : القدر : بلاشبہ ہمنے (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا۔ ۱

یہ رات خیر و برکت میں ہزار مہینوں سے زیادہ اچھی ہے۔ ۳

فرشتے اور روح اللہ کے اذن سے اترتے ہیں۔ ۴

یہ رات سلامتی کا وقت ہے، اور یہ رات طلوع آفتاب تک رہتی ہے

۹۸۔ البینہ: مقدس اوراق (قرآن مجید) میں بڑے پکے علوم و مضمون درج ہیں۔ ۳
بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے۔ وہ بہترین مخلوق ہیں۔ ۷

۹۹۔ الزلزال قیامت کے دن ہر شخص اپنی نیکیاں اور برائیاں دیکھ لیگا۔ ۸

۱۰۰: العادیات: قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑتے دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں۔ ۱
اور ان کی جو چنگاریاں نکالتے ہیں۔ ۲
پھر جو (کفار) دشمنوں کی جماعت میں جا گھستے ہیں۔ (ایسے مجاہدوں کے لئے
غازی ہوں یا شہید۔ فلاح دارین ہے) ۵

۱۰۱:۔ القارعہ :۔ جس کے نیک اعمال کی تول بھاری ہوگی وہ عیش میں ہوگا،
اور جس کے برے کاموں کی تول بھاری ہوگی، اس کا ٹھکانہ آگ کا گڑھا
(ہاویہ) ہوگا۔ ۹۔ ۸،

۱۰۲: التکاثر: بُتنات کے طمع اور حرص نے تمہیں (اللہ کے احکام سے) غفلت میں رکھا۔ ۱
یہاں تک کہ تم قبر میں جا پڑے ۲۔

۱۰۳: العصر: وقت کی قسم۔ ۱
کہ انسان (وقت کے لحاظ سے) گھاٹے میں ہے۔ (۲)
البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور ایک دُوسرے کو
کی پیروی اور صبر سے کام لینے کی تاکید کرتے رہے ہیں۔ ۳
(ایسے لوگ گھاٹے میں نہیں ہوں گے)

۱۰۴: الھمزہ غیبت اور عیب جوئی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ ۱
جن لوگوں نے مال و دولت کو جمع کیا۔ اور گن گن کر رکھا۔ ۲
اس خیال سے کہ یہ مال ان کے پاس ہمیشہ ہی رہیگا۔ ۳
یہ نہیں ہو سکتا۔ وُہ ضرور حطمہ کی آگ دیکھیں گے۔ ۴
یہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی ہے۔ ۶
جو دلوں تک جا پہنچتی ہے۔ ۷

۱۰۵: الفیل: (دشمن) ہاتھی والوں کی تدبیر کو اللہ نے باطل کر دیا۔ پرندوں کے ذریعہ اور وہ بھُس بن کر رہ گئے۔ ۱۔۵

۱: القریش: قریش کے دلوں میں ایمان لانے کی رغبت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے خوف کو امن سے بدل ڈالا۔

: الماعون: جو شخص جزا کے دن کو جھٹلائے۔ ۱
یتیم کو دھکے دے۔ ۲
محتاج کو کھانا پیش نہیں کرتا ۳
اپنی نمازوں سے بے خبر ہو۔ ۵
اور فریب دہی کرے۔ ۶
اور برتنے کی چیز مانگنے پر نہ دے۔ ۷ (ان کے لئے خرابی ہے)

۱۰۸۔ الکوثر: بیشک ہم نے آپ کو بہت خیر و برکت عطا فرمائی۔ ۱
اس کے شکرانے میں نماز پڑھیئے اور قربانی دیجئے۔ ۲
بلاشبہ آپ کے دشمن کا نام و نشان باقی نہیں رہیگا۔ ۳

۱۰۹۔ الکافرون: کافروں سے کہدیجئے۔ ۱
جس اللہ کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تم اس کی عبادت نہیں کرتے۔ ۲
جن (دیوتاؤں کی) تم عبادت کرتے ہو۔ میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔ ۳
اور نہ ہی میں تمھارے دیوتاؤں کی عبادت کرونگا۔ ۴
جس اللہ کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تم اس کی عبادت نہیں کرتے۔ ۵
میرا دین میرے لئے ہے۔ اور تمہارا دین تمہارے لئے۔ ۶

۱۱۰۔ النصر: جب اللہ کی مدد آپہنچی تو (مکہ) فتح ہوگیا۔ ۱
آپ نے دیکھا۔ کہ لوگوں کے گروہ گروہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ ۲

پس اپنے رب کی حمد وثنا بیان کیجئے۔ اور اس سے بخشش مانگئے۔ وہ معاف کرنیوالا ہے۔ ۳

۱۱۱۔ **اللّھب**: ابی لہب (ایک سخت مزاج) کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے۔ اور وہ ہلاک ہُوا۔ ۱

اس کا مال و دولت کسی کام نہ آئے اور نہ اس کی کمائی۔

وہ بہت جلد شعلہ والی آگ میں داخل ہوگا۔ ۳

(اور اس کے ساتھ) اس کی بیوی بھی جو لگائی بجھائی کرتی پھرتی ہے۔ ۴

اس کی گردن میں کھجور کی رسی ہوگی۔ ۵

۱۱۲۔ **الاخلاص**: کہدیجئے۔ اللہ ایک ہے۔ ۱

اللہ بے احتیاج ہے۔ ۲

نہ اس نے کوئی جنا۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہُوا۔ ۳

اور نہ ہی کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے۔ ۴

۱۱۳۔ **الفلق**: کہدیجئے کہ میں فلق کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔ ۱

اس کی ہر پیدا کی ہوئی چیز کے شر سے۔ ۲

اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب رات چھا جائے۔ ۳

اور ٹونہ ٹوٹکا کرنے والی عورتوں کے شر سے۔ جو گانٹھوں پر پھونکیں مارتی پھرتی ہیں۔ ۴

اور حاسدوں کے حسد سے۔ ۵

۱۱۴ **النّاس**: کہدیجئے۔ میں اس اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ جو سب لوگوں کا پروردگار ہے۔ ۱

جو سب لوگوں کا بادشاہ ہے۔ ۲

اور سب لوگوں کا (حقیقی) معبود ہے۔ ۳

وسوسہ ڈالنے والے شیطان کے شر سے۔ جو وسوسے ڈالتا ہے۔ اور نظر نہیں آتا۔ ۴

اور ہر اس متنفس کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں توھمات پیدا کرتا ہے۔ ۵

(وہ متنفس) جنوں میں سے ہو۔ یا انسانوں میں سے۔ ۶

؎ کلام پاک میں بہت سی آیات جنّت (بہشت) اور دوزخ کے متعلق ہیں۔ یہ متشبہات ہیں اور بالکل درست۔
بہشت میں نہریں۔ پاکدامن حوریں و غلمان۔ ننھے منے معصوم بچے۔ باغات و ثمرات۔ پاکیزہ شراب کے
حوض وغیرہ ہیں۔ وہاں نہ کوئی لغویات ہے۔ نہ کوئی بیہودہ بات۔ سراسر معصومیت اور راحت کا سماں ہے۔ یعنی
اس جنّت کے ئے ہمیشہ کی زندگی نہایت پرکیف اور پر سرور ہے۔ اس زندگی میں نہ تلخی ہے۔ نہ ہی کسی قسم کا فکر و
غم۔ نہ مایوسی نہ حسرت۔

یہ پرکیف اور حقیقی فلاح و بہبود کی زندگی بالآخر ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کا مقدر ہے۔ جو اللہ اور اس
کے رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان (یعنی اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم پر ایمان) رکھتے ہیں۔ اس تعلیم پر
عمل کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مسلسل جہاد کرتے۔ عمل پیہم۔ محنت۔ ایثار۔ جفاکشی سے اللہ کی دی ہوئی نعمتوں
کو حاصل کرتے۔ ان نعمتوں کا صحیح استعمال کرتے ہیں۔ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اللہ کی نعمتوں سے منہ نہیں موڑتے۔
یہ سب اللہ تعالےٰ کی رحمت ہی تو ہے۔

جو لوگ ایمان نہیں رکھتے یعنی اللہ تعالےٰ کے احکام کو نہیں مانتے یا اللہ تعالےٰ کے احکام سے انحراف
کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کو ماننے اور ان احکام پر عمل کرنیکا حق ہے۔ ایسے لوگ بدبخت ہیں ان
کا مقدر ان کے ئے بالآخر آگ۔ کھانے کے لئے تھوہر۔ پینے کے لئے پیپ یعنی انتہائی گونت۔ دل کی جلن۔
رنج و غم۔ حسرت و یاس اور مسلسل عذاب کی زندگی ہے۔ یعنی جہنم ہے۔

البتہ اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ جسے چاہے معاف کر دے۔ بخش دے۔

ہر ایک انسان کا ایمان (یقین محکم) اس کے اعمال ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی انسان کے اعمال
اس کے یقین و ایمان کا عکس ہیں۔

یقیناً ہر فرد اور ہر قوم کو بالآخر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ جن لوگوں کے نیک کاموں کا پلڑا ان
کے گناہوں اور خامیوں کے پلڑے سے زیادہ بھاری ہے۔ وہ بالآخر بہشت پاتے ہیں۔ اور اگر اس کے برعکس ہے
تو ان کے لئے دیرپا یا ہمیشہ کا دوزخ ہے۔

یہ یاد رہے کہ صحیح علم تو اللہ رب العٰلمین ہی کے پاس ہے۔

الحمد للّٰہ رب العالمین و نحمدہ، و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

احادیث میں سے (مشکوٰۃ)

فرمایا رسول اللہؐ نے جب وہ عورتوں کے ایک گروہ کے پاس گزر رہے تھے کہ تم میں سے اکثر جہنم داخل ہوگی۔ کیونکہ تم غیبت۔ تہمت تراشی۔ طعنہ بازی اور بیہودہ گفتگو کرتی ہو۔

(دوسروں پر تنقید کرتی ہو۔ اپنے اُوپر نہیں کرتیں)

خُدا کا حق یہ ہے۔ کہ ہم لوگ صرف اسی ہی کی عبادت کریں۔ ابو سعید بہت کم ایسا ہُوا ہے۔ کہ رسُول اللہؐ نے کوئی خطبہ پڑھا ہو جس میں یہ نہ کہا ہو" کہ جو شخص امین و دیانت دار ہو۔ اور جو عہد کا پابند ہو۔ اس کا دین کامل ہے"۔

صرف کلمہ طیبہ پر اعتقاد (یقین محکم) یا لا الٰہ الا اللہ پر اعتقاد (یقین محکم) دوزخ کو حرام اور جنت میں داخل ہونے کے لئے کافی ہے۔

حضرت عمرؓ کا انتباہ یہ تھا۔ کہ رسُول اللہؐ سے لغویات منسوب کرنا کفر تک پہنچا دیگا۔ (ابو ہریرہؓ)

لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی ہے۔ البتہ کنجی دندانہ دار ہو۔ (بخاریؒ)

ضمیر کی آواز سنو (جابی ابن امر) احکام رب العالمین وہی ہیں۔ جو قرآن مجید میں ہیں

دوسروں سے وہی سلوک روا رکھو جو اپنے لئے روا رکھتے ہو۔

وسوسہ بد شیطان سے ہے۔ نیک خیال فرشتہ سے ہے

کسی مسلمان کا دوسرے مسلمان پر فتویٰ کفر دینا گناہ عظیم ہے۔ (ابو داؤد)

سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی۔ وُہ قلم ہے۔ (ابو داؤد۔ بخاری)

دین میں نئی بات پیدا کرنا بدعت ہے۔ (ابو داؤد مسلم)

قرآن مجید کے پانچ حصے ہیں۔ (۱) حلال و (۲) حرام۔ حلال و حرام میں تمیز کرو۔ حرام سے باز رہو (۳) احکام محکم۔ ان پر عمل کرو۔ (۴) متشبہات کو درست جانو۔ (۵) امثال۔ ان سے عبرت پکڑو۔ (ابو داؤد) جو شخص جماعت (اُمّتِ رسُول) سے الگ ہُوا۔ اسنے دین کا پٹہ گردن سے نکال دیا (ابو ہریرہؓ)

حسد (رشک) دو باتوں میں ٹھیک ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں اور علم حاصل کرنے میں

علم کی فضیلت بہت ہی زیادہ ہے (تفصیل صفحہ ۶۹، ۶۸، ۶۷ پر دیکھیں)

ایات محکم۔ سنت قائمہ۔ نماز اور اجماع امت پر عمل کرو۔

سب سے بڑا سخی وہ شخص ہے جس نے علم سیکھا۔ اور پھیلایا۔

شریروں میں بدترین بُرے عُلمأ ہیں۔ (جو دوسروں کو ہدایت دیتے ہیں۔ اور خود اس پر عمل نہیں کرتے)

حاکم عادل۔ جوانی میں عابد۔ مسجد سے محبت کرنیوالوں۔ اللہ کی یاد تنہائی میں کرنے والوں۔ گناہ سے بچنے والوں۔ مخفی خیرات کرنے والوں کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔

خدا کی لعنت ہو۔ یہود و نصاریٰ پر کہ انھوں نے انبیاءؑ کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ہے۔

نماز کو سمجھو۔ جب تم نہ جانتے ہو۔ کہ کیا کہہ رہے ہو تو سو جاؤ۔

دین آسان چیز ہے۔ قوت کے مطابق عمل کرو۔ خدا سے مدد طلب کرو۔ (بخاری)

کھڑے ہوکر نماز پڑھنا افضل ہے۔ طاقت نہ ہو۔ تو پہلو پر لیٹ کر یا بیٹھ کر پڑھ سکتے ہو۔

ہر قوم کی عید ہوتی ہے۔ لڑکیوں کو دف بجانے اور اشعار کہنے دو (ابوداؤد)

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے شہید ہونا افضل ترین عمل ہے۔ • خدا جسکی بھلائی چاہتا ہے۔ پہلے اسے مصیبت زدہ کرتا ہے • موت کو یاد کرنا اچھا ہے۔ موت کی خواہش کرنا اچھا نہیں۔

مُردہ کو بُرا مت کہو۔ کیوں کہ وہ کیفرِ کردار کو پہنچ گیا۔

گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ باقی سب مال پر ہے۔

گداگر کے منہ پر قیامت کے دن بوٹی نہ ہوگی۔ (ابو داؤد)۔ ابو ذر

اُوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ سوال کرنا ایک زخم لگوانے کے مترادف ہے۔

غنی وہ ہے جو صرف دن اور رات کا کھانا رکھتا ہے (اور باقی اللہ کی راہ میں دے دیتا ہے)۔

———— حاجتمند اپنی حاجت لوگوں پر ظاہر کرے۔ تو پوری نہ ہوگی۔ اللہ سے مانگے۔ تو پوری ہوگی۔ • پہاڑ بھر سونا ہو۔ تو تین دن کیلئے رکھ لو اور ادائیگی قرضہ کے لئے بھی۔ باقی خیرات کر دو • مال کو جمع کرنے والے خسارے میں ہیں۔ تندرستی میں ایک درہم خیرات بیماری میں سو درہم خیرات سے بہتر ہے۔ • ہر نیکی صدقہ ہے۔ ہر بُرے کام سے بچنا صدقہ ہے۔ درخت لگانا۔ جانوروں پر احسان کرنا۔ نیک کام ہیں۔ صدقہ دینا بھی۔

لوگوں کی تکلیف کو دُور کرنا۔ ہنس کر بولنا۔ صدقات دینا نیکیاں ہیں جو لاپرواہی (خوشدلی) سے کیجائیں۔

.. پہلے قرابت داروں سے کرو۔ •

روزے کی برکات بہت زیادہ ہیں۔ جو شخص بُرا کام جھوٹ بولنا نہ چھوڑے۔ اس کا روزہ نہیں۔

بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا۔ اور سکھایا • سیکھو قرآن کو اور پھر پڑھو۔
قرآن سات صوت اور حروف میں اتارا گیا ہے جس طرح چاہو پڑھو۔ اختلاف مت کرو۔
فرمایا رسول اللہؐ نے کہ ہاتھ کی کمائی سے کھانا سب کھانوں سے بہتر ہے۔ اور خدا کے نبی حضرت داؤد اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔ (بخاری)
اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ پاک چیزوں کو کھاؤ۔ رسولوں کے لئے بھی حکم تھا کھاؤ پاک چیزوں میں سے اور نیک کام کرو۔
مثال ایک حاجی کی کہ بعد از سفر اگر یہ دعا کرے۔ مجھ کو فلاں چیز دے۔ مجھ کو یہ چیز دے۔ حالانکہ کھانا اس کا حرام۔ لباس اس کا حرام۔ حرام میں ہی پرورش پھر کیونکر اس کی دعا قبول کی جائے (مسلم)
فرمایا رسول اللہؐ نے ایک زمانہ آئیگا کہ آدمی حلال و حرام میں تمیز نہ کر سکے گا۔ (بخاری)
حلال اور حرام کے درمیان مشتبہ چیزیں بھی ہیں۔ جو شبہ سے بچا۔ اس نے اپنے دین کو پاک بچایا۔ اور اپنی آبرو کی حفاظت کی۔ شبہ کی چیزوں میں مبتلا ہونیوالا حرام میں مبتلا ہو گیا۔ (بخاری، مسلم)
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہاتھ کی کمائی اور اولاد کی کمائی بہتر کھانا ہے۔
مال حرام کا نہ صدقہ قبول ہوتا ہے نہ اس میں برکت ہے۔ مال حرام سے پرورش پانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (احمد)
نیکی وہ ہے۔ جو دل سکون پیدا کرے۔ بدی خلش پیدا کرتی ہے۔ (احمد)
خرید و فروخت میں نرمی اچھی ہے (نہ زیادہ لو۔ نہ زیادہ قیمت دو) • خرید و فروخت میں احسان کرنے والے۔ خوشحال کو مہلت دینے والے اور تنگدست کو معاف کرنے والے جنت میں داخل ہونگے (بخاری، مسلم) • قسم کی زیادتی کا رواج برکت کو زائل کرتا ہے۔
بیچنے میں فریب نہ ہو۔ (بخاری، مسلم) • لعنت ہو سُود لینے اور دینے والوں پر اور ان کے گواہوں پر۔ (مسلم، نسائی) • سونے، چاندی۔ گیہوں۔ کھجور پر اضافہ بھی سود ہو سکتا ہے۔ (مسلم، بخاری)
ایک زمانہ آئیگا۔ کہ سوائے سود کھانیوالوں کے اور کوئی نہیں ہوگا۔ (احمد، ابو داؤد)
سُود ادھار میں ہے۔ اس میں نہیں جو دست بدست ہو۔ (بخاری، مسلم)
قرض دینے والا مقروض سے ہدیہ بھی قبول نہ کرے۔ (بخاری)

گھاس کا ایک گٹھا جو بطور ہدیہ قرضخواہ کو دیا جائے۔ سُود کا حکم رکھتا ہے۔ (بخاری)
منڈی سے مال خرید کر وہیں بیچ دینا منع ہے (ابوداؤد)
سٹہ بازی سے رسالتمآبؐ نے منع فرمایا ہے۔ (ابن عباس)
سامان لانیوالوں سے جا کر نہ ملو۔ جب تک وہ مال منڈی میں نہیں پہنچ جاتا۔ (بخاری مسلم)
رسالتمآبؐ نے منع فرمایا ہے۔ زمین کو مزارعت کے طریق پر کاشت کرنیکے لئے دوسرے کو دینے سے۔ (مسلم)
رسُول اکرمؐ کے زمانہ سے پہلے یہودیوں میں سے ایک شخص نے زمین خریدی۔ اس میں سے ایک من سونا نکلا۔ حضرت داؤد نے حکم دیا۔ کہ اس سونے کو زمین بیچنے والے اور زمین خریدنے والے کے لڑکے لڑکی کے نکاح پر صرف کرو۔ اور خیرات کردو۔ (بخاری مسلم)
گرانی کے پیش نظر غلہ روکنا گناہ ہے۔ ذخیرہ اندوز ملعون ہیں (مسلم) • قرضخواہ مقروض کو مہلت دے یا بخش دے (بخاری مسلم) • مال دار اپنا قرض فوراً ادا کرے۔ (بخاری مسلم)
مانگ کر عاریتاً چیز لو۔ ضائع ہو جائے۔ نئی واپس کردو۔ (بخاری) • جو شخص بنجر زمین کو قابل کاشت بنائے۔ وہ اسی کی ہے اور ظالم کی اولاد کا اس پر کوئی حق نہیں۔ (ابوداؤد)
جو شخص زمین میں سے ناحق کچھ لے لے۔ وہ قیامت کے دن زمین میں دھنسایا جائیگا۔ (بخاری)
قرآن کے پڑھانے پر اُجرت یا ہدیہ لینے کی سزا ہے۔ اس طرح پڑھانیوالوں کے گلے میں طوق ہونگے (ابوداؤد)
جو شخص غیر آباد زمین کو آباد کرے۔ وہ مالک ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے بھی یہی حکم جاری کر رکھا تھا۔ (بخاری)
ہمسایہ پانی مہیا کرے جس سے کھیتی باڑی ہو۔ تو اس کی قیمت نہ لے۔ (بخاری مسلم)
ایک شخص کو خیبر میں زمین ملی۔ رسُول اللہ نے حکم فرمایا۔ اس کو وقف کردو۔ (ابوداؤد)
حضرت عمرؓ نے بھی اسی طرح زمین کو دیا۔ کہ نہ فروخت ہو۔ نہ ہبہ۔ نہ میراث۔ بلکہ اسکی پیداوار اللہ کی راہ میں خرچ ہو۔ (بخاری مسلم) • گھاس والی زمین اللہ اور رسُول کی ہے۔ کوئی اس کو اپنے لیے مخصوص نہیں کر سکتا۔ (مسلم)
احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے۔ آپس میں ہدیہ اور تحفہ بھیجا کرو۔
گری ہوئی چیز پاؤ۔ تو ایک سال اعلان کرتے رہو۔ مالک مل جائے واپس کردو۔ ورنہ استعمال کرو۔
عورتیں سب سے بڑی فتنہ ہیں۔ وہ اس لئے کہ وہ فتنہ و فساد پیدا کرتی ہیں۔ (بخاری مسلم)
کسی نامحرم حسین عورت کو دیکھو۔ تو نظر پھیر لو۔
نکاح کے بارے میں لڑکی اور اس کے سرپرست کی اجازت لینا ضروری ہے۔ (بخاری مسلم)

لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ اور آبا کے قصّے سنا رہی تھیں۔ رسالتمآبؐ نے فرمایا۔ کرنے دو البتہ یہ فرما گئے۔ کہ وہ کل ہونے والی بات کو نہیں جانتے۔ (بخاری)

انصار کو گانا بہت پسند تھا۔ رسالتمآبؐ نے اعتراض نہیں کیا۔

تم نذر نہ مانو کہ نذر تقدیر میں کسی چیز کو دُور نہیں کرتی (مسلم۔ بخاری)

ہر شے جو نشہ پیدا کرے۔ حرام ہے۔ وہ اس لئے کہ نشہ سے عقل و شعور پر پردہ پڑ جاتا ہے۔

خدا اور اس کے رسُول اور جو تم میں سے حاکم ہو۔ اس کی اطاعت کرو (چاہے وہ غلام ہی ہو) بشرطیکہ وہ کتاب اللہ کے احکام کے مطابق حکومت کرے۔ حاکم گناہ کرنے کا حکم دے۔ تو اطاعت واجب نہیں۔ کفر صریح دیکھو۔ تو حاکم کو برطرف کر دو۔ (بخاری۔ مسلم)

(تاریخ عالم میں اس کی بہترین مثال حضرت امام حسین ابن علیؓ نے پیش کی ہے۔ اللہ ان سے راضی ہُوا۔ ہم ان کی روح پر سلام کہتے ہیں۔ مولف)

حاکم کے برے فعل کو اس کے سامنے برا کہو۔ کم از کم اس کو دل میں بُرا کہو۔ اس کے بُرے فعل پر راضی نہ ہو پیروی کرو۔ تو حاکم کے گناہ میں شریک ہوگے۔ (بخاری۔ مسلم)

حاکم اقرار کرے۔ تو اقرار کا پورا کرنا اس کا فرض ہے۔

• امارت اور حکومت کی خواہش نہ کرو۔

بدترین حاکم وُہ ہے جو ظالم ہو۔ • ملک کی حاکم عورت نہ ہو۔ (بخاری)

حکام کا تنخواہ سے زیادہ لینا خیانت ہے • رشوت لینے اور دینے پر لعنت ہے۔

کوئی بیماری ایسی نہیں۔ —— جس کی دوا نہ ہو۔ (بخاری)

شگون بد کوئی چیز نہیں۔ نہ ہاتھ۔ ستارہ وں وغیرہ کا کوئی اثر ہے۔ (بخاری)

فصاحت و بلاغت سحر کا اثر رکھتی ہے۔

بعض شعروں میں حکمت ہے۔ رسالتمآبؐ نے سو شعر سنے۔ (مسلم)

جھوٹی باتیں کرنیوالا۔ تکبر کرنیوالا۔ درشت مزاج۔ مال جمع کرنیوالا دوزخی ہیں (بخاری۔ مسلم)

حرص و طمع مذموم ہیں • زبان کی حفاظت کرو۔ غیبت مت کرو۔ نہ بُرا کہو۔

نیکی۔ احسان۔ حسن سلوک خصُوصاً جب اقارب سے ہو۔ تو عمر لمبی ہو جاتی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں کرتا۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

علم حاصل کرو۔ جہاں کہیں سے تمہیں مل سکے۔ چاہے علم حاصل کرنے کے لئے چین ہی جانا پڑے۔
جسنے اللہ کے بندوں پر احسان کیا۔ اُس نے اللہ پر احسان کیا۔ اللہ اسے دوگنا چوگنا اجر دیگا۔
جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو اذیت نہ پہنچے۔ وہ سب سے اچھا ہے۔
ایک عرب نے کہا۔ یا رسول اللہؐ میں بہت عیوب کا شکار ہوں۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ زنا کرنا۔ دھوکہ دینا میری عادت ہو چکی ہے۔ سب بُرائیاں اور گناہ یکدم ترک نہیں کر سکتا۔ ایک ایک کر کے چھوڑ دونگا حضورؐ نے فرمایا۔ پھر پہلے جھوٹ بولنا چھوڑ دو جھوٹ بولنا بدترین گناہ ہے اور بیشتر برائیوں اور گناہوں کی جڑ ہے۔
ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا۔ عرض کیا۔ کھانے کو کچھ نہیں۔ فرمایا۔ گھر میں جو کچھ بھی ہے لے آؤ۔ چنانچہ وہ ایک تانبے کا تھال لے آیا۔ فرمایا اس کو بیچ کر کلہاڑا اور رسی خرید۔ بقایا رقم سے گھر والوں کو آٹا لے دو۔ اور ہر روز صبح جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بازار بیچا کر۔ چند ہفتوں میں وہ شخص خوشحال ہو گیا۔ • حضور رسالتمآبؐ خود اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے۔ اپنا کام۔ اپنے مہمانوں کا کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتے۔
رسالتمآبؐ نے اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرہ رضی کو جہیز میں ایک چکی، ایک دو برتن اور ایک جائے نماز دیا۔
رسالتمآبؐ نزول وحی سے پہلے امین کہلاتے تھے۔ ان کے خلق اور برگزیدگی کا یہ عالم تھا کہ جب قریش مکہ میں خانہ کعبہ کی مرمت کے سلسلے میں جھگڑا ہوا تو تمام اکابرین قریش کو نظر انداز کرتے ہوئے لوگوں نے حضورؐ کو ثالث مقرر کیا۔
رسالتمآبؐ قول کے پکے۔ بات کے سچے۔ اور فضول خرچی کو منع فرماتے تھے۔
رسالتمآبؐ نے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے ہر قسم کے ایثار اور قربانی سے کام لیا۔ اور کفار مکہ کی دھمکیوں۔ اور شرارتوں سے خائف نہ ہوئے۔
رسالتمآبؐ نے کفار کے ظلم و تشدد کا مقابلہ پانچ مراحل میں کیا (۱) پہلے خفیہ تبلیغ (۲) نہایت خلق اور محبت سے۔ اعلانیہ تبلیغ (۳) اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت (۴) دفاعی جنگ (۵) فتنہ و فساد کی بیخ کنی کے لئے فتوحات اور دشمنوں اور مخالفوں کے لئے عام معافی۔ ہمدردی اور شفقت۔ • اور ہمیشہ اعلائے کلمۃ الحق۔

یقین محکم۔ عمل پیہم۔ محبت فاتح عالم   جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں (اقبال)